25 حکایات عطاریہ

نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے
مسلمانوں کے لئے راہنما تحریر

انفرادی کوشش

مع

25 حکایاتِ عطاریَّہ

پیش کش

شہزادۂ عطار حاجی محمد بلال رضا عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی

مرتب

مجلس المدینة العلمیة (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : انفرادی کوشش مع ۲۵ حکایاتِ عطاریہ

پیش کش : شہزادۂ عطار حاجی محمد بلال رضا عطاری مدظلہ العالی

مرتب : المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ اصلاحی کتب)

سن طباعت : ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

ملنے کے پتے

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹی، حیدر آباد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب

(۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعٰی سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "**دعوتِ اسلامی**" کی تمام مجالس بَشُمُول "**المدینۃ العلمیۃ**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر

پیشِ لفظ

الحمدللہ عزوجل ! زیرِنظر کتاب **''انفرادی کوشش مع ۲۵ حکایاتِ عطاریہ''** **شہزادۂ عطار حاجی محمد بلال رضا عطاری** مدظلہ العالی کی جانب سے آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت ، اسکی اہمیت ، اس کے فضائل اورانفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں اسلاف کی انفرادی کوشش کے ''۹۹'' منتخب واقعات کو بھی جمع کیا گیا ہے جس میں **بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتھم العالیہ کے''۲۵'' واقعات بھی شامل ہیں نیز کتاب کے آخر میں انفرادی کوشش کے عملی طریقے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔

اس کتاب کومرتب کرنے کی سعادت **دعوتِ اسلامی** کی **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کے **شعبۂ اصلاحی کتب** نے حاصل کی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''اپنی اور ساری دنیا کےلوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے مدنی انعامات پرعمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اوردعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کودن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے اسلامی بھائیو!

رب تعالیٰ کا کروڑہا احسان کہ اس نے ہمیں دولتِ اسلام سے نواز کر مسلمان بنایا۔ اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہمارا ہر کام رب عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے ہوتا مگر افسوس صد افسوس کہ آج مسلمانوں کی اکثریت بے عملی کا شکار ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ (معاذ اللہ عزوجل) جہنم کے گڑھے میں چھلانگ لگانے کے لئے پوری رفتار سے بھاگی چلی جارہی ہے ۔ بلکہ اس رفتار کو دوام دینے کے لئے جہنم میں لے جانے والے اعمال دانستہ یا نادانستہ طور پر "استقامت" سے اپنائے ہوئے ہے مثلاً گالی دینا، تہمت لگانا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، کسی کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، کسی کے عیب اچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بلا اجازتِ شرعی تکلیف دینا، قرض دبالینا، کسی کی چیز عاریتاً لے کر واپس نہ کرنا، کسی کا نام بگاڑنا، کسی کی چیز باوجود اسے ناگوار گزرنے کے بلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جوا کھیلنا، چوری کرنا، زنا کرنا، حیاء سوز مناظر پر مشتمل فلمیں دیکھنا، گانے سننا، سود ورشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورتوں کا مردوں کی اور مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا، غرور، تکبر، حسد، ریاء کاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بغض وکینہ رکھنا، شماتت (یعنی کسی مسلمان کو نقصان پہنچنے پر خوش ہونا)، بدگمانی کرنا، اپنی ذات کے لئے غصہ کرنا، گناہوں کی حرص، نامحرم عورتوں کی محبت، حبِ جاہ، بخل، خود پسندی......وغیرہ

سب سے زیادہ تشویش ناک بات تو یہ ہے کہ علم دین کی دولت سے محرومی کی بناء پر اب ان ''کارناموں'' کو سرانجام دیتے وقت یہ بھی خیال نہیں کیا جاتا کہ یہ گناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔اس کی بجائے ''اجی! زمانے کا دستور ہے، خوشی کا موقع ہے، مجبوری ہے، عادت بن گئی ہے، بچنا مشکل ہے، جوانی کا تقاضا ہے......'' جیسے بیوقوفانہ جملوں کو دلیل بنا کر ان گناہوں کا ارتکاب اس قدر بے باکی اور دلیری سے کیا جاتا ہے کہ الامان والحفیظ......

جبکہ اس کے برعکس ایسے مسلمانوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے جو زیورِعلم سے آراستہ ہوں اور اپنی زندگی رب تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کے حبیب، بیمار دلوں کے طبیب ﷺ کی اطاعت میں بسر کریں، میدانِ محشر میں سرخروئی کے لئے خوب نیکیاں کریں، سنتوں پر عمل کریں اور ارتکابِ گناہ سے باز رہیں۔

اب اگر کسی ''عقل مند'' کے مشورے کے مطابق اس صورتِ حال کو جوں کا توں رہنے دیا جائے تو **نتیجۃً** ہمیں اجتماعی اور انفرادی طور پر درج ذیل نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے،......

اجتماعی طور پر پیش آنے والے نقصانات:

کثیر گناہ ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے براہِ راست دوسروں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے گا تو اس شخص کا نقصان ہوگا جس کی چیز چرائی جائے گی بالکل یہی معاملہ ڈاکہ ڈالنے، امانت میں خیانت، گالی دینے، تہمت لگانے، غیبت کرنے، چغلی کھانے، کسی کے عیب اچھالنے، کسی کا مال ناحق کھانے، خون بہانے، کسی کو بلا اجازتِ شرعی تکلیف دینے، قرض دبا لینے، کسی کی چیز اُسے ناگوار

گزرنے کے باوجود بلا اجازت استعمال کرنے، ماں باپ کو ستانے اور بدنگاہی کرنے کا ہے......

اب اگر ہر ایک کو ان گناہوں کے ارتکاب کی کھلی چھوٹ دے دی جائے تو نہ تو کسی کا مال سلامت رہے گا اور نہ ہی عزت...... بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ ہمارا معاشرہ **''درندوں کے جنگل''** کا منظر پیش کرنے لگے گا۔

انفرادی طور پر ہونے والے نقصانات:

ان گناہوں میں سے کچھ ایسے ہیں، جن کے ارتکاب سے انسان کی عزت کو نقصان پہنچتا ہے مثلاً جو شخص چغل خور یا زانی یا شرابی کے طور پر مشہور ہو جائے تو سب پر عیاں ہے کہ معاشرے میں اس کا کیا مقام ہوتا ہے؟ اور بعض گناہ ایسے ہیں جو انسان کے مال کو نقصان پہنچاتے ہیں مثلاً جوا کھیلنے کی لت پڑ جانا، سود پر قرض لینا، کام کاج کرنے کی بجائے فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہنا...... افعالِ مذکورہ میں ملوث افراد مالی طور پر جس طرح ''دن دگنی رات چوگنی'' اُلٹی ترقی کرتے ہیں یہ کسی صاحبِ عقل سے مخفی نہیں۔ ان تمام دنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کو اُخروی طور پر بھی خسارے کا سامنا ہے جو جہنم کے بھیانک اور ہولناک عذابات کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔ والعیاذ باللہ عزوجل

ان نقصانات سے بچنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ان نقصانات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش میں لگ جائیں بلکہ اس کے لئے باقاعدہ طور پر کوئی ایسی تنظیم ہونی چاہئے جو ساری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کوشاں رہے۔ قرآن کریم میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، چنانچہ سورۂ ال عمران میں ارشاد ہوتا ہے،

"**وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ**" ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔" (پ۴ سورۃ آل عمران:۱۰۴)

الحمدللہ عزوجل! اس پرفتن دور میں تبلیغ قرآن وسنت کی غیر سیاسی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" یہ فریضہ بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ اس تحریک کے بانی **امیر اہلسنت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، مریدِ قطبِ مدینہ، علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی ہیں۔ جنہوں نے ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء میں کچھ اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر

باب المدینہ کراچی سے اس تحریک کا آغاز کیا۔الحمدللہ عزوجل ! میٹھے میٹھے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایتوں ،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برکتوں ، اولیائے عظام رحمہم اللہ کی نسبتوں ،علماء ومشائخِ اہلِ سنت کی شفقتوں، اسلامی بھائیوں کی محنتوں، مدنی قافلوں کی بہاروں اورامیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی شبانہ روزکوششوں کے نتیجے میں آج ''دعوتِ اسلامی'' کا مدنی پیغام دنیا کے کم وبیش ۵۶ ممالک میں پہنچ چکا ہےاور کامیابی کا سفراب بھی جاری ہے۔

دعوتِ اسلامی کی بہاریں

الحمدللہ عزوجل ! اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اوروہ تائب ہوکرصلوٰۃ وسنت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔جو بے نمازی تھے نمازی بن گئے، بدنگاہی کے عادی نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پرعمل کرنے والے بن گئے،زرق برق لباس پہن کر گلے میں دوپٹا لٹکا کرتفریح گاہوں کی زینت بننے والیاں بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ مدنی برقع ان کے لباس کا حصہ بن گیا،ماں باپ سے گستاخانہ انداز اختیارکرنے والے اُن کا ادب کرنے والے بن گئے،جن کی حرکتوں کی وجہ سے کبھی پورا محلّہ تنگ تھا وہ سارے علاقے کی آنکھ کا تارا بن گئے،چوری وڈاکے کے عادی دوسروں کی عزت وآبرو کی حفاظت کرنے والے بن گئے،کسی غریب کو دیکھ کر تکبر سے ناک بھوں چڑھانے والے عاجزی کے پیکر بن گئے، ہر وقت حسد کی آگ میں جلنے والے دوسروں کے علم وعمل میں ترقی کی دعائیں دینے والے بن گئے،گانے سننے کے شوقین، سنتوں بھرے بیانات اورمدنی مذاکرات کے کیسیٹ سننے والے بن گئے

،فحش کلامی کرنے والے نعتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے والے بن گئے ، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے گنبد خضریٰ کی زیارت کے لئے تڑپنے والے بن گئے ،مال کی محبت میں مرنے والے فکرِ آخرت میں مبتلاء رہنے والے بن گئے ،شراب پینے کی عادت پالنے والے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے جام پینے والے بن گئے ، اپنا وقت فضولیات میں برباد کرنے والے اپنا اکثر وقت عبادت میں گزارنے کے لئے ''مدنی انعامات'' کے عامل بن گئے ،فحش رسائل وڈائجسٹ کے رسیا امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی وعلمائے اہلِ سنت دامت فیوضھم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے والے بن گئے ،تفریح کی خاطر ٹُور پر جانے کے عادی راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے بن گئے ،''کھاؤ، پیو اور جان بناؤ'' کے نعرے کو اپنی زندگی کا محور قرار دینے والے اس مدنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عزوجل''**

مدینہ:

دعوتِ اسلامی کی بہاروں کے بارے تفصیلی طور پر جاننے کے لئے **''خوش نصیب میاں بیوی''، ''کافر خاندان کا قبولِ اسلام''، ''بھیانک حادثہ''، ''دعوت اسلامی کی بھاریں** حصہ اول، دوم'' نامی رسالوں کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اگر آپ ابھی تک دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے دور ہیں تو مدنی مشورہ ہے کہ آج ہی اس مدنی ماحول سے ہمیشہ کے لئے وابستہ ہوجائیں۔اس وابستگی کے نتیجے میں ہمیں درجِ ذیل برکتیں بھی نصیب ہونگی۔ان شاءاللہ عزوجل

(1) دینی معلومات میں اضافہ :

جب ہم دعوتِ اسلامی کے اس پاکیزہ ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں کی صحبت میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کریں گےتو اس کی برکت سے ہماری دینی معلومات میں اضافہ ہونا شروع ہوجائے گا۔ان میں سے کچھ معلومات ہمیں باہم گفتگو اور کچھ بیانات وغیرہ کے ذریعے حاصل ہوگی ، پھر اس وابستگی کی برکت سے امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسائل پڑھنے ، مدنی مذاکروں کی کیسٹیں سننے اور دیگر علمائے اہلِ سنت کی کتابیں پڑھنے کا شوق بیدار ہوگا،جس کے نتیجے میں ہمیں علم کا خزانہ حاصل ہوگا۔ ان شاءاللہ عزوجل

(2) توبہ کی توفیق :

جب دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی برکت سے ہمیں ایسے اسلامی بھائیوں کی

صحبت میسر آئے گی جو اپنے ہر فعل میں اللہ تعالٰی کی گرفت کا خیال رکھنے والے ہوں اور عذابِ جہنم کے خوف کی وجہ سے ارتکابِ گناہ سے بچتے ہوں تو ہمارے اندر بھی اِن عمدہ اوصاف کا ظہور ہونا شروع ہو جائے گا۔ پھر ہم بھی جلوت وخلوت میں اللہ عزوجل سے ڈرنے والے بن جائیں گے اور یہ خوفِ خدا عزوجل ہمیں سابقہ زندگی میں کئے ہوئے گناہوں پر توبہ کرنے کی طرف مائل کرے گا۔ان شاءاللہ عزوجل

﴿3﴾ باعمل بننے کی سعادت:

دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنانے کی برکت سے ہمیں مدنی انعامات کے عامل اسلامی بھائیوں کی صحبت نصیب ہوگی جن کے سامنے بے عملی اختیار کرنے میں فطری طور پر جھجک محسوس ہوگی اور ہمارا دل بھی مدنی انعامات کا عامل بننے کو چاہے گا، یوں غیر محسوس طریقے سے آہستہ آہستہ ہم بھی باعمل بنتے چلے جائیں گے۔ان شاءاللہ عزوجل

﴿4﴾ عبادات اور گناہوں سے بچنے پر استقامت:

عبادات پر استقامت اختیار کرنا عموماً دشوار محسوس ہوتا ہے۔لیکن یہ دشواری اس وقت تک محسوس ہوتی ہے جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں استقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو چنانچہ اگر ہم مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے تو ہمیں کثیر اسلامی بھائی اجتماعی طور پر عبادات پر استقامت پزیر دکھائی دیں گے جس کی برکت سے حیرت انگیز طور پر ہم بھی کسی قسم کی مشقت کے احساس کے بغیر عبادات اور پرہیزِ گناہ پر استقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ان شاءاللہ عزوجل

[5] خوفِ خدا عزّوجلّ اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت کا حصول:

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع ، مسجد اجتماع ، مساجد میں ہونے والے فیضانِ سنت کے ابواب کے درس اور راہِ خدا عزّوجلّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنی قافلوں کی پاکیزہ فضاء کی برکت سے ہمیں خوفِ خدا عزّوجلّ اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت میسر آئے گی ،اس کے برعکس اگر ہم ایسے افراد کی صحبت اختیار کئے رہیں گے جو ارتکابِ گناہ میں کسی قسم کی شرم محسوس نہ کریں اور ان کا مطمع نظر صرف دنیا ہو تو خوفِ خدا عزّوجلّ اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم دولت کا حصول محض ایک خواب ہے۔

[6] نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ :

جب اس مدنی ماحول میں ہمیں ایسے اسلامی بھائی ملیں گے جو''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے'' کے مدنی مقصد کے تحت نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے راہِ خدا عزّوجلّ میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننے کی عادت اپنائے ہوئے ہوں گے تو ہم بھی اس پاکیزہ عادت میں سے اپنا حصہ وصول کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے ۔لہذا! ہم بھی علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کر کے اور راہِ خدا عزّوجلّ میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بن کر نیکی کی دعوت کو ساری دنیا میں عام کرنے کی کوشش میں مصروف ہوجائیں گے۔ان شاءاللہ عزّوجلّ

نیکی کی دعوت کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کسی کو نیکی کی دعوت دینا یقیناً ہمارے لئے دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے، بطورِ ترغیب نیکی کی دعوت کے چند فضائل ملاحظہ ہوں،

﴿1﴾ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،......

''كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ'' ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

(پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰)

﴿2﴾ ایک اور مقام پر فرمایا،......

''وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ''

ترجمہ کنزالایمان: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ (پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۷۱)

﴿3﴾ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ انسان کے ہر عضو پر روزانہ ایک صدقہ ہے لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی، ''آپ نے ہمیں جو باتیں بتائی ہیں یہ ان میں سے سب سے زیادہ سخت ہے۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''تمہارا **نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے** اور تمہارا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم صدقہ ہے۔'' ﴿الترغیب والترہیب، ج۳، ص ۳۷۷﴾

﴿4﴾ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ذکر اللہ عزوجل اور نیکی کی دعوت کے سوا بنی آدم کے ہر کلام کے بارے میں اس کی پرسش کی جائے گی۔''

﴿الترمذی، کتاب الزھد، رقم الحدیث ۲۴۲۰، ج۴، ص ۱۸۵﴾

﴿5﴾ حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ **فرماتے ہیں کہ ''جنت الفردوس خاص اُس شخص کے لئے ہے جو نیکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔''**

﴿تنبیہ المغترّین ص ۲۹۰ دارالبشائر بیروت﴾

﴿6﴾ حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ ﷺ! مال دار لوگ اجر لے گئے (حالانکہ) وہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں؟'' فرمایا، ''کیا اللہ عزوجل نے تمہارے لئے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو تم صدقہ کرسکو؟ بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور **نیکی کی ترغیب دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔**'' ﴿صحیح مسلم کتاب الزکاۃ رقم ۱۰۰۶ ص ۵۰۳﴾

﴿7﴾ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! بندے کو کون سی شے دوزخ سے نجات دلوائے گی؟'' ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔'' میں نے عرض کی، ''اے اللہ کے

نبی ! کیا ایمان کے ساتھ ساتھ کوئی عمل بھی ہے ؟'' ارشاد فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے ہوتے ہوئے عاجزی کرنا۔'' میں نے عرض کی، ''اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کے پاس نعمتوں کی فراوانی نہ ہو تو ؟'' ارشاد فرمایا، ''وہ بھلائی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔'' میں نے عرض کی، ''یارسول اللہ ! اگر کوئی یہ کام کرنے سے بھی عاجز ہو تو ؟'' ارشاد فرمایا، ''کسی کو تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے دے دے۔'' میں نے عرض کی، ''یارسول اللہ ! اگر کوئی ایسا ہو کہ کچھ بھی کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو ؟'' ارشاد فرمایا، ''وہ مغلوب کی مدد کرے۔'' پھر فرمایا، ''اگر تم اس بات کی خواہش رکھتے ہو کہ تمہارے بھائی میں کوئی بھلائی ہو تو وہ لوگوں کو تکلیف نہ دے۔'' میں نے عرض کی، ''یارسول اللہ ! کیا ایسا کرنے والا جنت میں داخل ہو جائے گا ؟'' ارشاد فرمایا، ''جو مسلمان ان اعمال میں سے ایک بھی عمل کرے گا تو قیامت کے دن وہ عمل خود اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا۔'' (مکارم الاخلاق، ص۳۴۶، رقم الحدیث: ۹۸)

نیکی کی دعوت دینے کے دو طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی کوشش عموماً دو طرح سے کی جاسکتی ہے،......

﴿1﴾ اجتماعی کوشش، ﴿2﴾ انفرادی کوشش

(i) اجتماعی کوشش:

سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی صورت میں اور کتابیں تحریر کرکے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو اجتماعی کوشش کہتے ہیں۔

(ii) انفرادی کوشش:

چند (مثلاً ایک، دو یا تین) اسلامی بھائیوں کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی انہیں سمجھانے) کو انفرادی کوشش کہتے ہیں۔

انفرادی کوشش کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بانئ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ، ''دعوتِ اسلامی کا 99,90فی صد کام انفرادی کوشش کے ذریعے ہی ممکن ہے۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی انفرادی کوشش، اجتماعی کوشش سے کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے کیونکہ بارہا دیکھا گیا کہ وہ اسلامی بھائی جو برسہا برس سے اجتماع میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کر رہا تھا، اس نے دورانِ بیان دی جانے والی مختلف ترغیبات مثلاً پنج وقتہ نماز باجماعت پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے، سر پر عمامہ سجانے، چہرے پر داڑھی رکھنے، سنت کے مطابق سفید لباس پہننے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی قافلے میں سفر وغیرہ پر لبیک کہتے ہوئے ان کی نیت بھی کی مگر اس کے باوجود عملی قدم اٹھانے میں ناکام رہا۔ لیکن جب کسی نے اس سے ملاقات کر کے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بالتدریج مذکورہ بالا امور کی ترغیب دی، تو وہ ان کا عامل بنتا چلا گیا۔ گویا اجتماعی کوشش کے ذریعہ لوہا گرم ہوا اور انفرادی کوشش کے ذریعے اس گرم لوہے پر چوٹ لگائی گئی۔

اسی طرح اجتماعی کوشش کے مقابلے میں ایک یا دو اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنا بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے بیان کرنا ہر ایک کے

بس کی بات نہیں، جبکہ انفرادی کوشش ہر ایک کرسکتا ہے خواہ اسے بیان کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔اس انفرادی کوشش کے نتیجے میں تنظیمی فوائد کے علاوہ ہمیں درجِ ذیل فضائل بھی حاصل ہوں گے۔ان شاءاللہ عزوجل

انفرادی کوشش کے فضائل

1 سورۂ حم السجدۃ میں ہے، ''وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔(پ۲۴۔حم السجدہ:۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اوراس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔''

2 سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل کی قسم !اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''(سنن ابو داؤد ،ج۲،ص ۱۵۹)

3 حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔''

(جامع ترمذی ،کتاب العلم ،باب ماجاء الدال علی الخیر الخ ،ج۴،ص ۳۰۵،رقم:۲۶۷۹)

4 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس نے ہدایت و بھلائی کی دعوت دی تو اسے اِس بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اوران کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی اور جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اوران کے گناہوں

میں کمی نہ ہوگی۔

﴿صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن حسنۃ الخ، ص۱۴۳۸، رقم:۲۶۷۴﴾

﴿4﴾ حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی، ''یا اللہ عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو اس کی جزاء کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے۔'' ﴿مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص۴۸﴾

﴿5﴾ ان کے علاوہ انفرادی کوشش کی غرض سے کی گئی ملاقات سے ہمیں درجِ ذیل فضائل بھی حاصل ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

(۱) حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ایک شخص کسی شہر میں اپنے کسی بھائی سے ملنے گیا تو اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ اس کے راستے میں بھیجا جب وہ فرشتہ اس کے پاس پہنچا تو اس سے پوچھا ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' اس نے کہا، ''**اس شہر میں میرا ایک بھائی رہتا ہے اس سے ملنے جا رہا ہوں۔**'' اس فرشتے نے پوچھا، ''کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جسے اتارنے جا رہا ہے؟'' تو اس نے کہا، ''نہیں بلکہ اللہ عزوجل کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔'' فرشتے نے کہا، ''مجھے اللہ عزوجل نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تجھے بتا دوں کہ اللہ عزوجل بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تو اس کیلئے دوسروں سے محبت کرتا ہے۔''

﴿صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ باب فضل الحب فی اللہ رقم ۲۵۶۷ ص ۱۳۸۸﴾

(۲) حضرتِ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ بے شک ان لوگوں کے لئے میری محبت حق ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اور میری راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے میری محبت حق ہے، اور جو لوگ میری وجہ سے آپس میں گفتگو کرتے ہیں ان کے لئے میری محبت حق ہے، اور جو لوگ میری وجہ سے ایک ملاقات کرتے ہیں ان کے لئے میری محبت حق ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل، رقم ۲۲۰۶۳، ج۸، ص ۲۳۲)

(۳) حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے.. یا.. اللہ عزوجل کے لئے اپنے کسی اسلامی بھائی سے ملاقات کرنے جاتا ہے تو ایک منادی اسے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ ''خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، باب الاحسان، رقم ۲۹۴۲، ص ۳۹۱)

(۴) رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے کون جنت میں جائے گا؟'' ہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔'' فرمایا کہ ''نبی جنت میں جائے گا، صدیق جنت میں جائے گا اور جو شخص صرف اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرنے شہر کے مضافات میں جائے، وہ بھی جنت میں جائے گا۔''
(طبرانی اوسط، رقم ۱۷۴۳، ج۱، ص ۴۷۲)

(۵) حضرتِ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بیشک جنت میں ایک کمرہ ہے جس کے باہر سے اندر کا حصہ نظر آتا ہے اور اندر سے باہر کا منظر نظر آتا ہے اللہ عزوجل نے اسے اپنے لئے محبت کرنے والوں اور اپنے لئے ایک

دوسرے سے ملاقات کرنے والوں اور اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کیلئے تیار کیا ہے۔'' ﴿طبرانی اوسط، رقم ۲۹۰۳، ج۲، ص ۱۶۶﴾

(۶) حضرتِ ذربن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا ''کیا تم ملاقات کے لئے آئے ہو؟'' ہم نے عرض کی ''ہاں۔'' ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''**جو اپنے مؤمن بھائی سے ملاقات کرتا ہے وہ واپس لوٹنے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جو اپنے مؤمن بھائی کی عیادت کرتا ہے، واپس لوٹنے تک رحمت میں غوطے لگا تا رہتا ہے۔**'' ﴿طبرانی کبیر، رقم ۷۳۸۹، ج ۸، ص ۶۷﴾

(۷) حضرتِ ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ''**اے ابورزین! مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو اسے رخصت کرتے ہوئے ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا اللہ عزوجل! جیسے اس نے تیرے لئے ملاقات کی تو بھی اسے اپنا وصال عطا فرما۔**''

﴿مجمع الزوائد، باب الزیارۃ واکرام الزائرین، رقم ۱۳۵۹۲، ج۸، ص ۳۱۷﴾

انفرادی کوشش کے سلسلے میں اکابرین کے واقعات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

الحمدللہ عزوجل! ہمارے اسلاف ہمہ وقت نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے کوشش کرتے رہتے تھے۔ان کی انفرادی کوششوں کی برکت سے آج ہر طرف اسلام کی بہاریں ہیں، ذیل میں بغرضِ ترغیب اکابرین کے منتخب واقعات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے......

سید المبلغین ،رحمۃ للعالمین ،شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادی کوشش کے واقعات

(1) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب میں یمن سے واپس مکہ مکرمہ پہنچا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوچکے تھے۔عقبہ بن ابی معیط ،شیبہ، ربیعہ، ابوجہل، ابو البختری اور دیگر صنادید قریش مجھ سے ملے۔انہوں نے کہا کہ ''اے ابوبکر!ایک عظیم واقعہ ہوگیا ہے، ابوطالب کے یتیم (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ دعوی کیا ہے کہ وہ نبی مرسل ہیں۔اگر تم نہ ہوتے تو ہم اس معاملہ میں انتظار نہ کرتے ،اب تم آگئے ہو تو اس کا فیصلہ کرنا تم پر موقوف ہے۔''میں نے انہیں احسن طریقے سے واپس کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا

تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہیں ۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ باہر تشریف لائے ۔

میں نے پوچھا ،''اے محمد! آپ نے اپنے آباؤ اجداد کا دین ترک کر دیا؟'' آپ نے (اسلام کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا،''اے ابوبکر! میں تمہاری اور تمام لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ،تم اللہ پر ایمان لے آؤ۔''میں نے کہا کہ آپ کے اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے؟''فرمایا''وہ بوڑھا شخص جو تمہیں یمن میں ملا تھا۔''میں نے کہا کہ میں تو وہاں کئی بوڑھوں سے ملا ہوں ۔'' آپ نے فرمایا کہ''وہ بوڑھا شخص جس نے تمہیں شعر سنائے تھے ۔''میں نے کہا کہ'' آپ کو کس نے خبر دی ؟'' آپ نے فرمایا کہ اس عظیم فرشتے نے جو مجھ سے پہلے انبیاء کے پاس آتا رہا ہے ۔''میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ۔'' پھر فرماتے ہیں کہ''میں واپس ہوگیا اور میرے اسلام لانے پر پوری وادی میں سب سے زیادہ خوشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی ۔''(اسد الغابہ ،جلد ۳، ص۳۱۹)

﴿2﴾ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا،''کیا میں تمہیں اپنے اسلام قبول کرنے کا قصہ نہ بیان کروں؟'' لوگوں نے عرض کی ،''کیوں نہیں ۔''تو ارشاد فرمایا،''میں پہلے پہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی کے قریب ایک مکان میں تشریف فرما تھے کہ میں آپ کی خدمت میں پہنچا اور سامنے جا کر بیٹھ گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قمیص پکڑ کر ارشاد

فرمایا، ''اے خطاب کے بیٹے! اسلام لے آؤ۔'' اور ساتھ ہی یہ دعا کی، ''اے اللہ عزوجل! اسے ہدایت عطا فرما۔'' یہ سن کر فوراً میرے منہ سے نکلا، ''اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ۔'' میرے اسلام قبول کرتے ہی مسلمانوں نے اتنی زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ مکہ کی گلیاں گونج اٹھیں۔

﴿حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۷۶، رقم الحدیث:۹۵﴾

﴿3﴾ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کاشانہ رسالت میں تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ''یہ آپ کیا کررہے تھے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسلام کی دعوت دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا، ''یہ اللہ عزوجل کا ایسا دین ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے منتخب کیا اور اسی کی دعوت کے لئے انبیاء علیہم السلام بھیجے لہٰذا میں تمہیں بھی ایسے اللہ عزوجل کی طرف بلاتا ہوں جو تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کی عبادت کا حکم دیتا ہوں اور لات وعزیٰ کا انکار کرو۔'' حضرت علی رضی اللہ نے کہا کہ ''یہ ایسی بات ہے کہ آج سے قبل میں نے کبھی نہیں سنی میں اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا جب تک کہ اپنے والد ابوطالب سے بیان نہ کرلوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس جواب سے تشویش ہوئی کہ کہیں آپ کے اعلان سے پہلے ہی یہ راز فاش نہ ہوجائے، لیکن اللہ عزوجل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دل کو اسلام کی طرف مائل فرمادیا۔ چنانچہ وہ دوسری صبح آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، ''آپ مجھ پر کیا پیش کرتے ہیں؟'' آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ عزوجل کے سواء کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور لات وعزی کو جھٹلاؤ اور بتوں سے براءت کا اظہار کرو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور مسلمان ہوگئے۔ ﴿البدایۃ والنہایۃ ،ج۳،ص۳۴﴾

﴿4﴾ حضرت سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع پر اپنے بوڑھے والد ابوقحافہ (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کو لے کر سرکارِ دوعالم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، ''اے ابوبکر! تم نے اپنے بوڑھے باپ کو کیوں تکلیف دی؟ میں خود ان کے پاس آجاتا۔'' تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ''ان کا یہاں حاضر ہونا ہی زیادہ مناسب تھا۔'' رسولِ اکرم نے ابوقحافہ کو اپنے سامنے بٹھایا اور ان کے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا، ''اے ابوقحافہ! اسلام قبول کرلو سلامتی کو پالو گے۔'' تو سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا۔'' ﴿الطبقات الکبری ،ج۶،ص۸،رقم: ۱۴۹۷﴾

﴿5﴾ حضرت سیدنا حکم بن کیسان رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حَکَم بن کیسان کو ایک جنگی معرکے میں گرفتار کیا۔ ہمارے سپہ سالار نے اس کی گردن اڑادینے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن میں نے عرض کی، ''رہنے دیجئے! ہم اسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کریں گے۔'' جب ہم اسے لے کر بارگاہِ نبوی میں پہنچے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دعوتِ اسلام پیش کی اور کافی دیر تک انہیں سمجھاتے رہے۔ یہ دیکھ کر حضرت سیدنا عمر فاروق

رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس امید پر اس شخص سے گفتگو فرما رہے ہیں؟ (مجھے تو لگتا ہے کہ) خدا عزوجل کی قسم! یہ رہتی دنیا تک ایمان نہ لائے گا، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں اور یہ جہنم رسید ہو جائے۔'' مکی مدنی سلطان رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی بات پر توجہ نہ دی اور اسے مسلسل سمجھاتے رہے یہاں تک کہ حکم بن کیسان رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ (طبقات ابن سعد ج۴،ص۱۰۲)

﴿6﴾ حضرت سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے وحشی بن حرب کے پاس اپنا نمائندہ بھیج کر اسلام قبول کرنے کے لئے دعوت دی۔ اس نے جواب میں یہ کہلا بھیجا، ''آپ کیونکر مجھے اسلام کی طرف آمادہ کر رہے ہیں جب کہ آپ کا دعوی ہے کہ قاتل، مشرک اور زانی جہنم میں ڈالا جائے گا اور قیامت کے دن اس کے عذاب کو دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ جہنم میں ذلیل وخوار ہوتا رہے گا۔ اور میں نے ان سب کاموں کو کیا ہے، تو کیا ان سب کے باوجود آپ میرے چھٹکارے کی کوئی راہ پاتے ہیں۔''

اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی، ''**اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا** ۔ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (الفرقان ۷۰)

جب وحشی کو اس آیت کے بارے میں پتہ چلا تو اس نے اپنا اشکال پیش کیا کہ نیک اعمال اور توبہ کی شرط تو بہت کڑی ہے، عین ممکن ہے کہ میں اس کو پورا نہ کر پاؤں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی، ''**اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ** ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور اس کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔''

(النساء:۴۸)

اس آیت کو سن کر وحشی نے کہا، ''میرے گمان میں یہ خدا (عزوجل) کی مشیت پر ہے مجھے کیا پتہ کہ میری مغفرت ہوگی بھی یا نہیں؟ کیا اس کے علاوہ کوئی اور بھی امید افزاء بات ہے یا نہیں؟'' تب یہ آیت نازل ہوئی ''**یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَاتَقْنَطُوْامِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ** ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔'' (زمر:۵۳)

یہ سن کر حضرت سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے کہا، ''اب ٹھیک ہے۔'' اور دامنِ اسلام میں آ گئے۔ (مجمع الزوائد، ج۷،ص۲۲۴، رقم الحدیث ۱۱۳۱۴)

﴿7﴾ حضرت سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اپنے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''میں زمانہ جاہلیت میں لوگوں کو سراسر گمراہ خیال کرتا تھا اور بتوں کو کچھ نہ سمجھتا تھا۔ ایک دن میں سنا کہ مکہ میں ایک شخص ہے جو نئی نئی باتیں بیان کرتا ہے۔ میں اپنی

اونٹنی پر سوار ہوکر فوراً مکہ جا پہنچا۔ وہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ رسولِ اکرم ﷺ کسی خفیہ مقام پر جلوہ فرما ہیں اور مکہ والے آپ کے درپئے آزار ہیں ۔ میں بڑی مشکلوں سے آپ تک پہنچا اور عرض کی ، ''آپ کون ہیں؟'' آپ نے ارشاد فرمایا ، ''میں اللہ عزوجل کا نبی ہوں۔'' میں نے پوچھا ، ''نبی کس کو کہتے ہیں؟'' آپ نے جواب دیا ، ''اللہ عزوجل کی طرف سے پیغام لانے والے کو۔'' میں نے سوال کیا ، ''کیا واقعی آپ کو اللہ (عزوجل) نے بھیجا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا ، ''ہاں ! مجھے اللہ تعالیٰ نے ہی بھیجا ہے۔'' میں نے پوچھا ، ''کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟'' فرمایا ، ''اللہ عزوجل کو ایک مانا جائے ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے ، بت توڑ دیئے جائیں اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا جائے ۔'' میں نے عرض کی ، ''آپ کا ساتھ دینے والوں میں کون لوگ شامل ہیں؟'' ارشاد فرمایا ، ''ایک آزاد اور ایک غلام ۔'' تو میں نے دیکھا کہ آپ کا پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ موجود تھے ۔ میں نے عرض کی ، ''میں بھی آپ کی غلامی میں آنا چاہتا ہوں ۔'' آپ نے ارشاد فرمایا ، ''موجودہ حالات میں میرا ساتھ دینا تمہارے بس سے باہر ہے ، ابھی تو تم (اسلام قبول کرکے) اپنے گھر چلے جاؤ اور جب سنو کہ مجھے غلبہ حاصل ہوگیا ہے تو میرے پاس چلے آنا۔'' چنانچہ میں آپ کے حکم کے مطابق اسلام قبول کر کے گھر چلا آیا۔'' ﴿طبقات ابن سعد ، ج۴ص۱۶۳﴾

﴿8﴾ حضرت سیدنا ضماد رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ضماد رضی اللہ عنہ جو اسلام قبول کرنے سے قبل بھوت پریت اتارنے کا منتر کیا کرتے تھے ، فرماتے ہیں کہ جب میں مکہ آیا تو چند احمقوں کو یہ کہتے سنا کہ محمد

(ﷺ) پرجنون کا اثر ہے۔میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ وہ کہاں رہتے ہیں،شاید اللہ تعالیٰ انہیں میرے ہاتھوں شفا دے دے۔'' پھر میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی،''میں ہوائی اشیاء اور جنون وغیرہ کا علاج کرتا ہوں اور اللہ (عزوجل) جسے چاہتا ہے میرے ہاتھوں شفاء دے دیتا ہے،آیئے میں آپ کا علاج کر دوں۔'' یہ سن کر سرورِ عالم ﷺ نے خطبہ پڑھنا شروع کیا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں،ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد کے طلب گار ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ راہِ حق سے بھٹکا دے اس کی راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ،وہ واحد و یکتا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں۔'' آپ نے یہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ یہ سن کر میں نے کہا،''خدا کی قسم! میں نے کاہنوں کی باتیں بھی سنی ہیں اور جادوگروں کی بھی نیز شاعروں کے کلام بھی سن رکھے ہیں مگر آپ جیسا کلام کسی نے نہیں کیا،اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایئے۔'' آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور میں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام لانے کی بیعت کی۔(البدایة والنہایة ،ج۳،ص۴۸)

﴿9﴾ حضرت سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایمان لانے سے قبل) میں مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا،اس وقت،سرورِ عالم ﷺ وہیں پر موجود تھے۔چونکہ طفیل بن عمرو، رئیس اور سردار بھی تھے اور صاحب فہم وفراست شاعر بھی،چنانچہ آپ کی آمد پر قریش، دوڑے ہوئے ان کے پاس آئے اور کہا کہ ''تم یہاں آئے ہو اور ہمارے پاس موجود

اس شخص نے ہمیں بڑی مشکل میں ڈال رکھا ہے۔اس نے ہماری جماعت کو بکھیر کر رکھ دیا ہے، اس کی گفتگو سحر کی مانند ہے، جس کو سننے کی وجہ سے باپ اور بیٹے میں جدائی واقع ہوتی ہے ، بھائی بھائی سے دور ہو جاتا ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کے دشمن ہوجاتے ہیں۔ہمیں خطرہ ہے کہ جس مشکل سے ہم دوچار ہیں، کہیں تم اور تمہاری قوم بھی اس مصیبت کا شکار نہ ہوجاؤ، لہذا تم اس سے کلام مت کرنا اور نہ ہی اس کی بات سننا۔''

طفیل بن عمرو فرماتے ہیں کہ کفار مجھے اسی طرح مسلسل نصیحتیں کرتے رہے، حتی کہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ نہ اس دعوائے رسالت کرنے والے کی بات سنوں گا اور نہ ان سے کسی قسم کا کلام کروں گا۔ چنانچہ جب صبح کے وقت، میں مسجدِ حرام میں گیا، تو میں نے اپنے کانوں میں روئی دے لی، تاکہ ان کی آواز مجھ تک نہ پہنچنے پائے۔جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس کھڑے ہوکر نماز ادا فرما رہے تھے۔میں بھی آپ کے پاس کھڑا ہوگیا۔میرے نہ چاہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کا کلام سنا ہی دیا۔سن کر مجھے معلوم ہوا کہ آپ کا کلام تو بے حد حسین ہے۔میں نے دل ہی دل میں کہا، مجھے میری ماں روئے! واللہ! میں عقل رکھتا ہوں اور فن شعر وشاعری میں مہارت بھی، مجھ پر کسی کلام کا حسن وقبح مخفی نہیں رہ سکتا، میرے لئے اس میں رکاوٹ کی کونسی بات ہے کہ ان کے کلام کو سنوں، اگر اچھا ہو، تو قبول کرلوں اور اگر اس کے برعکس ہو تو چھوڑ دوں اور نظر انداز کردوں۔''

فرماتے ہیں کہ میں وہیں ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ میں نے عرض کی ''اے محمد (ﷺ)! آپ کی قوم نے مجھے آپ کے بارے میں یہ کچھ کہا تھا

اور بخدا! وہ مجھے آپ کے متعلق اتنا ڈراتے رہے کہ میں نے اپنے کانوں میں روئی ڈال لی تھی کہ آپ کی آواز نہ سن سکوں، مگر اللہ تعالی نے مجھے آپ کا کلام سنانے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ میں نے انتہائی حسین اور پاکیزہ کلام کو سنا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنا دعوی اور اپنی دعوت مجھے بتائیں اور اپنا کلام سنائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر اسلام کی دعوت پیش فرمائی اور قرآن پاک کی تلاوت کی۔ بخدا! میں نے قرآن سے زیادہ کوئی حسین کلام نہیں سنا تھا اور نہ ہی اسلام سے بڑھ کر کوئی عادلانہ نظام میری نظر سے گزرا تھا۔ چنانچہ میں نے فوراً اسلام قبول کرلیا اور حق کی گواہی دی۔ ﴿الوفاء باحوال المصطفی ﷺ، ص۲۵۲﴾

﴿10﴾ ایک نصرانی پر انفرادی کوشش

سفر طائف کے دوران جب آپ ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما ہوئے اور آپ کو اطمینان وسکون حاصل ہوگیا، تو آپ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی۔ جب عتبہ اور شیبہ نے نبی پاک ﷺ کی تکلیف وپریشانی کو دیکھا، تو اپنے نصرانی غلام کو بلایا، جس کو عدرس کہا جاتا تھا اور اسے کہا کہ انگوروں کا ایک گچھا، تھال میں رکھ کر اس شخص کی خدمت میں لے جا کر پیش کر اور عرض کر کہ اسے تناول فرمالیں۔ عدرس نے انگور لئے، تھال میں رکھے اور سرورِ عالم ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ جب آپ نے اپنا دستِ اقدس تھال کی طرف بڑھایا کہ انگور کھائیں، تو اولاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، پھر انگور کھائے۔

عدرس آپ کے چہرہ انور کی طرف دیکھنے لگا اور عرض کیا کہ بخدا! اس شہر والے تو

یہ کلام زبان پرنہیں لاتے ۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کس شہر سے تعلق رکھتے ہواور تمہارا دین کیا ہے؟....اس نے عرض کیا،''میں نصرانی ہوں اور اہل نینوا سے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے حضرت یونس علیہ السلام کے شہر سے؟...اس نے حیرت سے پوچھا کہ آپ حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں کیسے جانتے ہیں؟... آپ نے فرمایا،''وہ میرے بھائی ہیں،وہ بھی نبی تھےاور میں بھی نبی ہوں۔'' عدرس نے جونہی آپ کا جواب سنا،تو ادب ونیاز سے جھک کرآپ کے سر اقدس کو بوسہ دیا، پھر دستِ اقدس چومے اور بعدازاں قدموں کو بوسہ دیا۔دونوں بھائی یہ منظر بھی دیکھ رہے تھے۔ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ''اس شخص نے تیرے غلام کواب تیرے کام کانہیں چھوڑا۔'' جب عدرس ان کے پاس پہنچا،توانہوں نے کہا، تیرے لئے افسوس ہے، تجھے کیا ہوگیا کہ تو اس شخص کے سرکو چومنے لگ گیا اوراس کے ہاتھ پاؤں کے بوسے لینے لگا؟....غلام نے جواب دیا،''اے میرے سردار!اس ہستی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی شخص نہیں ہے۔انہوں نے مجھے ایک ایسے امر کی خبر دی ہے کہ جسے صرف نبی ہی جانتا ہے۔﴿الوفاء باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۲۶۲﴾

﴿11﴾ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

نبی اکرم ﷺ کا مبارک معمول تھا کہ موسمِ حج میں مکہ مکرمہ آنے والے مختلف قبائل کے ہاں یکے بعد دیگرے تشریف لے جاتے۔ایک روز آپ عقبہ کے پاس تھے کہ آپ کی ملاقات ،قبیلہ خزرج کے ایک گروہ سے ہوئی ۔ یہ قبیلے والے اپنے آباؤاجداد سے سنتے رہے تھے کہ بنی غالب میں سے عنقریب ایک نبی آخرالزمان کا

ظہور ہوگا۔ نیز اس گروہ والے یہود سے سنا کرتے تھے کہ نبی آخرالزمان ﷺ کا زمانِ ظہور قریب آچکا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا، ''تم کون ہو؟ .... انہوں نے عرض کی ،ہم قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، کیا کچھ دیر بیٹھو گے نہیں، میں تم سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہوں؟'' انہوں نے عرض کی ،''کیوں نہیں! ....

آپ نے انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف دعوت دی اور ان پر دینِ اسلام پیش کیا، قرآن مجید فرقانِ حمید کی تلاوت فرمائی۔

جب رسول اکرم ﷺ نے اپنی دعوت مکمل فرمائی، تو انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو کہا، ''بخدا! یہ وہی نبی ہیں، جن کے ظہور کی یہود تمہیں خبر دیا کرتے تھے۔ اب فوراً ان کی اتباع کا شرف حاصل کرلو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے ایمان واسلام میں سبقت لے جائیں۔''

چنانچہ انہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور دولتِ ایمان واسلام سے مالا مال ہوکر اپنے گھروں کی طرف لوٹے۔ یہ گروہ چھ آدمیوں پر مشتمل تھا، جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

(۱) اسعد بن زراہ۔ (۲) عوف بن عفراء۔ (۳) رافع بن مالک۔

(۴) قطبہ بن عامر۔ (۵) عقبہ بن عامر۔ (۶) جابر بن عبداللہ۔

جب یہ گروہ اپنی قوم کے پاس، مدینہ منورہ تشریف لایا، تو ان کے سامنے بھی رسول اکرم ﷺ کا ذکر کیا اور انہیں دعوتِ اسلام دی، حتی کہ اسلام پوری قوم کے اندر

معروف ومشہور ہوگیا۔

اگلے سال انصار میں سے بارہ افراد مکہ مکرمہ حاضر ہوئے ، جنہوں نے مقامِ عقبہ میں آپ ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضرت جابر کے علاوہ پانچ تو وہ تھے، جو پچھلے سال شرفِ اسلام حاصل کر چکے تھے۔ اوران کے علاوہ معاذ بن عفراء، ذکوان بن عبدقیس، عبادہ بن صامت ، یزید بن ثعلبہ، عباس بن عبادہ، عویم بن ساعدہ اور ابوالہیثم ابن التیہان رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جب یہ حضرات مشرف بہ اسلام ہوکر سرورِ عالم ﷺ کی بارگاہ سے رخصت ہوئے ،تو آپ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کوان کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف روانہ فرمایا کہ اہلِ مدینہ کو دینِ اسلام کی تعلیم دیں اور قرآن پاک پڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگ شرفِ اسلام سے مشرف ہوئے۔

﴿الوفاء باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۲۶۶﴾

﴿12﴾ حضرت خالد بن سعید ابن العاص رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے تمام بھائیوں میں سب سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ ان کے اسلام کی طرف مائل ہونے کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ''ان کو وسیع عریض اور بلند آگ کے کنارے کھڑا کیا گیا ہے۔ پھر کسی نے انہیں آگ میں دھکا دینا چاہا مگر رسول اللہ ﷺ ان کی کمر پکڑے ہوئے ہیں اور آگ میں گرنے سے بچا رہے ہیں۔'' اسی گھبراہٹ میں ان کی آنکھ کھل گئی اور اسی وقت ان کی زبان سے نکلا، ''خدا کی قسم! یہ خواب سچا ہے۔'' پھر فوراً حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس خواب کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا ''اللہ تعالی کی طرف سے تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا گیا ہے، اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں ان کی پیروی کرلو، تمہارے خواب کی یہی تعبیر ہے۔ تم اُن کی پیروی کرو گے اور اسلام میں داخل ہو جاؤ گے تو اسلام تمہیں آگ میں داخل ہونے سے بچائے گا۔''

پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا۔ ''اے اللہ عزوجل کے رسول! آپ کس چیز کی طرف بلاتے ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے) فرمایا، ''میں تم کو اللہ عزوجل کی طرف بلاتا ہوں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کی طرف بلاتا ہوں کہ جس کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اور رسول ہے۔ اور بت پرستی جس پر تم جم رہے ہو چھوڑ دو، یہ پتھر نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ یہ جانتے ہیں کہ ان کی کون عبادت کرتا ہے اور کون نہیں کرتا؟'' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فوراً اسلام قبول کرلیا۔ (البدایة والنهایة، ج۳،ص۴٤)

﴾13﴿ حضرت سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ دورانِ نماز آپ سے کوئی خطا سرزد ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کے بعد ان کی اصلاح فرمائی۔ حضرت سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''(ان پر میرے ماں باپ قربان) میں نے ایسا اچھا سمجھانے والا نہ پہلے کبھی دیکھا اور نہ بعد

میں، خدا کی قسم! آپ نے نہ مجھے ڈانٹا، نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا بلکہ فرمایا، ''نماز میں انسانی کلام مناسب نہیں، یہ تو صرف تسبیح، تکبیر، اور تلاوتِ قرآن (کا نام) ہے۔''

﴿مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، ج۱، ص۲۹۲، رقم:۹۷۸﴾

﴿14﴾ ابوطالب پر انفرادی کوشش

جب ابو طالب کی موت کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور (دعوتِ اسلام پیش کرتے ہوئے) فرمایا، ''اے چچا! آپ کلمہ پڑھ لیجئے، یہ وہ کلمہ ہے کہ اس کے سبب سے میں خدا (عزوجل) کے دربار میں آپ کی مغفرت کے لئے اصرار کروں گا۔'' اس وقت ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ' ابو طالب کے پاس موجود تھے۔ ان دونوں نے ابو طالب سے کہا، ''اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے روگردانی کرو گے؟'' پھر یہ دونوں برابر ابو طالب سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے کلمہ نہیں پڑھا بلکہ ان کی زندگی کا آخری قول یہ تھا کہ ''میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔'' یہ کہنے کے بعد ان کی روح پرواز کر گئی۔

رحمتِ عالم ﷺ کو اس سے بڑا صدمہ پہنچا۔ اور آپ نے فرمایا کہ ''میں آپ کے لئے اس وقت تک دعا مغفرت کرتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے منع نہ فرمائے گا۔'' اس کے بعد یہ آیت نازل ہوگئی کہ،

''مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِیْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ○

ترجمہ کنزالایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔ (پ۱۱، التوبۃ:۱۱۳)

﴿بخاری، باب قصہ ابی طالب، ج۲ ص۵۸۳، رقم:۳۸۸٤﴾

﴿15﴾ عتبہ بن ربیعہ پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ سردارانِ قریش حرمِ کعبہ میں بیٹھے ہوئے یہ سوچنے لگے کہ آخر اتنی تکالیف اور سختیاں برداشت کرنے کے باوجود محمد (ﷺ) اپنی تبلیغ کیوں بند نہیں کرتے؟ آخر ان کا مقصد کیا ہے؟ ممکن ہے یہ عزت و جاہ' یا سرداری اور دولت کے خواہش مند ہوں۔ چنانچہ اُن سب نے عتبہ بن ربیعہ کو حضور ﷺ کے پاس بھیجا کہ تم کسی طرح ان کا دلی مقصد معلوم کرو۔

چنانچہ عتبہ تنہائی میں آپ سے ملا اور کہنے لگا کہ،

''اے محمد (ﷺ) آخر اس دعوت اسلام سے آپ کا مقصد کیا ہے؟ کیا آپ مکہ کی سرداری چاہتے ہیں؟ یا عزت و دولت کے خواہاں ہیں؟ یا کسی بڑے گھرانے میں شادی کے خواہش مند ہیں؟ آپ کے دل میں جو تمنا ہو کھلے دل کے ساتھ کہہ دیجئے میں اس کی ضمانت لیتا ہوں کہ اگر آپ دعوتِ اسلام سے باز آجائیں تو پورا مکہ آپ کے زیر فرمان ہو جائے گا اور آپ کی ہر خواہش اور تمنا پوری کر دی جائے گی۔''

عتبہ کی یہ ساحرانہ تقریر سن کر رحمتِ عالم ﷺ نے اس کی پیش کش کے جواب میں قرآن مجید کی چند آیتیں تلاوت فرمائیں جن کو سن کر عتبہ اس قدر متاثر ہوا کہ اس کے بدن کا بال بال خوفِ خدا عزوجل سے لرزنے اور کانپنے لگا۔ اس نے حضور ﷺ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا، ''میں آپ کو رشتہ داری کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں

کہ بس کیجئے میرا دل اس کلام کی عظمت سے پھٹا جارہا ہے۔'' عتبہ بارگاہِ رسالت ﷺ سے واپس تو آ گیا مگر اس کے دل کی دنیا میں ایک نیا انقلاب رونما ہو چکا تھا۔ اس نے واپس لوٹ کر سردارانِ قریش سے کہہ دیا کہ ''محمد (ﷺ) جو کلام پیش کرتے ہیں وہ نہ جادو ہے نہ کہانت اور نہ ہی شاعری' بلکہ وہ کوئی اور ہی چیز ہے، لہٰذا میری رائے ہے کہ تم لوگ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو، اگر وہ کامیاب ہو کر سارے عرب پر غالب ہوئے تو اس میں ہم اہل قریش ہی کی عزت بڑھے گی ورنہ سارا عرب ان کو خود ہی فنا کر دے گا۔'' مگر قریش کے سرکش کافروں نے عتبہ کا یہ مخلصانہ اور مدبرانہ مشورہ نہیں مانا بلکہ اپنی مخالفت اور ایذاء رسانیوں میں اور زیادہ اضافہ کر دیا۔

﴿زُرقانی علی المواہب ج۱ ص ۴۸۰﴾

﴿16﴾ ایک نمازی پر انفرادی کوشش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں جلوہ افروز تھے۔ اس شخص نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ معلّمِ اعظم ﷺ نے فرمایا ''واپس جاؤ اور نماز پڑھو کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ شخص واپس گیا اور (دوبارہ) نماز پڑھی' پھر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''جاؤ اور نماز پڑھو کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس شخص نے تیسری بار کے بعد کہا ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے (نماز کا طریقہ) سکھا دیجئے۔''

مدنی آقا ﷺ ارشاد فرمایا کہ ''جب تم نماز کا ارادہ کرو تو تکبیر کہو' پھر قرآن میں سے جس قدر آسان ہو پڑھ لو' پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اِطمینان ہو

جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہوجاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں تمہیں اِطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ تمہیں بیٹھنے میں اطمینان ہو جائے، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تم سجدے میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اٹھو حتی کہ سیدھا کھڑے ہوجاؤ، پھر اپنی ساری نماز میں یہی کرو۔'' (بخاری، کتاب الصلوٰۃ، ج۱،ص۲۷۸، رقم:۷۹۳)

﴿17﴾ حضرتِ اُمِّ حمید رضی اللہ عنہا پر انفرادی کوشش

حضرتِ سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام حمید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ساتھ نَماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انہیں سمجھاتے ہوئے) فرمایا، ''میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نَماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہارا کمرے میں نَماز پڑھنا صحن میں نَماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا احاطے میں نَماز پڑھنا صحن میں نَماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا صحن میں نَماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں نَماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے محلے کی مسجد میں نَماز پڑھنا میری مسجد میں نَماز پڑھنے سے بہتر ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ (یہ سننے کے بعد) ام حمید رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر کے ایک کونے میں مسجد بنانے کا حکم دیا اور جب تک زندہ رہیں اسی کونے میں نَماز پڑھتی رہیں۔'' (مسند احمد، ج۱۰،ص۳۱۰،رقم:۲۷۱۵۸)

﴿18﴾ حضرت سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرتِ حکیم بن حِزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر سوال کیا۔ آپ نے پھر عطا فرمایا۔ میں نے

پھر سوال کیا، آپ نے پھر مال عطا کیا پھر فرمایا، ''اے حکیم! یہ دنیا کا مال بظاہر بہت ہرا بھرا اور شیریں ہے، جو کوئی اسے اپنے نفس پر سختی رکھ کر لے تو اسے اس میں برکت ہوگی اور جو کوئی اپنے دل میں لالچ رکھ کر لے تو اسے برکت نہ ہوگی۔ اس کا حال اس شخص کی مانند ہوگا جو کھائے اور سیر نہ ہو اور اوپر والا (یعنی دینے والا) ہاتھ نیچے والے (یعنی لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کی، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قسم اس رب کی جس نے سچائی کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے کہ اب میں مرتے دم تک کسی کا احسان نہیں لوں گا۔''

﴿بخاری، کتاب الزکوۃ، ج۱، ص۴۹۷، رقم: ۱۴۷۲﴾

﴿19﴾ پیتل کی انگوٹھی پہننے والے پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''کیا بات ہے تجھ سے بتوں کی بُو آتی ہے؟'' اس نے وہ انگوٹھی پھینک دی۔ پھر وہ لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ''کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟'' اس شخص نے وہ انگوٹھی بھی پھینک دی اور عرض کی، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟'' ارشاد فرمایا، ''چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال (یعنی ساڑھے چار ماشے) پورا نہ کرو۔

﴿ابوداؤد، کتاب اللباس، ج۴، ص۱۲۲، رقم: ۴۲۲۳﴾

﴿20﴾ راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے لئے انفرادی کوشش

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن سرکارِ مدینہ

ﷺ نے اپنے صحابہ سے دریافت کیا، ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال ،اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی، ''یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنے وارث کے مال کے مقابلے میں اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا، ''انسان کا مال تو وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا (یعنی راہِ خدا عزوجل میں خرچ کر دیا) اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ پیچھے (دنیا میں) چھوڑ گیا۔''

﴿بخاری، کتاب الرقاق، ج ٤، ص ٢٣٠، رقم: ٦٤٤٢﴾

﴿21﴾ بیوی پر شک کرنے والے پر انفرادی کوشش

ایک اَعرابی نے سرورِ عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی، ''میری بیوی کے شکم سے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو کالا ہے اور میرا ہم شکل نہیں ہے، اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔'' اَعرابی کی بات سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے عرض کی، ''میرے پاس بہت سے اونٹ ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا، ''تمہارے اونٹ کس رنگ کے ہیں؟'' اس نے بتایا، ''سرخ رنگ کے ہیں۔'' آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، ''کیا ان میں کچھ خاکی رنگ کے بھی ہیں؟'' اس نے کہا، ''جی ہاں! کچھ اونٹ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔'' آپ نے فرمایا، ''یہ بتاؤ کہ سرخ رنگ کے اونٹوں کی نسل میں خاکی رنگ کے اونٹ کیسے اور کہاں سے پیدا ہو گئے؟'' اس نے عرض کی، ''میرے سرخ رنگ کے اونٹوں کے باپ داداؤں میں کوئی خاکی رنگ کا اونٹ رہا ہوگا، اس کی رگ نے اس کو اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہوگا اس لئے سرخ رنگ کے اونٹوں کا بچہ خاکی رنگ کا ہو گیا ہوگا۔'' یہ سن کر آپ نے ارشا دفرمایا،

''ممکن ہے کہ تمہارے باپ دادوں میں بھی کوئی کالے رنگ کا ہوا ہو، اور اس کی رگ نے تمہارے بچے کو اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہو اور یہ بچہ اس کا ہم شکل ہو گیا ہو۔''

﴿بخاری، کتاب الطلاق، ج۳، ص۴۹۷، رقم: ۵۳۰۵﴾

﴿22﴾ دنیا سے بے رغبتی اپنانے کے بارے میں انفرادی کوشش

حضرت سیدنا سہل بن اسعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کسی ایسے کام کے لئے میری راہنمائی فرمایئے کہ جسے میں کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی محبت کریں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''دنیا سے بے رغبت رہو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور لوگوں کی چیزوں سے بے نیاز رہو، لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔''

﴿مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۳، ص۱۱۰، رقم: ۵۱۸۷﴾

﴿23﴾ ایک اَعرابی پر انفرادی کوشش

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ ایک اَعرابی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اَصحاب رضی اللہ عنہم نے (اسے) فرمایا، ''رک جا، رک جا۔'' رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اسے نہ روکو چھوڑ دو۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر مبلّغِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر (نرمی و شفقت) سے فرمایا ''یہ مساجد پیشاب اور گندگی کیلئے نہیں، یہ تو صرف اللہ عزّ وجل کے ذکر، نماز اور

تلاوتِ قرآن کیلئے ہیں ۔'' پھر آپ ﷺ نے قوم کے ایک آدمی کو حکم فرمایا' وہ پانی کا ایک ڈول لایا' جسے اس نے اس (پیشاب کی جگہ) پر بہادیا۔

﴿مسلم، کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل البول الخ،ص ۱۶۵، رقم: ۱۰۰﴾

﴿24﴾ زبان کی حفاظت وغیرہ کے بارے میں انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی، ''مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمایئے۔'' سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا،''جب تم اپنی نماز کے لئے کھڑے ہو تو رخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھو، کوئی ایسی بات نہ کرو، جس کے بارے میں بعد میں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں موجود اشیاء سے مکمل طور پر مایوس ہو جاؤ (یعنی کسی سے مال ملنے کی امید نہ رکھو)۔'' ﴿مشکوۃ المصابیح، ج۳ص ۱۱۶، رقم: ۵۲۲۶﴾

﴿25﴾ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا پر انفرادی کوشش

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما باریک کپڑے پہن کر رسولِ اکرم ﷺ کے سامنے آئیں تو آپ نے ان کی جانب سے منہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا،''اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہیں دینا چاہیئے سوائے اس کے (پھر اپنے منہ اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا)۔'' ﴿ابوداؤد، کتاب اللباس، ج۴، ص ۸۵، رقم: ۴۱۰۴﴾

﴿26﴾ ادائیگی زکوۃ کے لئے انفرادی کوشش

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی جس کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا کہ کیا تم ان کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟'' اس عورت نے عرض کی، ''جی نہیں۔'' تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، ''کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے کنگن پہنا دے؟'' یہ سنتے ہی اس عورت نے وہ کنگن رسول اللہ ﷺ کے آگے ڈال دیئے اور عرض کی، ''یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد، کتاب الزکوۃ، ج۲، ص۱۳۷، رقم:۱۵۶۳﴾

﴿27﴾ ایک نوجوان پر انفرادی کوشش

مروی ہے کہ ایک نوجوان رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا، ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے زناء کی اجازت دیجئے۔'' یہ سنتے ہی تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جلال میں آ گئے اور اسے مارنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اسے نہ مارو۔'' پھر اسے اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ سوال کیا،

''اے نوجوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟'' اس نے عرض کی، ''میں اس کو کیسے روا رکھ سکتا ہوں؟'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اسے کیسے روا رکھ سکتے ہیں؟'' پھر آپ نے دریافت

فرمایا،''تیری بیٹی سے اگر اس طرح کیا جائے تو تو اسے پسند کرے گا؟''عرض کی نہیں۔''فرمایا،''اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو ؟''اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟اسی طرح آپ نے ایک ایک رشتے کے بارے میں سوال فرمایا،اور وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں اور لوگ بھی رضا مند نہیں۔تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی،''یا الٰہی عزوجل!اس کے دل کو پاک کر دے،اس کی شرمگاہ کو بچالے اور اس کا گناہ بخش دے۔''اس کے بعد وہ نوجوان تمام عمر زنا سے بے زار رہا۔(مسند امام احمد،ج۸،ص۲۸۵،رقم:۲۲۲۷٤)

﴿28﴾ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر انفرادی کوشش

ایک دن مکی مدنی سلطان رحمتِ عالمیان ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا،''کیا تم جانتے ہو کہ یہ بکری اپنے گھر والوں کے نزدیک کس قدر حقیر ہے؟''صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی،''اسی حقارت کی وجہ سے ہی تو انہوں نے اسے یہاں پھینکا ہے۔''آپ نے فرمایا،''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے،جس قدر یہ بکری اپنے گھر والوں کی نظر میں حقیر ہے،اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دنیا اس سے بھی ہلکی اور حقیر ہے۔''

﴿ابن ماجہ،ج٤،ص٤٢٧،رقم:٤١١٠﴾

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی انفرادی کوشش کے واقعات

﴿29﴾ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انفرادی کوشش

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایمان لاتے ہی اسلام کی دعوت پیش کرنا شروع کردی۔اہلِ مکہ پہلے ہی سے آپ رضی اللہ عنہ کی دانائی، حسن تدبیر اور علم وفہم کے معترف تھے۔لہذا! آپ کی کوششیں رنگ لائیں اور بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا،جن میں وہ پانچ محترم صحابہ کرام علیہم الرضوان مشرف بہ اسلام ہوئے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت سیدنا طلحٰہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

﴿البدایۃ والنہایۃ،ج۳،ص۳۹﴾

﴿30﴾ حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری کو لکھا کہ،

''حَاسِبْ نَفْسَكَ فِی الرَّخَاءِ قَبْلَ حِسَابِ الشِّدَّةِ یعنی شدت کے وقت میں حساب سے پہلے، راحت کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔''

﴿احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ج۵، ص ۱۲۸﴾

﴿31﴾ ایک نصرانی بڑھیا پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں ملکِ شام میں تھا تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا، ''یہ پانی کہاں سے لائے ہو؟ بہت اچھا پانی ہے۔'' میں نے عرض کی، ''ایک نصرانی بڑھیا کے گھر سے لایا ہوں۔'' آپ وضو کرنے کے بعد اس بڑھیا کے گھر تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے کہنے لگے، ''اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دے کر بھیجا ہے، تم بھی اسلام قبول کرلو۔'' یہ سن کر اس بڑھیا نے اپنے سر سے چادر اتار کر اپنے سفید بال دکھائے اور کہنے لگی، ''میں انتہائی بوڑھی ہو چکی ہوں اور اب میری موت بالکل قریب ہے۔ (یعنی ایسے وقت میں کیا اسلام لاؤں گی)'' یہ سن کر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا، ''یا اللہ عزوجل! تو گواہ ہو جا (کہ میں اسلام کی دعوت پیش کر چکا)۔''

﴿الدار قطنی، ج۱، ص۴۴، رقم: ۶۰﴾

﴿32﴾ اپنے نصرانی غلام پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے نصرانی غلام کو مسلسل دعوتِ اسلام دیتے رہتے اور فرمایا کرتے، ''اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تم سے مسلمانوں کی امانتوں میں مدد

لیا کروں لیکن تم نصرانی ہو، لہذا! میرے لئے حلال نہیں کہ میں مسلمانوں کی امانتوں کے سلسلے میں تم سے کوئی مدد لوں۔'' لیکن وہ ہمیشہ انکار کردیتا تو آپ فرماتے ''دین میں کوئی جبر نہیں۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۹،ص٣٤)

﴿33﴾ حضرت سیدنا سعد بن معاذ اور حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں راہِ خدا عزوجل میں سفر پر روانہ ہوئے تو قبیلۂ بنی ظفر کے باغ میں مرق نامی کنوئیں پر جا کر بیٹھ گئے۔ان دونوں کے پاس قبیلۂ بنواسلم کے لوگ جمع ہوگئے۔ان کے چوٹی کے سردار سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر تھے جو ابھی دامنِ اسلام سے وابستہ نہ ہوئے تھے۔جب ان دونوں کو اپنے خالہ زاد بھائی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر ملی تو سعد بن معاذ نے اسید بن حضیر کو بھیجا کہ جاؤ ان دونوں کو ڈانٹ کر روک دو جو ہمارے کمزور لوگوں کو (معاذ اللہ عزوجل) بہکانے کے لئے آئے ہیں۔چنانچہ اسید بن زرارہ نے اپنا نیزہ لیا اور کنوئیں کی طرف روانہ ہوگئے۔حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان کو دور سے ہی آتے ہوئے دیکھ لیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے، ''یہ شخص اپنی قوم کا سردار ہے۔'' آپ نے فرمایا، ''ذرا آنے تو دو، میں ہی اس سے بات کروں گا۔''

اسید بن حضیر نے آتے ہی ان کو برا بھلا کہنا شروع کردیا اور کہنے لگے، ''تم یہاں کس لئے آئے ہو؟ ہمارے کمزوروں کو بے وقوف بنانے کے لئے؟ اگر تمہیں زندگی

پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔'' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے نرمی سے کہا،'' ذرا بیٹھ کر میری بات تو سن لو، اگر میری بات سمجھ میں آجائے تو اسے مان لینا اور اگر پسند نہ آئے تو ہم تمہیں مجبور نہیں کریں گے۔'' اسید بن حضیر نے کہا،'' یہ بات تو تم نے قاعدے کی کہی ہے۔'' اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر ان دونوں کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کے بارے میں بتانا شروع کیا اور قرآن پڑھ کر سنایا تو ان کے چہرے پر قبولِ اسلام پر آمادگی کے آثار نمودار ہوئے اور یہ کہنے لگے،'' کیا ہی اچھا اور پسندیدہ دین ہے، اس دین میں داخل ہونے کے لئے تم کیا کہلواتے اور کون سا کام کرواتے ہو؟'' ان دونوں نے جواب دیا،'' پہلے غسل کریں اور اپنے کپڑے پاک کریں پھر کلمۂ حق کی گواہی دیں پھر نماز پڑھیں۔''[1] حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے ان کے کہنے کے مطابق غسل کر کے کلمہ پڑھا اور دو رکعت نماز ادا کی پھر ان سے کہنے لگے کہ'' میرے پیچھے ایک آدمی اور ہے جس کا نام سعد بن معاذ ہے، اگر اس نے تم دونوں کی بات مان لی تو میری ساری قوم تمہاری بات مان لے گی، میں اسے ابھی تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔'' یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے چل دیئے اور سعد بن معاذ کے پاس جا پہنچے اور ان سے کہنے لگے،'' میں نے ان سے گفتگو کی ہے، خدا کی قسم! میں نے کوئی خطرے والی بات نہیں دیکھی۔'' پھر آپ نے کسی نہ کسی حیلے سے سعد بن معاذ کو ان کے پاس جانے پر راضی کر لیا۔ جب سعد بن معاذ ان دونوں کے پاس پہنچے تو ان کو برا بھلا کہنا

---

[1]: یہ ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے، تاہم اب کسی کو اسلام قبول کرنے کے لئے غسل کرنے کا نہیں کہا جائے گا بلکہ فوراً کلمہ پڑھا دینا ضروری ہے۔ ماخوذ از فتاویٰ مصطفویہ ص ۲۳

شروع کر دیا اور حضرت اسعد بن زرارہ سے کہا، ''اے ابو امامہ (رضی اللہ عنہ) ! اگر ہمارے درمیان رشتہ داری نہ ہوتی تو تم کبھی ایسی ہمت نہ کر سکتے، کیا تم ہمارے گھروں میں وہ چیز لانا چاہتے ہو جس کو ہم برا سمجھتے ہیں؟'' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی سمجھاتے ہوئے فرمایا، ''ارے بیٹھو تو سہی ! اور ہماری بات تو سن لو، اگر سمجھ میں آ جائے تو مان لینا اور اگر ناپسند گزرے تو ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔'' اس پیش کش کو سن کر یہ بھی نرم پڑ گئے اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر ان کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ان پر بھی اسلام کی خوبیاں آشکار کیں اور سورۂ زخرف کی ابتدائی آیات پڑھ کر سنائیں۔ قرآن پاک سنتے ہی ان کے چہرے پر بھی قبولِ اسلام کے ارادے کا نور چمکنے لگا اور اِنہوں نے دریافت کیا، ''جب تم اسلام لاتے ہو تو کیا کام کرتے ہو اور کیا بات کہتے ہو؟'' انہیں بھی بتایا گیا کہ اچھی طرح پاکی حاصل کر کے کلمۂ حق کی گواہی دو اور نماز پڑھو۔'' چنانچہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی غسل کر کے کلمہ پڑھا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر اپنی قوم کی طرف لوٹے اور ان سے کہنے لگے، ''تم میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟'' سب نے بیک زبان ہو کر کہا، ''آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ کی رائے درست اور دُور رس ہوتی ہے۔'' حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا ''مجھ پر تمہارے مردوں اور عورتوں سے اس وقت تک بات کرنا حرام ہے جب تک تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لے آتے۔'' راوی فرماتے ہیں، ''خدا عزوجل کی قسم ! شام نہیں ہونے پائی تھی کہ اس قبیلے کے تمام مرد و عورت مسلمان ہو چکے تھے۔''

﴿البدایۃ والنھایۃ، ج۳، ص۱۸۶﴾

﴿34﴾ اپنی ماں پر انفرادی کوشش

حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ماں اروٰی بنت عبدالمطلب کے پاس آئے اور اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے کہنے لگے، ''ماں! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر لی ہے، اب تمہیں اسلام قبول کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ جبکہ تمہارے بھائی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔'' ان کی ماں نے جواب دیا، ''میں اس انتظار میں ہوں کہ میری بہنیں کیا کرتی ہیں؟ پھر میں بھی ویسا ہی کروں گی۔'' حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی، ''ماں! میں تمہیں خدا عزوجل کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم ضرور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو، انہیں سلام کرو، ان کی تصدیق کرو اور اس بات کی گواہی دو کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں (یعنی مسلمان ہو جاؤ)۔'' بیٹے کی فریاد سن کر ماں کا دل پسیج گیا اور انہوں نے کہا، ''میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔'' اور مسلمان ہو گئیں۔

﴿الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، کتاب النساء، ج۴، ص۳۴۳﴾

﴿35﴾ نجاشی کے دربار میں انفرادی کوشش

حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کے بعد تمام مہاجرین وہاں نہایت امن وسکون کے ساتھ رہنے لگے۔ مگر کفارِ مکہ کو کب گوارا ہوسکتا تھا کہ فرزندان توحید کہیں امن و چین کے ساتھ رہ سکیں۔ ان ظالموں نے کچھ تحائف کے ساتھ ''عمرو بن العاص'' اور

''عمارہ بن ولید'' کو بادشاہ حبشہ کے دربار میں اپنا سفیر بنا کر بھیجا ان دونوں نے نجاشی کے دربار میں پہنچ کر تحفوں کا نذرانہ پیش کیا اور بادشاہ کو سجدہ کر کے یہ فریاد کرنے لگے کہ ''اے بادشاہ! ہمارے کچھ مجرم مکہ سے بھاگ کر آپ کے ملک میں پناہ گزین ہو گئے ہیں، آپ ہمارے ان مجرموں کو ہمارے حوالہ کر دیجئے۔'' یہ سن کر نجاشی بادشاہ نے مسلمانوں کو دربار میں طلب کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے نمائندہ بن کر گفتگو کے لئے آگے بڑھے اور دربار کے آداب کے مطابق بادشاہ کو سجدہ نہیں کیا بلکہ صرف سلام کر کے کھڑے ہو گئے درباریوں نے ٹوکا۔ تو حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا ہے اس لئے میں بادشاہ کو سجدہ نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نجاشی سے مخاطب ہو کر فرمایا،

''اے بادشاہ! ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے شرک و بت پرستی کرتے تھے لوٹ مار، چوری، ڈکیتی، ظلم و ستم اور طرح طرح کی بدکاریوں اور بداعمالیوں میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری قوم میں ایک شخص کو اپنا رسول بنا کر بھیجا۔ جس کے حسب و نسب اور صدق و دیانت کو ہم پہلے سے جانتے تھے۔ اس رسول نے ہم کو شرک و بت پرستی سے روک دیا اور صرف ایک خدائے واحد کی عبادت کا حکم دیا اور ہر قسم کے ظلم و ستم اور تمام برائیوں اور بدکاریوں سے ہم کو منع کیا۔ ہم اس رسول پر ایمان لائے اور شرک و بت پرستی چھوڑ کر تمام برے کاموں سے تائب ہو گئے۔ بس یہی ہمارا گناہ ہے

جس پر ہماری قوم ہماری جان کی دشمن ہوگئی اوران لوگوں نے ہمیں اتنا ستایا کہ ہم اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر آپ کی سلطنت کے زیرِ سایہ پر امن زندگی بسر کر رہے ہیں اب یہ لوگ ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ ہم پھر اسی پرانی گمراہی میں واپس لوٹ جائیں۔''

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی انفرادی کوشش سے نجاشی بادشاہ بے حد متاثر ہوا۔ یہ دیکھ کر کفارِ مکہ کے سفیر عمرو بن العاص نے اپنے ترکش کا آخری تیر بھی پھینک دیا اور کہا کہ ''اے بادشاہ! یہ مسلمان لوگ آپ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کچھ دوسرا ہی اعتقاد رکھتے ہیں جو آپ کے عقیدہ کے بالکل ہی خلاف ہے۔'' یہ سن کر نجاشی بادشاہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے سورۂ مریم کی تلاوت فرمائی۔ کلام ربانی کی تاثیر سے نجاشی بادشاہ کے قلب پر اتنا گہرا اثر پڑا کہ اس پر رقت طاری ہوگئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہی بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو کنواری مریم کے شکم مبارک سے بغیر باپ کے خدا کی قدرت کا نشان بن کر پیدا ہوئے۔ نجاشی بادشاہ نے بڑے غور سے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر کو سنا اور یہ کہا کہ بلاشبہ انجیل اور قرآن دونوں ایک ہی آفتابِ ہدایت کے دو نور ہیں اور یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں دی ہے اور اگر میں دستورِ سلطنت

کے مطابق تخت شاہی پر رہنے کا پابند نہ ہوتا تو میں خود مکہ جا کر رسول اکرم ﷺ کی جوتیاں سیدھی کرتا اور ان کے قدم دھوتا۔''

بادشاہ کی یہ تقریر سن کر اس کے درباری جو کٹر قسم کے عیسائی تھے، ناراض و برہم ہو گئے مگر نجاشی بادشاہ نے جوشِ ایمانی میں سب کو ڈانٹ پھٹکار کر خاموش کر دیا اور کفار مکہ کے تحفوں کو واپس لوٹا کر عمرو بن العاص اور عمارہ بن ولید کو دربار سے نکلوا دیا اور مسلمانوں سے کہہ دیا کہ تم لوگ میری سلطنت میں جہاں چاہو امن وسکون کے ساتھ آرام وچین کی زندگی بسر کرو کوئی تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔

﴿زُرقانی علی المواھب ج۲ ص۳۳﴾

﴿36﴾ اپنی مشرکہ ماں پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ماں پہلے مشرکہ تھی۔ میں اسے بار بار اسلام کی دعوت پیش کیا کرتا تھا۔ ایک دن جب میں نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے مجھے مدنی آقا ﷺ کے بارے میں بہت ناگوار باتیں کہیں۔ میں روتا ہوا رحمتِ عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، ''یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا رہتا تھا اور وہ انکار کر دیتی تھی، لیکن آج جب میں نے اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے آپ کے بارے میں بہت ناگوار باتیں کیں، آپ اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی ماں کو ہدایت دے۔'' یہ سن کر آپ ﷺ نے فوراً دعا کی ''اے اللہ عزوجل! ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔''

میں آپ کی دعا کے بعد وہاں سے بہت خوش ہو کر اپنے گھر آیا اور جیسے ہی

دروازہ کھولنا چاہا تو میری ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر کہا، ''ابو ہریرہ! وہیں ٹھہرے رہو۔'' پھر میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ کچھ دیر بعد میری ماں نے دروازہ کھولا اور کہا، ''اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔'' میں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی تو آپ نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور دعائے خیر فرمائی۔''

﴿صحیح مسلم، کتاب المناقب، باب من فضائل ابی ھریرۃ الدوسی، رقم الحدیث: ۲۴۹۱﴾

﴿37﴾ اپنے والد اور بیوی پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنی قوم کا رئیس اور سردار ہوں، میں واپس جا کر انہیں بھی دعوتِ اسلام دوں گا، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ میرے لئے ایسی علامت اور نشانی قائم فرمائے، جو میرے لئے اس دعوتِ اسلام اور رشد وہدایت میں معاون ثابت ہو۔'' میری اس درخواست پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہوئے فرمایا، ''**اللھم اجعل لہ آیۃ** ۔ اے اللہ! اس کے لئے کوئی نشانی قائم فرمادے۔''

سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''جب میں اپنی قوم کی طرف نکلا، تو ابھی اس گھاٹی تک پہنچنے ہی پایا تھا، جس سے میں اپنے شہر کو دیکھ سکتا تھا، تو اچانک میری آنکھوں کے درمیان چراغ کی مانند ایک نور رونما ہو گیا۔ میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ ''اے

اللہ! اس نور کو میرے چہرے کے علاوہ کسی اور جگہ ظاہر فرما، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ میری قوم یہ گمان کرے گی کہ میرے چہرے پر آنے والی تبدیلی، ان کا دین چھوڑنے کی وجہ سے ہے۔'' میرے دعا کرتے ہی وہ نور، میرے چہرے سے چھڑی کے سرے پر منتقل ہو گیا۔ جب میں گھاٹی سے نیچے اتر رہا تھا، تو میرے شہر والے، میری اس چھڑی کے نور کو اس طرح دیکھ رہے تھے، جیسے فضا میں لٹکا ہوا کوئی چراغ۔ میں چلتے چلتے ان کے قریب جا پہنچا۔ صبح ہوئی، تو میرا عمر رسیدہ باپ میرے پاس آیا۔ میں نے کہا ''مجھ سے دور ہو جائیے، اب میرا اور آپ کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔'' اس نے پوچھا، ''بیٹے! وہ کیوں؟'' میں نے جواب دیا ''میں مسلمان ہو چکا ہوں اور میں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام کی بیعت کر لی ہے۔'' انہوں نے کہا، ''اے لختِ جگر! مجھ سے جدا نہ ہو، اب میرا دین وہی ہے، جو تیرا دین ہے۔'' میں نے عرض کی، ''تو پھر جائیے، غسل کیجئے، پاک کپڑے پہنئے اور میرے پاس تشریف لائیے، تاکہ میں آپ کو وہ تعلیم دوں، جو بارگاہِ نبوت ﷺ سے مجھے حاصل ہوئی ہے۔'' میرے مطالبے پر وہ فوراً گئے اور غسل کر کے اور پاک کپڑے پہن کر میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے انہیں اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے بارے میں بتایا، چنانچہ انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

پھر میری بیوی میرے پاس آئی، تو میں نے اس سے کہا، مجھ سے دور ہو جا! اب میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''.....اس نے مجسم سوال بن کر پوچھا، ''میرے ماں باپ آپ پر فدا! آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟''.....میں نے اسے بھی بتایا کہ اسلام کی وجہ سے ہم دونوں کے درمیان جدائی ہو چکی ہے۔'' یہ سن کر وہ بھی مسلمان ہو گئی۔

﴿الوفاء باحوال المصطفی ﷺ، ص۲۵۲﴾

﴿38﴾ حضرتِ سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ المکرّمہ میں داخل ہوئے تو ابوجہل کے بیٹے عکرمہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) نے کہا کہ میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا جہاں مجھے اپنے باپ کے قاتلوں کو دیکھنا پڑے۔ چنانچہ اپنے سسرال پہنچے اور بیوی ام حکیم کو رخت سفر باندھنے کی ہدایت کی۔ اس نے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا ''اے قریش کے نوجوانوں کے سردار تم کہاں جارہے ہو، تم ایسی جگہ جارہے ہو جہاں تمہاری کوئی پہچان نہیں۔'' لیکن عکرمہ (رضی اللہ عنہ) نے اس کی بات ماننے سے انکار کردیا۔

جب سیدتنا ام حکیم رضی اللہ عنہا سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئیں تو عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عکرمہ آپ سے بھاگ کر یمن جارہا ہے کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ کہیں آپ اسے قتل نہ کرڈالیں، آپ اسے امان دے دیجئے۔'' یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امان عطا فرمادی۔ پھر ام حکیم رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کی تلاش میں نکلیں اور انہیں تہامہ کے ساحل پر جالیا اور انہیں سمجھانے لگیں، ''اے چچا کے بیٹے! میں تمہارے پاس لوگوں میں سے سب سے افضل اور نیک ہستی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے آئی ہوں، لہذا! تم خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔'' پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امان کے بارے میں بتایا تو عکرمہ (رضی اللہ عنہ) نے پوچھا، ''کیا تم نے واقعی ایسا کیا ہے؟'' ام حکیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، ''ہاں! میں نے ان سے عرض کی تو انہوں نے امان دے دی۔'' یہ سن کر عکرمہ (رضی اللہ عنہ) ام حکیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔

جب عکرمہ (رضی اللہ عنہ) سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے تو آپ کو دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ آپ (رضی اللہ عنہ) نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوگئے اور ساتھ ہی ام حکیم رضی اللہ عنہا بھی نقاب باندھے موجود تھیں۔ عکرمہ (رضی اللہ عنہ) بولے، ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں۔'' اور سب حاضرین کو اپنے مسلمان ہونے پر گواہ بنالیا۔ اس کے بعد سرکارِ مدینۃ المنورہ سلطان مکۃ المکرّمہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ کوتاہیوں کی معافی طلب کی۔ (ملخصاً۔ کتاب التوابین ،ص۱۲۳)

اولیائے کرام رحمھم اللہ کی انفرادی کوشش کے واقعات

‹39› ہارون رشید پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے اپنے وزیر فضل برمکی کے سامنے، کسی ولی کامل سے ملاقات اوران سے نصیحت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔فضل جانتا تھا کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ ولایت کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں،لھذا ہارون کو آپ کی بارگاہ میں لے آیا۔

جب یہ دونوں دروازے کے باہر پہنچے،تو اندر سے حضرت کے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔آپ یہ آیتِ پاک تلاوت فرمارہے تھے،

''**اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَھُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔**

ترجمۂ کنزالایمان: کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے۔''(پ۲۵،سورۃ الجاثیۃ:۲۱)

یہ آیتِ کریمہ سن کر ہارون نے کہا،''اس سے بڑھ کر اور کون سی نصیحت ہوسکتی ہے۔''پھر فضل نے دروازے پر دستک دی۔اندر سے دریافت کیا گیا،کون؟...فضل نے کہا،''امیرالمؤمنین تشریف لائے ہیں،آپ سے ملاقات کے مُتَمَنِّی ہیں۔''حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جواب دیا،''ان کا میرے پاس کیا کام اور میرا ان سے کیا واسطہ؟آپ حضرات میری مشغولیت میں خلل نہ ڈالیں۔''فضل بولا،''اگر آپ اجازت نہ دیں گے،تو ہم بلا اجازت ہی داخل ہوجائیں گے۔''اندر سے جواب

ملا، ''میں تو اجازت نہیں دیتا، ویسے بلا اجازت اندر داخل ہونے میں تم دونوں مختار ہو۔''

جب یہ دونوں اندر داخل ہوئے، تو حضرت نے چراغ بجھا دیا تا کہ ان کی صورت نظر نہ آئے اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ فارغ ہوئے تو ہارون نے نصیحت کی درخواست کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ''تمہارے والد، سید الانبیاء ﷺ کے چچا تھے۔ جب انہوں نے کسی ملک کا حکمراں بننے کی خواہش کا اظہار کیا، تو رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا، ''میں تمہیں، تمہارے نفس کا حکمران بناتا ہوں، کیونکہ دنیاوی حکومت تو بروزِ قیامت، وجہِ ندامت بن جائے گی۔'' یہ سن کر ہارون نے عرض کہ ''کچھ اور ارشاد فرمایئے۔'' فرمایا، ''جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکومت حاصل ہوئی تو انہوں نے کچھ ذی عقل لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ ''مجھ پر ایک ایسے بارِ گراں کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، جس سے چھٹکارے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔''

یہ سن کر ان میں سے ایک نے مشورہ دیا تھا کہ ''آپ ہر سن رسیدہ شخص کو اپنا والد، ہر جوان کو بمنزلہ بھائی یا بیٹا اور ہر عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن سمجھیں، پھر انہیں رشتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔'' ہارون رشید نے عرض کی، ''کچھ اور بھی ارشاد فرمائیں۔'' آپ نے فرمایا، ''مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری حسین وجمیل صورت نارِ جہنم کا ایندھن نہ بن جائے، کیونکہ بہت سے حسین چہرے، بروز قیامت آگ میں جا کر تبدیل ہو جائیں گے، وہاں بہت سے امیر، اسیر ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ محشر میں جواب دہی کے لئے ہر لمحہ چوکس رہو کیونکہ وہاں تم سے ایک ایک مسلمان کی باز پرس ہوگی۔ اگر تمہاری سلطنت میں ایک غریب عورت بھی بھوکی سوگئی، تو بروز قیامت تمہارا گریبان پکڑے گی۔''

ہارون اس نصیحت کو سن کر رونے لگا، حتی کہ روتے روتے اس پر غشی طاری ہوگئی۔ یہ حالت دیکھ کر فضل نے عرض کی، ''حضرت! بس کیجئے، آپ نے تو امیر المؤمنین کو نیم مردہ کر دیا۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''اے ہامان! خاموش ہوجا، میں نے نہیں بلکہ تو اور تیری جماعت نے ہارون کو زندہ درگور کر دیا ہے۔'' یہ سن کر ہارون پر مزید رقت طاری ہوگئی۔

جب کچھ افاقہ ہوا تو عرض کی، ''حضور آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے؟''...فرمایا، ''ہاں، اللہ عزوجل کا قرض ہے اور اس کی ادائیگی صرف اطاعت سے ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کی ادائیگی بھی میرے بس کی بات نہیں، میدان محشر میں میرے پاس کسی سوال کا جواب نہ ہوگا۔'' ہارون نے عرض کی، ''میرا مقصد دنیاوی قرض سے تھا۔'' آپ نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے میرے پاس اتنی نعمتیں ہیں کہ مجھے کسی سے قرض لینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔''

ہارون نے ایک ہزار دینار کی ایک تھیلی آپ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کی، ''یہ رقم مجھے اپنی والدہ کے ورثے میں سے حاصل ہوئی ہے، اس لئے قطعاً حلال ہے، قبول فرمالیں تو کرم نوازی ہوگی۔'' آپ نے فرمایا، ''تجھ پر بے حد افسوس ہے، میری ساری نصیحتیں بے کار گئیں۔ میں تو تجھے نجات کا راستہ دکھا رہا ہوں اور تو مجھے ہلاکت میں گرانا چاہتا ہے۔ یہ مال مستحقین کو ملنا چاہیئے اور تو اسے ایک غیر مستحق کو دے رہا ہے۔'' یہ کہہ کر عبادت میں مشغول ہوگئے۔ (تذکرۃ الاولیاء۔ج ۱، صفحہ ۸۰)

﴿40﴾ اپنے بھانجے پر انفرادی کوشش

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ تین سال کی عمر میں ہی اپنے ماموں

کے ہمراہ مشغول عبادت ہو گئے تھے۔آپ کے ماموں نے اولاً تلقین فرمائی کہ روزانہ رات کوسونے سے پہلے یہ کلمات ایک بار پڑھ لیا کرو، ''**اَللّٰہُ مَعِیَ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ** ۔یعنی اللہ میرے ساتھ ہے، اللہ مجھے دیکھنے والا ہے، اللہ مجھ پر گواہ ہے۔'' جب آپ اس پر عامل ہو گئے، تو ارشاد فرمایا، ''اب اسے روزانہ سات بار پڑھا کرو۔'' جب سات مرتبہ پڑھنے پر بھی عمل کی سعادت حاصل کر لی، تو اس کی تعداد پندرہ کروادی۔ پھر آپ تاحیات اس پر عامل رہے۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ج۱، صفحہ ۲۲۸)

﴿41﴾ ایک راہ گیر پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابراہیم بن بشار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ابو یوسف فسولی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شام جارہا تھا کہ راستے میں ایک شخص اچھل کر ان کے سامنے آیا اور سلام کرنے کے بعد عرض کرنے لگا، ''اے ابو یوسف ! مجھے کچھ نصیحت فرمایئے جسے میں یاد رکھ سکوں۔'' یہ سن کر آپ رو پڑے اور (نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے) فرمایا، ''اے بھائی ! بے شک شب و روز کا آنا جانا تیرے بدن کے گُھلنے ، تیری عمر کے ختم ہونے اور تیری موت کے آنے میں تیزی پیدا کرتا ہے۔اس لئے میرے بھائی تمہیں چاہیئے کہ تم ہرگز مطمئن نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ (جنت میں یا جہنم میں؟) تمہارا انجام کیا ہوگا؟ (کامیابی یا ناکامی؟) تمہارا رب عزوجل تم سے تمہاری معصیت وغفلت کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فضل ورحمت کے سبب تم سے راضی ہے؟ اے ضعیف انسان! (یاد رکھ) تُو گزرے ہوئے ایام میں ایک ناپاک قطرہ تھا اور آنے والے وقت میں سڑے ہوئے مردار کی طرح ہوگا۔ اگر تجھے یہ نصیحت کافی نہیں تو عنقریب وہ

وقت آئے گا جب تُو قبر میں جائے گا، پھر تجھے یہ سب باتیں معلوم ہو جائیں گی ،اس وقت تُو اپنے کیے پر شرمندہ ہوگا لیکن ندامت کام نہ آئے گی۔''

یہ کہہ کر آپ رونے لگے اور وہ شخص آپ کو روتا دیکھ کر رونے لگا۔ان دونوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا یہاں تک کہ وہ دونوں بے ہوش ہو کر گر گئے۔

﴿ذم الھویٰ، الباب الخمسون، ص ۵۰۰﴾

﴿42﴾ اپنے بھائی پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا امام اوزاعی رضی اللہ عنہ نے (بذریعہ تحریر نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے) اپنے بھائی کو خط میں لکھا کہ ''یاد رکھو! تمہیں ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہے (یعنی تم احکامِ شرعی کے پابند ہو)، اور تمہیں دن رات (موت کی منزل کی طرف) ہانکا جا رہا ہے۔پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کی بارگاہ میں حاضری سے ڈرتے رہو اور دمِ واپسی تک اس پر قائم رہو۔ والسلام''

﴿ذم الھویٰ، الباب الخمسون، ص۴۹۹﴾

﴿43﴾ حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کی انفرادی کوشش

ایک شخص کسی حسین نوجوان یہودی کو دیکھنے میں مشغول تھا کہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ آن پہنچے۔وہ شخص آپ سے کہنے لگا، ''ایسی حسین صورت بھی جہنم میں جلے گی؟'' آپ نے (نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے) فرمایا کہ، ''اس پر نگاہ ڈالنا بھی نفسانی خواہش کے سبب ہے، اگر عبرت کا حصول ہی مقصود ہے تو دنیا میں اور بھی بہت سی چیزیں ہیں۔'' ﴿تذکرۃ الاولیاء، ج۲، ص ۵۳﴾

﴿44﴾ بذریعہ تحریر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر بن العزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بذریعہ مکتوب درخواست کی کہ ''مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمایئے جو میرے تمام کاموں میں مددگار ثابت ہو۔'' آپ نے اس کے جواب میں لکھا، ''اگر اللہ تعالیٰ تمہارا معاون نہیں ہے تو پھر کسی سے بھی امداد کی توقع نہ رکھو، اس دن کو بہت نزدیک تصور کرو جس دن ساری دنیا فنا ہو جائے گی اور صرف آخرت باقی رہے گی۔''

﴿تذکرۃ الاولیاء، ج۱، صفحہ ۳۹﴾

﴿45﴾ ایک آتش پرست پر انفرادی کوشش

شمعون نامی ایک آتش پرست حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ کا پڑوسی تھا۔ جب اس کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ اس کے پاس گئے اور دیکھا کہ اس کا سارا جسم آگ کے دُھویں کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا ہے۔ آپ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت پیش کی اور رحمت الٰہی عزوجل کی امید دلائی۔ اس نے عرض کی کہ ''میں تین چیزوں کی وجہ سے اسلام سے دور ہوں، پہلی: جب دنیا مسلمانوں کے اعتقاد میں بہت بری شے ہے تو پھر تم لوگ اس کے حصول کی جستجو کیوں کرتے ہو؟ دوسری: موت کو یقینی تصور کرنے کے باوجود اس کے لئے تیاری کیوں نہیں کرتے؟ تیسری: تمہارے کہنے کے مطابق دیدارِ الٰہی عزوجل بہت بڑی نعمت ہے تو پھر تم دنیا میں اس کی مرضی کے خلاف کام کیوں کرتے ہو؟''

آپ نے ارشاد فرمایا، ''ان سب چیزوں کا تعلق تو افعال و کردار سے ہے لیکن تم

غور کرو کہ آتش پرستی میں وقت ضائع کر کے تمہیں کیا حاصل ہوا؟ مؤمن خواہ جیسا بھی ہو کم از کم اللہ عزوجل کی واحدانیت کو تو تسلیم کرتا ہے۔تم نے ستر سال اس آگ کو پوجا ہے اس کے باوجود اگر ہم آگ میں کودیں تو یہ ہم دونوں کو برابر جلائے گی یا تیرا اس کی عبادت کرنا تجھے بچالے گا؟ لیکن میرے مولیٰ عزوجل میں یہ طاقت ہے کہ اگر وہ چاہے تو یہ آگ مجھے ذرہ برابر نقصان نہیں پہنچا سکتی۔'' یہ فرمانے کے بعد آپ نے اپنے ہاتھ میں آگ کو اٹھالیا لیکن اس نے آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ یہ دیکھ کر شمعون بڑا متاثر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ ''میں ستر سال آتش پرستی میں مبتلاء رہا، اب آخری وقت میں کیا مسلمان ہوں گا؟''

لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈھارس بندھائی اور مسلمان ہوجانے کی ترغیب دیتے رہے۔آخر کار اس نے عرض کی، ''میں اس شرط پر مسلمان ہوسکتا ہوں کہ آپ مجھے یہ عہد نامہ لکھ کر دیں کہ میرے مسلمان ہوجانے کے بعد اللہ تعالیٰ میرے تمام گناہوں کی بخشش فرمادے گا۔'' آپ نے اسی مضمون کا عہد نامہ لکھ کر اس کے حوالے کر دیا۔لیکن اس نے کہا، ''اس پر عادل لوگوں کی گواہی بھی درج کروایئے۔'' آپ نے اس کا یہ مطالبہ بھی پورا کر دیا۔اس کے بعد وہ مسلمان ہوگیا اور وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے آپ ہی غسل دیجئے گا اور یہ عہد نامہ میرے ہاتھ میں تھمادیں تاکہ میدانِ محشر میں میرے مومن ہونے کا ثبوت بن سکے۔ یہ وصیت کرنے کے بعد اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔آپ نے اس کی وصیت پر کامل طور پر عمل کیا۔

اسی شب آپ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت قیمتی لباس اور نقش ونگار

سے مزین تاج پہنے جنت کی سیر میں مصروف ہے۔ جب آپ نے اس سے پوچھا کہ ''تجھ پر کیا گزری؟'' اس نے عرض کی، ''خدا عزوجل نے میری مغفرت فرما دی اور مجھے ایسے ایسے انعامات سے نوازا کہ میں بتا نہیں سکتا، لہذا! اب آپ پر کوئی بار نہیں اور یہ عہد نامہ واپس لے لیجئے کیونکہ اب مجھے اس کی حاجت نہیں۔'' جب آپ بیدار ہوئے تو وہ عہد نامہ آپ کے ہاتھ میں موجود تھا۔ آپ نے اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

﴿تذکرۃ الاولیاء، ج۱، صفحہ ۴۱﴾

﴿46﴾ خلیفہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سفرِ حج کے دوران جب بغداد پہنچے تو خلیفہ ہارون رشید نے آپ کی دعوت کی اور بہت احترام سے پیش آیا اور آپ سے کچھ نصیحتیں کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ''تم خلفائے راشدین کے نائب ہو اور اللہ عزوجل تم سے علم وحیاء اور صدق وعدل کے بارے میں بازپرس کرے گا، ...... اس نے تمہیں شمشیر وتازیانہ اور دولت اس لئے عطا کئے کہ تم دولت کو ضرورت مندوں میں تقسیم کرو اور تازیانے سے شریعت کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دو اور تلوار کے ذریعے خون کرنے والوں کا خون بہا دو، ...... اگر تم نے اس پر عمل نہ کیا تو روزِ حشر تمہیں اہلِ جہنم کا سردار بنا دیا جائے گا، ...... تمہاری مثال دریا جیسی ہے اور عُمّال وحُکّام اس سے نکلنے والی نہریں ہیں، لہذا! تمہارا فرض ہے کہ عادلانہ طریقے سے حکومت کرو کہ اس کا عکس تمہارے ماتحت لوگوں پر بھی پڑے کیونکہ نہریں دریا کے تابع ہوا کرتی ہیں (یعنی جو کچھ دریا میں ہوتا ہے وہی نہروں میں آتا ہے۔)''

پھر آپ نے خلیفہ سے سوال کیا، ''اگر تم ریگستان میں پیاس سے تڑپ رہے ہو

اورکوئی شخص تمہیں ایک گلاس پانی کے بدلے نصف حکومت بطورِ معاوضہ طلب کرے تو کیا تم اسے قبول کرلو گے؟'' خلیفہ نے جواب دیا،''یقیناً قبول کرلوں گا۔'' پھر آپ نے دوسرا سوال کیا،''اگر اس پانی کو استعمال کرنے کے بعد تمہارا پیشاب بند ہوجائے اور تمہیں شدید تکلیف محسوس ہو، ایسے میں کوئی طبیب تم سے علاج کے معاوضہ میں آدھی سلطنت مانگے تب تم کیا کرو گے؟'' ہارون رشید نے جواب دیا،''میں آدھی سلطنت اس کے حوالے کردوں گا۔'' یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا،''اس حکومت پر کیا اِترانا جس کی قیمت محض چند گھونٹ پانی اور اس کا پیشاب ہو۔'' یہ جواب سن کر ہارون رشید بہت دیر تک روتا رہا اور بصد احترام آپ کو رخصت کیا۔

(تذکرۃ الاولیاء، ج۱، صفحہ ۱۴۰)

﴿47﴾ ایک رئیس پر انفرادی کوشش

ایک رئیس، حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے قلبی عناد رکھتا تھا اور (معاذ اللہ عزوجل) آپ کو یہودی تک کہہ جایا کرتا تھا۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اس سے فرمایا، ''میں تیری بیٹی کی شادی ایک یہودی کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔'' یہ سن کر اس نے غصے سے کہا،''آپ مسلمانوں کے امام ہوکر ایسی بات کرتے ہیں؟ میں تو ایسی شادی کو قطعاً حرام تصور کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا،''تیرے حرام جاننے سے کیا فرق پڑتا ہے جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیاں (معاذ اللہ عزوجل) ایک ''یہودی'' کے نکاح میں دے دیں؟'' وہ رئیس آپ رضی اللہ عنہ کا اشارہ سمجھ گیا اور توبہ کرکے اپنے برے خیالات سے باز آگیا۔(تذکرۃ الاولیاء، ج۱، صفحہ ۱۷۹)

﴾48﴿ ایک کنیز کی انفرادی کوشش

حضرت سیدنا عبداللہ بن مرزوق رضی اللہ عنہ پہلے پہل دنیا ہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ایک دن انہوں نے شراب پی اور مدہوشی کی حالت میں مزامیر سننے میں مشغول رہے یہاں تک کہ ظہر،عصر اور مغرب کی نماز بھی نہ پڑھ سکے۔حالانکہ ان کی کنیز ہر نماز کے لئے کہتی آتی رہی۔پھر جب نمازِ عشاء کا وقت بھی نکلنے لگا تو وہ ایک انگارہ اٹھا لائی اور آپ کے پاؤں پر رکھ دیا۔آپ شدتِ تکلیف سے تڑپ اٹھے اور پوچھا،''یہ کیا ہے؟'' کنیز نے جواب دیا،''یہ تو دنیا کی آگ ہے،آخرت کی آگ کیسے برداشت ہو گی؟'' یہ سن کر آپ بہت روئے اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔بعد میں اپنی دولت راہِ خدا عزوجل میں صدقہ کر کے یادِ الٰہی عزوجل میں مشغول ہو گئے۔(کتاب التوابین ،ص۱۶۲)

﴾49﴿ غفلت کا شکار ہونے والے پر انفرادی کوشش

حضرت علی بن حسین علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی بہت زیادہ عبادت گزار تھا۔وہ اس قدر نمازیں پڑھا کرتا کہ اس کے قدم سوج جاتے اور اتنا روتا کہ اس کی بینائی کمزور ہو گئی۔ایک مرتبہ اس کے گھر والوں اور لوگوں نے مل کر اسے شادی کرنے کا مشورہ دیا۔یہ سن کر اس نے ایک کنیز خرید لی۔یہ کنیز نغمہ سرائی کی شوقین تھی لیکن اس عابد کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ایک دن عابد اپنی عبادت گاہ میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ کنیز نے بلند آواز میں گانا شروع کر دیا۔گانے کی آواز سن کر عابد بے چین ہو گیا۔اس نے عبادت میں لگے رہنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔آخرِ کار کنیز اس سے کہنے لگی،''میرے آقا! تمہاری جوانی ڈھلنے کو ہے،تم نے عین جوانی میں دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیا،اب تو مجھ

سے کچھ فائدہ اٹھالو۔'' یہ بات سن کر عابد عبادت چھوڑ کر اس کے ساتھ لذتوں میں مشغول ہوگیا۔ جب اس کے بھائی کو یہ بات پتہ چلی تو اس نے اپنے بھائی کو (نیکی کی دعوت پر مشتمل) ایک خط لکھا،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط ایک مشفِق وناصح اور طبیب دوست کی طرف سے اس شخص کی طرف ہے جس سے حلاوتِ ذکر اور تلاوتِ قرآن کی لذت سلب ہوگئی ، جس کے دل سے خشوع اور اللہ عزوجل کا خوف جاتا رہا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک کنیز خریدی ہے جس کے بدلے اپنا ''حصۂ آخرت'' بیچ دیا ہے،......تم نے کثیر کو قلیل کے بدلے اور قرآن کو نغمات کے بدلے بیچ دیا،...... میں تمہیں ایسی شے سے ڈراتا ہوں جو لذّات کو توڑنے والی ، شہوتوں کو ختم کرنے والی ہے ،...... جب وہ آئے گی تو تیری زبان گنگ ہوجائے گی ، اعضاء کی مضبوطی رخصت ہوجائے گی اور تجھے کفن پہنایا جائے گا ،...... تیرے اہل وعیال اور پڑوسی تجھ سے وحشت کھائیں گے،...... میں تمہیں اس چنگھاڑ سے ڈراتا ہوں جب لوگ بادشاہ جبار عزوجل کی ہیبت سے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے،...... میرے بھائی! میں تمہیں اللہ عزوجل کے غضب سے ڈراتا ہوں۔''

پھر یہ خط لپیٹ کر اس کے پاس بھیج دیا۔ جب اس عابد کو یہ خط ملا وہ رقص وسرور کی محفل میں تھا۔ یہ خط پڑھتے ہی اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگا۔ وہ ساری لذت بھول کر اس محفل سے اٹھا اور شراب وغیرہ کے برتن توڑ دیئے۔ کنیز کو آزاد کرنے کے بعد قسم کھائی کہ اب نہ کھانا کھائے گا اور نہ ہی سوئے گا۔

جب اس کا انتقال ہوگیا تو خط لکھنے والے بھائی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا، ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ۔اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' تو اس نے جواب دیا، ''اللہ عزوجل نے مجھے اس کنیز کے بدلے ایک جنتی کنیز (یعنی حور) عطا فرمائی ہے جو مجھے شرابِ طہور یہ کہہ کر پلاتی ہے کہ یہ اس کے بدلے میں پی لو جو تم نے دنیا میں چھوڑی تھی۔'' (کتاب التوابین، ص۲۵۸)

﴿50﴾ گناہ کی ترغیب دینے والی پر انفرادی کوشش

کچھ لوگوں نے ایک عورت کو ایک ہزار درہم کے بدلے اس بات پر تیار کیا کہ وہ حضرت سیدنا ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ کو بہکائے گی۔ وہ عورت بن سنور کر آپ کے راستے میں کھڑی ہوگئی۔ جب حضرت سیدنا ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے تو وہ عورت چہرہ کھولے آپ کے سامنے آگئی۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا، ''اگر تیرے جسم پر بخار طاری ہوجائے تو تمہارا رنگ روپ غائب ہوجائے اور تمہارے چہرے کی رونق جاتی رہے، یاد کرو! وہ وقت کیسا ہوگا جب ملک الموت علیہ السلام تشریف لا کر تمہاری روح قبض کریں گے؟'' یہ سن کر اس عورت پر غشی طاری ہوگئی۔ جب اسے ہوش آیا تو وہ سب برائیوں سے کنارہ کش ہوکر اپنے رب عزوجل کی عبادت میں مشغول ہوگئی۔

(کتاب التوابین، ص۲۶۳)

﴿51﴾ نصیحت کے طالب نوجوان پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابراہیم ادھم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک نوجوان حاضر ہوا اور کہنے لگا، ''میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، مجھے کچھ نصیحت ارشاد فرمائیں جو مجھے گناہوں

کو چھوڑنے میں معاون ہو۔'' آپ نے ارشاد فرمایا کہ،''اگر تم پانچ خصلتوں کو اپنا لو تو گناہ تمہیں کوئی نقصان نہ دیں گے اور ان کی لذت ختم ہو جائے گی۔'' اس نے آمادگی کا اظہار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا،

''پہلی بات یہ ہے کہ جب تم گناہ کا ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ کا رزق مت کھاؤ۔'' وہ نوجوان بولا،''پھر میں کھاؤں گا کہاں سے؟ کیونکہ دنیا میں تو ہر شے اللہ عزوجل کی عطا کردہ ہے۔'' آپ نے فرمایا،''کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم رب تعالیٰ کا رزق بھی کھاؤ اور اس کی نافرمانی بھی کرو؟'' اس نوجوان نے کہا،''نہیں، دوسری بات بیان فرمایئے۔''

آپ نے فرمایا،''دوسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرنے لگو تو اللہ عزوجل کے ملک سے باہر نکل جاؤ۔'' وہ کہنے لگا،''یہ تو پہلی بات سے بھی مشکل ہے کہ مشرق سے مغرب تک اللہ عزوجل ہی کی مملکت ہے۔'' آپ نے ارشاد فرمایا،''تو کیا یہ مناسب ہے کہ جس کا رزق کھاؤ یا جس کے ملک میں رہو، اس کی نافرمانی کرو؟'' نوجوان نے نفی میں سر ہلایا اور کہا،''تیسری بات بیان فرمائیں۔''

آپ نے ارشاد فرمایا،''تیسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرو تو ایسی جگہ کرو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔'' اس نے کہا،''حضور! یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ تو ہر بات کا جاننے والا ہے، کوئی اس سے کیسے چھپ سکتا ہے؟'' تو آپ نے فرمایا،''تو کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم اس کا رزق بھی کھاؤ، اس کی مملکت میں بھی رہو اور پھر اسی کے سامنے اس کی نافرمانی بھی کرو؟'' نوجوان نے کہا،''نہیں، چوتھی بات بیان فرمائیں۔''

آپ نے فرمایا،''چوتھی بات یہ ہے کہ جب ملک الموت علیہ السلام تمہاری روح قبض کرنے تشریف لائیں تو ان سے کہنا،''کچھ دیر کے لئے ٹھہر جائیں تا کہ میں توبہ کر

کے چند اچھے اعمال کرلوں ۔''اس نے کہا،''یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ اس مطالبے کو مان لیں ۔''تو آپ نے ارشاد فرمایا،''جب تم جانتے ہو کہ موت یقینی ہے اور اس سے بچنا ممکن نہیں تو چھٹکارے کی توقع کیسے کر سکتے ہو؟''اس نے عرض کی،''پانچویں بات ارشاد فرمائیں۔''

آپ نے فرمایا،''پانچویں بات یہ ہے کہ جب زبانیہ (یعنی قیامت) آئے اور تجھے جہنم کی طرف لے جایا جائے تو مت جانا۔''اس نے عرض کی،''وہ نہیں مانیں گے اور نہ مجھے چھوڑیں گے۔''تو آپ نے ارشاد فرمایا،''تو پھر تم نجات کی امید کیسے رکھ سکتے ہو؟''

وہ نوجوان پکار اٹھا،''مجھے یہ نصیحت کافی ہے، اب میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔''اس کے بعد وہ نوجوان مرتے دم تک عبادت میں مشغول رہا۔

﴿کتاب التوابین، ص ٢٨٥﴾

﴿52﴾ مفلسی کی شکایت کرنے والے پر انفرادی کوشش

ایک شخص نے کسی بزرگ کی خدمت میں اپنی غریبی اور مفلسی کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا''کیا تو اس بات کے لئے تیار ہے کہ اپنی آنکھ دے دے اور دس ہزار درہم لے لے؟''اس نے عرض کی''ہرگز نہیں۔''آپ نے فرمایا''اچھا اپنے ہاتھ دے دے اور دس ہزار درہم لے لے۔''اس نے عرض کی''یہ بھی منظور نہیں۔''فرمایا''اچھا اپنے کان دے دے اور دس ہزار درہم لے لے۔''اس نے عرض کی''یہ بھی منظور نہیں۔''فرمایا''اچھا اپنے پیر دے دے اور دس ہزار درہم لے لے۔''اس نے عرض کی''یہ بھی قبول نہیں۔''اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ پچاس ہزار درہم کا مال تیرے پاس

موجود ہے اور تو پھر بھی مفلسی کا شکوہ کررہا ہے؟'' (کیمیائے سعادت،ج۲،ص۷۰۵)

﴿53﴾ ایک نوجوان پر انفرادی کوشش

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن محمد بلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کے ساتھ بغداد کے کسی علاقے میں تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو اچھے طریقے سے **وضو** نہ کررہا تھا۔تو اُسے ارشاد فرمایا: ''اے لڑکے! اپنا وضو ٹھیک کر،اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں تجھ پر احسان فرمائے گا۔'' پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے۔ نوجوان نے جلدی سے وضو مکمل کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملا۔وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچانتا نہ تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور استفسار فرمایا: ''کیا کوئی کام ہے؟'' عرض کی: ''جی ہاں! مجھے بھی وہ علم سکھایئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سکھایا ہے۔'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''جان لے! جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت پالی وہ نجات پا گیا۔جس نے اپنے دین کے معاملے میں خوف کیا وہ تباہی سے بچ گیا۔جس نے دُنیا میں زُہد اختیار کیا تو کل (بروزِ قیامت) جب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کا **ثواب** دیکھے گا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔'' (پھر فرمایا) ''کیا تجھے کچھ مزید نہ بتاؤں؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں! ضرور بتایئے۔'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''جس میں تین خوبیاں جمع ہوگئیں اس کا ایمان مکمل ہوگیا: ☆ جو نیکی کا حکم دے اور خود بھی اس پر عمل کرے ☆ جو برائی سے منع کرے اور خود بھی اس سے باز رہے اور ☆ جو حدودِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت کرے۔'' **پھر** ارشاد فرمایا: ''کیا کچھ اور بھی بتاؤں؟'' عرض کی: ''کیوں نہیں، ضرور بتایئے۔'' تو ارشاد فرمایا: ''دنیا سے بے **رغبت** اور آخرت کا شوق

رکھنے والا ہوجا اور اپنے ہر کام میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچ کا معاملہ کر نجات پانے والوں کے ساتھ **نجات** پا جائے گا۔'' پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل دیئے۔ بعد میں اس نوجوان نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو اسے بتایا گیا: ''یہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی تھے۔'' (احیاء علوم الدین ج ۱ ص ٤٥ بتغیرٍ)

﴿54﴾ اپنے دوست پر انفرادی کوشش

منقول ہے کہ بزرگانِ دین میں سے دو اشخاص آپس میں دوست تھے۔ ان میں سے ایک خواہشِ نفس کے تحت کسی کے عشق میں مبتلاء ہو گیا اور اپنے دوست سے کہا کہ ''میرا دل بیمار ہو گیا ہے، اگر تو چاہتا ہے کہ مجھ سے محبت و دوستی کا تعلق ختم کرلے تو تجھے اس کا اختیار ہے۔'' اس کے دوست نے جواب دیا کہ ''معاذ اللہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ صرف ایک گناہ کی وجہ سے میں تجھ سے رشتۂ دوستی منقطع کرلوں۔'' پھر اس نے پختہ ارادہ کرلیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ میرے دوست کو اس گناہ سے نجات عطا نہ کرے گا، میں کھانا نہ کھاؤں گا۔''

پھر وہ وقتاً فوقتاً اس سے پوچھتا رہتا کہ ''کیا حال ہے؟'' وہ یہی جواب دیتا کہ ''بدستور مبتلائے مرض ہوں۔'' یہ دوست مسلسل کھانے سے کنارہ کش رہا اور غم میں اندر ہی اندر گھلتا رہا، آخرِکار اس کا جذبۂ اصلاح، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو گیا اور ایک دن وہ دوست اس کے پاس آیا اور خوشخبری سنائی کہ ''الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مرض سے نجات عطا کردی ہے اور میرا دل معشوق کے عشق سے متنفر ہو گیا ہے۔'' جب اس نے یہ سنا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر کھانا کھایا۔ (کیمیائے سعادت، ص ۳۸۱)

‹55› عشق میں مبتلاء ہونے والے دوست پر انفرادی کوشش

مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں دو دوست تھے۔ یہ دونوں ایک پہاڑ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان میں سے ایک' شہر میں کچھ خرید نے آیا تو اس کی نگاہ ایک فاحشہ عورت پر پڑ گئی اور وہ اس کے عشق میں گرفتار ہو گیا اور اس کی مجلس اختیار کر لی۔ جب کچھ روز گزر گئے اور وہ واپس نہ آیا تو دوسرا دوست اسے تلاش کرتا ہوا شہر میں پہنچا، معلومات کرنے پر اس کے بارے میں سب کچھ جان گیا۔

یہ اس سے ملنے پہنچا تو عاشق دوست نے شرمندہ ہو کر کہا کہ ''میں تو تجھے جانتا ہی نہیں ۔'' اس نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے شفقت سے سمجھاتے ہوئے کہا ، ''پیارے بھائی! دل کو اس کام میں مشغول نہ کر، میرے دل میں جس قدر شفقت آج پیدا ہوئی ہے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔'' یہ کہہ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ گناہ گار دوست نے جب اس کی طرف سے محبت کا یہ مظاہرہ دیکھا تو جان لیا کہ ''میں اس کی نگاہوں سے گرا نہیں ہوں ۔'' پس فوراً طوائف کی محفل سے اٹھا، توبہ کی اور اس کے ساتھ واپس آ گیا۔ (کیمیائے سعادت، جلد اول، ص ۳۸۱)

‹56› آتش پرست ہمسائے پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا احمد حرب رضی اللہ عنہ کا ہمسایہ آتش پرست تھا۔ ایک مرتبہ وہ سفر میں تھا کہ اسے ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ آپ اس کی غم خواری کے لئے اس کے یہاں تشریف لے گئے۔ وہ آپ کے ساتھ بڑے احترام سے پیش آیا۔ قحط سالی کا دور ہونے کی بناء پر اس نے سوچا شاید آپ کھانا کھانے آئے ہوں ۔ چنانچہ اس نے کھانے کا انتظام کرنا

چاہا لیکن آپ نے منع فرما دیا کہ میں محض تمہاری دل جوئی کے لئے آیا ہوں ۔ اس نے عرض کی کہ، ''اگر چہ میرا مال لٹ گیا لیکن تین باتیں لائقِ شکر ہیں، پہلی: یہ کہ دوسروں نے میرا مال لوٹا، میں نے کسی کا مال غصب نہیں کیا، دوسری: یہ کہ اب بھی میرے پاس نصف دولت باقی ہے، تیسری: یہ کہ میرا مذہب سلامت ہے۔''

یہ سن کر آپ نے اس سے پوچھا، ''تم آگ کی پوجا کیوں کرتے ہو؟'' اس نے کہا، ''اس لئے کہ روزِ محشر جہنم کی آگ سے محفوظ رہ سکوں اور خدا عَزَّوَجَلَّ کا قرب بھی نصیب ہو جائے ۔'' آپ نے فرمایا، ''آگ کی حقیقت تو اتنی سی ہے کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی اس پر پانی ڈال دے تو بجھ جائے ، علاوہ ازیں تم ستّر سال سے اس کی پوجا کر رہے ہو لیکن اس نے آج تک تمہاری کیا رعایت کی ہے جس کی بنا پر تم قیامت میں اس سے بہتری کی امید لگائے بیٹھے ہو؟'' آپ کی بات سے متأثر ہو کر اس نے عرض کی، ''اگر آپ میرے چار سوالوں کا جواب دے دیں تو میں اسلام قبول کر لوں گا، پہلا: یہ کہ خدا عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کیوں بنائی ؟ دوسرا: تخلیق کرنے کے بعد اس کو رزق کیوں دیا؟ تیسرا: رزق دینے کے بعد موت سے دوچار کیوں کیا؟ چوتھا: مارنے کے بعد زندہ کرنے کی کیا حاجت ہے؟''

آپ نے جواب دیا، ''مخلوق کو بنانے کا مقصد یہ ہے کہ خالق کی پہچان ہو سکے، رزق عطا کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس کی رزّاقی کا اندازہ کیا جا سکے، موت سے اس کی صفت جباری وقہاری کا اظہار مقصود ہے، بعدِ موت زندگی عطا کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس کی قدرت کو تسلیم کیا جائے ۔'' یہ کہہ کر آپ بہت دیر تک آگ میں ہاتھ ڈالے بیٹھے رہے لیکن آپ کے دست مبارک پر آگ نے کچھ اثر نہیں کیا ۔ یہ دیکھ کر وہ آتش پرست فوراً مسلمان ہو گیا ۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج۱، صفحہ ۲۱۹)

﴿57﴾ ایک عالمِ باعمل کی انفرادی کوشش

منقول ہے کہ والیِ مصر احمد بن طولون بڑا ہی سفّاک اور خون ریز بادشاہ تھا۔ مگر اس کے باوجود اسے مقدمات میں ظالم اور مظلوم کے درمیان عدل کرنے کا بڑا جذبہ تھا۔ ایک دِن اس کا لڑکا عباس ایک گانے والی عورت کے ساتھ چلا جارہا تھا اور اُس کا غلام ہاتھ میں ''سِتار'' لئے جارہا تھا۔ جب ایک عالمِ باعمل نے یہ منظر دیکھا تو ایک دم نیکی کی دعوت پیش کرنے کا عظیم جذبہ ان کے سینے میں بیدار ہو گیا۔ غضب وجلال میں بے قرار ہو کر دوڑ پڑے اور غلام کے ہاتھ سے ''ستار'' چھین کر زمین پر اس طرح پٹخ دیا کہ وہ چور چور ہو کر بکھر گیا۔ عبّاس نے غَضَب ناک ہو کر اپنے باپ احمد بن طُولُون کی کچہری میں اُس حقّانی عالم پر مقدمہ دائر کر دیا۔

جب یہ پیکرِ علم و عمل کچہری میں پہنچا تو احمد بن طولون نے آپ سے سوال کیا، ''کیا واقعی تم نے ''ستار'' کو توڑا ہے؟'' آپ نے فرمایا، ''جی ہاں۔'' یہ جواب سن کر احمد بن طولون نے تیور بدل کر بڑے غصے میں پوچھا، ''کیا تمہیں معلوم تھا کہ وہ ستار کس کا تھا؟'' آپ نے فرمایا، ''جی ہاں! وہ آپ کے فرزند عباس کا تھا۔'' احمد بن طولون نے پوچھا، ''پھر بھی تم نے میرے اعزاز کا کچھ خیال نہیں رکھا؟'' عالم صاحب نے اس کے رعبِ شاہی کو ذرا بھی خاطر میں نہ لائے اور بھرپور خود اعتمادی سے نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے فرمایا،

''عالی جاہ! یہ کیوں کر ممکن ہوسکتا ہے کہ میں ایک گُناہ ہوتے ہوئے دیکھوں اور آپکے اِعزاز کے خوف سے خاموش رہوں جب کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے، ''وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔ترجمۂ کنزالایمان: ''اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔'' (پارہ ۱۰، التوبۃ:۷۱)

جبکہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا ''خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے''۔

احمد بن طولون اس عالمِ دین کی نیکی کی دعوت سے بے حد متأثر ہوا اور ایک دَم اسکا غصّہ ٹھنڈا ہو گیا۔اور اس نے آپ کو خصوصی طور پر اجازت دی کہ آپ شہر میں جو بات بھی خِلافِ شرع دیکھیں اُسے روک دیں۔(مستطرف ج۱ ص۱۸۱)

﴿58﴾ ایک عیاش نوجوان پر انفرادی کوشش

بنو امیہ کا بانکا، چھریرا، حسین و جمیل نوجوان موسیٰ بن محمد بن سلیمان ہاشمی اپنے عیش و عشرت، تن پروری، خوش لباسی اور خوبصورت کنیزوں اور غلاموں کے جھرمٹ میں زندگی گزارنے کا عادی تھا۔انواع و اقسام کے کھانوں سے اس کا دستر خوان ہمہ وقت بھرا رہتا۔زرق برق ملبوسات میں لپٹا،مجلسِ طرب سجائے،ساری ساری رات غم و آلامِ دنیا سے بے خبر پڑا رہتا۔ایک سال میں تین لاکھ تین ہزار دینار کی آمدنی تھی، جسے مکمل طور پر اپنی عیاشیوں میں خرچ کر دیتا۔شارعِ عام پر نہایت بلند و بالا خوبصورت محل بنوا رکھا تھا۔اپنے محل میں بیٹھا کبھی تو وسیع گزر گاہوں کی رونقوں سے محظوظ ہوتا اور کبھی پچھلی جانب واقع شاندار باغ میں مجلسِ طرب سجاتا۔محل میں ہاتھی دانت کا بنا ہوا ایک قبہ تھا، جس میں چاندی کی کیلیں تھیں۔اس کے بیچ میں ایک قیمتی تخت خاص شہزادے

کے بیٹھنے کے لئے بنایا گیا تھا۔موسی اس پرشان وشوکت کے ساتھ بیٹھتا،ارد گرد دوست احباب کی نشستیں ہوتیں۔پشت پر خدام وغلام باادب کھڑے ہوتے۔ قبے کے باہر گانے والوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی، جہاں سے وہ نغمہ وسرور کے ذریعے اس کا اوراس کے دوستوں کا دل بہلاتے۔کبھی خوبصورت گانے والیاں بھی رونقِ مجلس بڑھاتیں۔رات ڈھلے عیش وعشرت سے تھک کر کنیزوں میں سے جس کے ہمراہ چاہتا شب باشی کرتا۔دن کو شطرنج کی بساطیں جمتیں۔کبھی بھولے سے بھی اس کی مجلس میں موت یا غم وآلام کا تذکرہ نہ چھڑتا۔اسی عالمِ سرمستی وشباب میں ستائیس سال گزر گئے۔

ایک رات وہ اسی طرح عیش وعشرت میں محو تھا کہ یکا یک ایک دردناک چیخ کی آواز ابھری، جو گانے والوں کی آواز کے مشابہ تھی۔اس آواز کا کانوں سے ٹکرانا تھا کہ محفل پر سناٹا چھا گیا۔موسیٰ نے قبے سے سر نکالا اور آواز کا تعاقب کرنے لگا۔شراب و شباب کا یہ رسیا،اس کرب ناک آواز کی تلخی کو برداشت نہ کر سکا۔غلاموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو تلاش کرو اور میرے پاس لاؤ۔غلام وخدام محل سے باہر نکلے،انھیں قریبی مسجد میں ایک کمزور،لاغر اور نحیف و نازار نوجوان ملا،جس کا بدن ہڈیوں کا پنجر بن چکا تھا،رنگ زرد،لب خشک،بال پریشاں،دو پھٹی چادروں میں لپٹا ربِ کائنات کے حضور مناجات کر رہا تھا۔خادموں نے اسے ہاتھ پاؤں سے پکڑا اور موسیٰ کے سامنے حاضر کر دیا۔موسیٰ نے اس سے تکلیف کا سبب پوچھا۔نوجوان نے کہا دراصل میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا،دورانِ تلاوت ایک مقام ایسا آیا کہ اس نے مجھے بے حال کر دیا۔موسیٰ نے کہا ''وہ کون سی آیات تھیں میں بھی تو سنوں۔''نوجوان نے تعوذ وتسمیہ کے بعد یہ آیات تلاوت کیں،''**اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ عَلَی الْاَرَآئِکِ**

يَنْظُرُوْنَ 0 تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ 0 يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ 0 خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ 0 وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ 0 عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ 0 ترجمہ: بے شک نیکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے، نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہیئے کہ للچائیں للچانے والے اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں۔ (پ۳۰، سورہ مطففین: ۲۳ تا ۲۸)

تلاوت کرنے کے بعد نوجوان نے نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے کہا ''اے فریب خوردہ! بھلا وہ نعمتیں کہاں اور تیری یہ مجلس کہاں؟ جنتی تخت کچھ اور ہی ہوگا، اس پر نرم و نازک بستر ہوں گے، جن کے استر استبرق کے ہوں گے۔ سبز قالینوں اور بستروں پر ٹیک لگائے لوگ آرام کرتے ہوں گے۔ وہاں دو نہریں ساتھ ساتھ بہتی ہیں، وہاں ہر پھل کی دو قسمیں ہیں۔ وہاں کے میوے کبھی ختم نہ ہوں گے اور نہ ان سے جنتیوں کو کوئی روکنے والا ہوگا۔ اہلِ جنت، جنت کے پسندیدہ عیش میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں انھیں کوئی ناگوار بات سنائی نہ دے گی۔ وہاں اونچے اونچے تختوں کے اردگرد چمک دار آب خورے قطار سے رکھے ہوں گے۔ یہ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کے لئے ہوں گی۔ اور کافروں کے لئے کیا ہوگا؟ ان کے لئے آگ ہی آگ ہو گی، آگ بھی ایسی کہ کبھی سرد نہ ہونے والی، کافر اس میں ہمیشہ رہیں گے ان کا عذاب کبھی موقوف نہ ہوگا، وہ اس میں اوندھے منہ پڑے ہوں گے اور جب انھیں سر کے بل گھسیٹا جائے گا تو کہا جائے گا ''لو یہ عذاب چکھو۔''

ان پُر اثر کلمات کے باعث موسیٰ کے دل کی دنیا میں انقلاب بر پا ہو گیا، بے اختیاری میں تخت سے اترا اور اس نوجوان سے لپٹ کر رو پڑا، پھر تمام خدام و غلام وکنیزوں کو رخصت کر کے نوجوان کو ساتھ لئے گھر کے اندرونی حصے میں چلا گیا اور ایک بوریئے پر بیٹھ کر اپنی جوانی کے ضائع ہونے پر خود کو ملامت کرنے لگا۔نوجوان اسے دلاسا دیتا اور اللہ تعالیٰ کی ستاری و غفاری یاد دلاتا رہا۔اسی عالم میں پوری رات گزر گئی۔جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے سچی توبہ کی، تازہ غسل کیا اور نوجوان کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا، عبادتِ الٰہی کو اپنا مقصد بنا لیا۔تمام مال و دولت، سونا چاندی، کپڑے وغیرہ صدقہ کر دئے۔غلاموں کو فروخت و آزاد کر دیا۔لوگوں کے حقوق شمار کر کے ادا کر ڈالے۔موٹا لباس زیبِ تن کر لیا، شب بیداری کو شعار بنایا، دن کو روزہ رکھتا اور رات بھر جاگ کر اللہ تعالیٰ کے حضور روتا، گڑ گڑاتا۔مجاہدہ و ریاضت میں اس قدر مشغول ہوا کہ دیکھنے والوں کو اس پر رحم آنے لگا۔بڑے بڑے صلحاء و زہاد اس کی زیارت کو آتے اور اتنی سخت مشقت سے اسے روکتے۔جب وہ نصیحتیں سنتا تو اپنے گزرے غفلت کے ایام یاد کر کے خوب روتا۔بالآخر وہ دن بھی آیا کہ ننگے پیر، ایک معمولی سا لباس پہنے، حجِ بیت اللہ کے ارادے سے نکلا۔اس پاک سرزمین پر پہنچا تو دل کی کیفیت میں مزید انقلاب پیدا ہو گیا، اکثر حجرِ اسود کے پاس یہ مناجات کرتا ہوا نظر آتا،

''اے مالکِ بے نیاز! سینکڑوں خلوتیں غفلت میں گزر گئیں اور عمر کے کتنے ہی سال گناہوں میں ضائع ہو گئے، نیکیاں تو جاتی رہیں بس حسرت و ندامت پاس رہ گئی ہے۔جس روز تیری بارگاہ میں حاضری ہو گی تو کیا منہ دکھاؤں گا؟

اے میرے رب کریم! میں اب تیرے سوا کس کے سامنے اپنا دکھ بیان

کروں؟ کس سے التجاء کروں؟ کس کی جانب دوڑوں؟ کس پر اعتماد کروں؟

اے مالک ومولیٰ! میں اس لائق تو نہیں کہ تجھ سے جنت کا سوال کروں، میں تو بس تیری شانِ کریمی سے محض اتنے کرم کا متمنی ہوں کہ میری مغفرت فرما دے۔''

حج کے بعد اس نے وہیں اقامت اختیار کر لی اور اسی طرح مشغولِ عبادت رہتے ہوئے دارِفانی سے کوچ کر گیا۔ (روض الریاحین، الحکایۃ السابعۃ عشرۃ، ص۸۸)

﴿59﴾ طبیب پر انفرادی کوشش

حضرت سَیِّدُنا شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بہت بیمار ہوگئے۔ لوگ آپ کو علاج کے لئے ایک شفاء خانے لے گئے۔ شفاء خانے میں بغداد کے وزیر علی بن عیسیٰ نے آپ کی حالت دیکھی تو فوراً بادشاہ سے رابطہ کیا کہ کوئی تجربہ کار معالج بھیجئے۔ بادشاہ نے ایک طبیبِ حاذق کو بھیج دیا جو اپنے فن میں بہت ماہر تھا لیکن اس کا مذہب نصرانی تھا۔ اس نے شیخ کے علاج کے لئے سر توڑ کوششیں کیں لیکن آپ کو شفاء نہ ہوئی۔ ایک دن طبیب کہنے لگا، ''اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے پارۂ گوشت سے آپ کو شفاء مل جائے گی تو اپنے بدن کا گوشت کاٹ کر دینا بھی مجھ پر کچھ گراں نہ ہوتا۔''

یہ سن کر شیخ شبلی علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا، ''میرا علاج اس سے بھی کم میں ہوسکتا ہے۔'' طبیب نے دریافت کیا، ''وہ کیا؟'' ارشاد فرمایا، ''زُنّار (کمر میں باندھا جانے والا دھاگہ جو کہ عیسائیوں کی مذہبی علامت ہے) توڑ دے اور مسلمان ہو جا۔'' یہ سن کر اس نے عیسائیت سے توبہ کر لی اور مسلمان ہوگیا اور اس کے مسلمان ہونے پر شیخ شبلی علیہ الرحمۃ بھی تندرست ہو گئے۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الرابعۃ والثلاثون بعد المئۃ، ص۲۱۲)

﴿60﴾ خلافِ سنت لباس پہننے والے پر انفرادی کوشش

ایک جگہ حضرت شیخ سیدنا صلت بن اشیم رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ان کے سامنے سے ایک شخص گزرا جس کا پاجامہ زمین پر گھسٹ رہا تھا (جو کہ خلافِ سنت ہے)۔ آپ کے شاگردوں نے اس پر اسے ڈانٹ ڈپٹ کرنا چاہی لیکن آپ نے انہیں روک دیا اور فرمایا، ''میں خود اس کی اصلاح کی کوئی تدبیر کرتا ہوں۔'' پھر اس شخص کو پکار کر کہا، ''بھائی! مجھے تم سے کوئی کام ہے۔'' اس نے پلٹتے ہوئے پوچھا، ''کیا کام ہے؟'' آپ نے نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے انتہائی نرم لہجہ میں فرمایا، ''پیارے بھائی! اپنا پاجامہ ٹخنوں سے ذرا سا اوپر کرلو کہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا خلافِ سنت ہے۔'' اس نے عرض کی، ''بہت بہتر۔'' اور اپنا پاجامہ ٹخنوں سے اوپر کرلیا۔

﴿کیمیائے سعادت، جلد اول، ص ٤٨٦﴾

﴿61﴾ ایک نوجوان پر انفرادی کوشش

حضرت سَیِّدُ نا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن بغداد کی جامع مسجد میں بیان فرما رہے تھے کہ ایک خوش حال، خوش پوشاک جوان اپنے دوستوں کے ہمراہ آیا اور بیان سننے لگا۔ دورانِ بیان حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا، ''حیرت ہے کہ کمزور کیسے قوی کی نافرمانی کرتا ہے؟'' یہ سن کر اس نوجوان کا رنگ فق ہوگیا اور وہ بیان سن کر چلا گیا۔ دوسرے دن وہ حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، ''کل آپ نے فرمایا تھا کہ حیرت ہے کہ کمزور کیسے قوی کی نافرمانی کرتا ہے، ذرا اس کا مطلب مجھے سمجھا دیں۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، ''مولا عزوجل سے قوی کوئی نہیں اور بندے سے زیادہ کمزور کوئی نہیں، پھر بھی بندہ اس کی نافرمانی کرتا ہے۔'' یہ سن کر وہ نوجوان چلا گیا۔ دوسرے دن وہ پھر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے جسم پر صرف دو سفید کپڑے تھے۔ اس نے عرض کی، ''مجھے رب تبارک وتعالیٰ تک پہنچنے کا طریقہ بتا دیجئے۔'' آپ نے فرمایا، ''اگر عبادت کرنا چاہتے ہو تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو نوافل میں مشغول رہو، اور اگر اللہ عزوجل کے طالب ہو تو اس کے سواء ہر ایک کو چھوڑ دو اسے پالو گے اور رہنے کے لئے مساجد، ویرانوں اور قبرستانوں کو اختیار کرو (یعنی خلوت اختیار کرو)۔'' یہ سن کر اس نے کہا، ''واللہ! میں تو وہی راہ اختیار کروں گا جو سب سے مشکل اور دشوار ہے۔'' اور چلا گیا۔

﴿روض الریاحین، الحکایۃ الثامنۃ والاربعون بعد المئۃ، ص۲۲۸﴾

﴿62﴾ ویرانے میں انفرادی کوشش

ایک بادشاہ جو شکار کے لئے نکلا تھا، جنگل میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا۔ اس نے جنگل میں ایک جگہ کمزور، غم زدہ نوجوان کو دیکھا جو بیٹھا انسانی ہڈیوں کو الٹ پلٹ کر رہا ہے۔ بادشاہ نے نوجوان سے پوچھا، ''تمہیں کیا ہوا؟ اور اس سنسان ویرانے میں اکیلے کیا کر رہے ہو؟'' اس نوجوان نے جواب دیا،

''مجھے طویل سفر درپیش ہے، دو موکل (یعنی دن اور رات) میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور مجھے خوف دلا کر آگے (یعنی موت) کی جانب دوڑا رہے ہیں، ...... میرے سامنے تنگ وتاریک، تکالیف سے بھرپور قبر ہے، ...... آہ! عنقریب مجھے زیر زمین گلنے سڑنے کے لئے چھوڑ دیا جائے گا، ...... آہ! وہاں تنگی ووحشت کا بسیرا ہوگا، مجھے کیڑوں کی

خوراک بننا ہوگا یہاں تک کہ میری ہڈیاں الگ الگ ہوجائیں گی ،......صرف یہی نہیں بلکہ اس کے بعد قیامت کا کٹھن مرحلہ بھی ہوگا ، میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد مجھے داخلِ جنت ہونا نصیب ہوگا یا (معاذ اللہ) مجھے جہنم میں پھینک دیا جائے گا ،......اب تم ہی بتاؤ کہ جسے اتنے خطرناک مراحل سے گزرنا ہو وہ کس طرح خوش رہ سکتا ہے؟''

یہ باتیں سن کر بادشاہ بھی رنج وغم سے نڈھال ہوگیا اور گھوڑے سے اتر پڑا۔ پھر اس نوجوان سے کہنے لگا ،''اے بندہ خدا! تمہاری باتوں نے میرا چین وسکون چھین لیا ہے اور میرے دل کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے ، ذرا اپنی باتوں کی وضاحت تو کرو۔'' اس نوجوان نے کہا ،

''میرے سامنے جمع شدہ ہڈیوں کو دیکھ رہے ہو ، یہ ان بادشاہوں کی ہڈیاں ہیں جنہیں دنیا نے اپنی زینت وآرائش میں الجھا کر فریب دیا اور ان کے دل پر چھائی رہی ، یہ فکرِ آخرت سے غافل رہے حتی کہ انہیں موت نے آلیا ، اس وقت ان کی آرزوئیں ناتمام رہ گئیں ، نعمتیں سلب کرلی گئیں۔ عنقریب ان ہڈیوں کو پھر زندگی ملے گی ، پھر انہیں اپنے کیئے کا بدلہ ملے گا اور یہ نعمتوں والے گھر جنت میں جائیں گے یا عذاب والے گھر دوزخ میں۔''

اتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان بادشاہ کی نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ دوسری جانب جب بادشاہ کے خدام اس کے پاس پہنچے تو اس کا چہرہ ملول اور آنکھوں سے سیلابِ اشک رواں تھا۔ جب رات ہوئی تو بادشاہ نے لباسِ شاہی کو خیر آباد کہا اور دو چادریں جسم پر ڈال کر راہِ فقر میں نکل گیا۔

﴿روض الریاحین. الحکایۃ التاسعۃ بعد المئتین ، ص۲۶۹﴾

﴿63﴾ بادشاہ کے دربار میں انفرادی کوشش

خلیفۂ دمشق سلیمان بن عبدالملک اموی بڑے کروفر کا بادشاہ تھا۔اس نے ایک مرتبہ مشہور محدث امام طاؤس علیہ الرحمۃ کو دربار میں بلایا تو آپ نے فرمایا،''کیا آپ کو معلوم ہے کہ سب سے زیادہ عذاب کس کو ہوگا؟'' خلیفہ نے جواب دیا،''آپ ہی ارشاد فرمائیے۔''تو آپ نے یہ حدیث پڑھ کر سنائی،''جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی سلطنت میں بادشاہی عطا فرمائی، پھر اس نے ظلم کیا تو اس شخص کو قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب دیا جائے گا۔''

یہ سن کر خلیفہ لرز گیا اور چیخ مار کر رونے لگا حتی کہ روتے روتے تخت پر چت لیٹ گیا۔(مستطرف، ج۱،ص۹٤)

﴿64﴾ خلیفہ منصور پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ خلیفہ منصور مسجدِ نبوی میں حاضر ہوا اور امام مالک علیہ الرحمۃ سے گفتگو کرنے لگا۔اس دوران اس کی آواز کچھ بلند ہوگئی تو سیدنا امام مالک علیہ الرحمۃ نے اسے سمجھاتے ہوئے فرمایا،''اے امیر المؤمنین! رب تعالی کا ارشاد ہے کہ ''**لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ** ترجمۂ کنزالایمان: اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔(پ۲٦،الحجرات:۲)

(پھر فرمایا)''اے امیر المؤمنین! نبی کریم ﷺ کا ادب واحترام اب بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ظاہری حیاتِ مبارکہ میں تھا،اس لئے قبر انور کے پاس ہرگز بلند آواز سے گفتگو نہ کیجئے۔'' یہ سن کر خلیفہ منصور بالکل خاموش ہوگیا پھر نہایت ہی پست آواز میں گفتگو کرنے لگا۔(وفاء الوفاء ج٤،ص۱۳۷٦)

﴿65﴾ ہنسنے والے نوجوان پر انفرادی کوشش

حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ عنہ ایک جوان کے پاس سے گزرے جو لوگوں کے درمیان بیٹھا ہنسنے میں مشغول تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا، ''اے نوجوان! کیا تو پلِ صراط پار کر چکا ہے؟'' اس نے عرض کی، ''نہیں۔'' فرمایا، ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم جنت میں جاؤ گے یا جہنم میں؟'' اس نے کہا، ''جی نہیں۔'' تو آپ نے پوچھا، ''پھر یہ ہنسی کیسی ہے؟'' اس کے بعد اس نوجوان کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

﴿احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ٤، ص ٢٢٧﴾

﴿66﴾ بت پرست پر انفرادی کوشش

حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدالواحد علیہ الرحمۃ اپنے رفقاء کے ہمراہ سمندری سفر فرما رہے تھے۔ اچانک سمندر میں طوفان اٹھا اور ان کا جہاز ایک جزیرہ سے جا لگا۔ وہاں آپ کی ملاقات ایک بت پرست سے ہوئی۔ آپ نے اس پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے پوچھا، ''تم کس کی عبادت کرتے ہو؟'' اس نے اپنے بت کی طرف اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا، ''یہ بت جو خود کسی کے ہاتھ کا بنا ہوا ہے، کسی کا معبود نہیں ہوسکتا، ایسا تو ہم بھی بنا سکتے ہیں۔'' اس نے پوچھا، ''آپ لوگ کس کی عبادت کرتے ہیں؟'' شیخ نے فرمایا، ''ہمارا معبود وہ ہے جس نے اس بت اور ساری کائنات کو تخلیق فرمایا ہے، جس کا حکم زمین میں اور اختیار زندوں اور مُردوں پر جاری ہے۔'' اس نے پوچھا، ''تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا؟'' شیخ نے فرمایا، ''اس بادشاہِ حقیقی نے ہم میں ایک سچا رسول بھیجا جس نے ہمیں رب عزوجل کی طرف بلایا۔'' اس نے سوال کیا، 'وہ رسول کہاں

ہیں؟'' آپ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ نے انہیں جس کام کے لئے مبعوث فرمایا تھا، جب وہ اسے پورا کر چکے تو انہیں وفاتِ ظاہری دے دی۔'' اس نے پھر پوچھا، ''کیا آپ کے پاس ان کی کوئی نشانی بھی ہے؟'' شیخ نے فرمایا، ''بے شک ان کی نشانی کتاب اللہ ہے۔'' پھر اسے قرآن مجید کی ایک سورۃ پڑھ کر سنائی جسے سن کر وہ اشکبار ہو گیا اور کہنے لگا، ''جس کا یہ مقدس کلام ہے اس کی اطاعت تو دل وجاں سے کرنی چاہیے۔'' اور شیخ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ ﴿روض الریاحین، الحکایۃ الثالثۃ عشرۃ، ص۸۳﴾

﴿67﴾ امیر المؤمنین پر انفرادی کوشش

حضرت سَیِّدُنا یزید رقاشی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ نے نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے فرمایا، ''یا امیر المؤمنین! یاد رکھئے کہ آپ پہلے خلیفہ نہیں ہیں جو مر جائیں گے۔ (یعنی آپ سے پہلے گزرنے والے خلفاء کو موت نے آلیا تھا۔)'' یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کرنے لگے، ''کچھ اور بھی فرمایئے۔'' تو آپ نے کہا، ''اے امیر المؤمنین! حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ تک آپ کے سارے آباؤ اجداد فوت ہو چکے ہیں۔'' یہ سن کر آپ مزید رونے لگے اور عرض کی، ''مزید کچھ بتایئے۔'' آپ نے فرمایا، ''آپ کے اور جنت ودوزخ کے درمیان کوئی منزل نہیں ہے۔ (یعنی دوزخ میں ڈالا جائے گا یا جنت میں داخل کیا جائے گا۔)'' یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

﴿احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ٤، ص ٢٢٩﴾

امام اہلِ سنت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن کی انفرادی کوشش کے واقعات

﴿68﴾ نماز میں نگاہ صحیح جگہ نہ رکھنے والے پرانفرادی کوشش

امام اہلِ سنت ،مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کسی مسجد میں نماز پڑھ کر وظیفہ میں مشغول تھے کہ ایک صاحب نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے اور حضور کے قریب ہی نماز پڑھنے لگے۔ جب قیام کیا تو دیوارِ مسجد کو دیکھتے رہے، جب رکوع میں گئے تو تھوڑی اوپر اٹھا کر دیوارِ مسجد کی طرف دیکھتے رہے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تواس وقت تک اعلیٰ حضرت بھی وظیفہ سے فارغ ہو چکے تھے۔اعلیٰ حضرت نے ان کو پاس بلاکر مسئلہ بتایا کہ ''نماز پڑھنے میں کس کس حالت میں کہاں کہاں نگاہ ہونی چاہیئے؟''اورفرمایا''بحالتِ رکوع پاؤں کی انگلیوں پرنگاہ ہونی چاہیے۔''

یہ سن کر وہ قابو سے باہر ہوگئے اور کہنے لگے'' واہ صاحب! بڑے مولانا بنتے ہیں،میرا منہ قبلہ سے پھیرتے ہیں؟ نماز میں قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری ہے۔'' یہ سن کراعلیٰ حضرت نے ان کی سمجھ کے مطابق کلام فرمایا اور دریافت کیا''تو سجدہ میں کیا کیجئے گا، پیشانی زمین پر لگانے کے بدلے تھوڑی زمین پر لگایئے۔'' یہ چبھتا ہوافقرہ سن کر بالکل خاموش ہوگئے اوران کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ''قبلہ رو ہونے کے یہ معنی ہیں کہ قیام کے وقت نہ کہ ازاول تا آخرؔ قبلہ کی طرف منہ کرکے دیوارِ مسجد کو دیکھا کرے۔

﴿حیات اعلی حضرت قدس سرہ،۳۰۳﴾

﴿69﴾ صدرالشریعہ پرانفرادی کوشش

بہارِ شریعت جیسی عظیم کتاب کے مؤلف صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد کچھ عرصہ تک تدریس فرمائی لیکن پھر تدریس چھوڑ کر مطب شروع کردیا (کیونکہ آپ حکیم بھی تھے)۔ جب آپ کے استاذ محترم مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ کو اس بات کا پتہ چلا تو بے حد غمگین ہوئے۔ جب صدر الشریعہ بریلی کی طرف روانہ ہوئے تو آپ نے انہیں اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے نام ایک خط لکھ کر دیا جس میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے صدر الشریعہ کو علمِ دین کی خدمت کی جانب متوجہ کرنے کی گزارش کی گئی تھی۔

جب آپ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی بارگاہ میں محدث سورتی کا خط لے کر پہنچے تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے انہیں سمجھاتے ہوئے فرمایا، ''طبابت اچھا کام ہے کہ **العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان** (یعنی علم دو ہیں، ایک دین کا علم اور ایک اجسام کا علم) لیکن اس میں صبح سویرے قارورہ (یعنی پیشاب کا نمونہ) دیکھنا پڑتا ہے۔'' اس ارشاد میں جو روحانی تاثیر تھی، صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کے دل پر اس کا گہرا اثر ہوا، لہذا! آپ مطب چھوڑ کر بریلی شریف میں دینی کاموں میں مصروف ہوگئے۔

﴿سیرتِ صدر الشریعہ، ص ۳۸﴾

﴿70﴾ سونے کی انگوٹھی اور چھلے پہننے والے پرانفرادی کوشش

حضرت مہدی حسن میاں علیہ الرحمۃ سجادہ نشین سرکار کلاں مارہرہ شریف فرماتے ہیں کہ ''میں جب بریلی آتا تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ خود کھانا لاتے اور ہاتھ دھلاتے۔ حسبِ دستور ایک بار ہاتھ دھلاتے وقت فرمایا، ''حضرت شہزادہ صاحب انگوٹھی اور چھلے

مجھے دے دیجئے۔''میں نے اتار کر دے دیئے اور وہاں سے بمبئی چلا گیا۔ بمبئی سے مارہرہ واپس آیا تو میری لڑکی فاطمہ نے کہا''ابا بریلی کے مولانا صاحب (یعنی اعلیٰ حضرت قدس سرہ) کے یہاں سے پارسل آیا تھا، جس میں چھلے اور انگوٹھی تھے اور والا نامہ (تحریری پیغام) میں مذکور تھا''شہزادی صاحبہ یہ دونوں طلائی اشیاء آپ کی ہیں (کیونکہ مردوں کو ان کا پہننا جائز نہیں)۔'' (حیات اعلی حضرت قدس سرہ، ص ۱۰۵)

﴿71﴾ مولوی صاحب پر انفرادی کوشش

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بچپن میں ایک مولوی صاحب کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز مولوی موصوف حسبِ معمول پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے انہیں سلام کیا، مولوی صاحب نے جواب دیا''جیتے رہو۔''اس پر آپ نے عرض کی''یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا، وعلیکم السلام کہنا چاہئے تھا۔''مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔''

(حیات اعلیٰ حضرت، ج۱، ص ۶۳)

﴿72﴾ طالب علم پر انفرادی کوشش

مولوی نور محمد صاحب جو بسلسلہ تعلیم، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے آستانہ میں مقیم تھے، آپ نے ایک مرتبہ اپنے طالب علم ساتھی جو کہ سیِّد صاحب تھے اس طرح پکارا،''قناعت علی، قناعت علی۔''یہ آواز جب اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی سماعتِ مبارکہ سے ٹکرائی تو آپ نے اِنہیں فوراً اپنے پاس بلایا اور سمجھایا، ''کیا سیِّد صاحب کو اس طرح پکارتے ہیں؟ کبھی مجھے بھی (باوجود استاذ ہونے کے) اس طرح پکارتے ہوئے سنا؟''مولوی نور محمد صاحب یہ سن کر بہت شرمندہ ہوئے اور

ندامت سے نگاہیں جھکا لیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا، ''جایئے! آئندہ خیال رکھئے گا۔'' (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۱۸۳)

﴿73﴾ ایک آریہ پر انفرادی کوشش

مولانا سید ایوب علی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ قبلِ ظہر حضرت استاذ العلماء مولانا مولوی حکیم نعیم الدین مرادآبادی وحضرت مولانا مولوی رحم الٰہی (مدرس مدرسہ منظر الاسلام بریلی) رحمہما اللہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک آریہ (یعنی ہندو) آیا اور کہنے لگا ''میرے چند سوالات ہیں، اگر ان کے جوابات دے دیئے گئے تو میں اور میری بیوی بچے سب مسلمان ہو جائیں گے۔'' چونکہ اذان ہو چکی تھی، نہ معلوم اس کے جوابات میں کتنا وقت صرف ہوگا؟ یہ سوچ کر اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا ''ہماری نماز کا وقت ہے، ٹھہر جاؤ، اس کے بعد جو سوال کرو گے ان شاء اللہ جواب دیا جائے گا۔'' وہ کہنے لگا ''ایک سوال تو یہی ہے کہ آپ کے یہاں عبادت کے پانچ وقت کیوں مقرر ہیں؟ پرمیشر کی عبادت جتنی بھی کی جائے اچھا ہے۔'' مولانا نعیم الدین علیہ الرحمۃ نے فرمایا ''یہ اعتراض تو خود تمہارے اوپر بھی وارد ہوتا ہے۔'' مولانا رحم الٰہی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ''میرے پاس (تمہارے مذہب کی کتاب) ستیارتھ پرکاش مکان پر موجود ہے، ابھی منگوا کر دکھا سکتا ہوں۔'' الغرض طے پایا کہ جب تک کتاب آئے، نماز پڑھ لی جائے، وہ آریہ اتنی دیر پھاٹک پر بیٹھا رہا۔ نماز کے بعد اس نے مندرجہ ذیل سوالات پیش کئے،

﴿1﴾ قرآن تھوڑا تھوڑا کیوں نازل ہوا؟ ایک دم کیوں نہ آیا جبکہ وہ خدا کا کلام ہے، خدا تو قادر تھا کہ ایک ساتھ اتار دیتا۔

﴿2﴾ آپ کے نبی کو معراج کی رات خدا نے بلایا تو پھر انہیں دنیا میں واپس کیوں کیا؟ وہ تو اسے محبوب تھے؟

﴿3﴾ عبادت پانچ وقت کے متعلق ستیارتھ پرکاش کی عبارت دیکھنا مشروط ہوئی۔

مذکورہ بالا سوالات سن کر اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فرمایا ''میں تمھارے سوالوں کے جواب ابھی دیتا ہوں، مگر تم نے جو وعدہ کیا ہے اس پر قائم رہو۔'' اس نے کہا ''ہاں! میں پھر کہتا ہوں کہ اگر میرے سوالات کے جوابات آپ نے معقول دے دیئے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا اور بیوی بچوں کو بھی لا کر مسلمان کرادوں گا۔'' جب خوب قول وقرار اور پختہ وعدہ کرا لیا تو آپ نے فرمایا ''پہلے سوال کا تو جواب یہ ہے کہ جو شے عین ضرورت کے وقت دستیاب ہوتی ہے، اسکی وقعت دل میں زیادہ ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو بتدریج (یعنی درجہ بدرجہ) نازل فرمایا۔'' پھر فرمایا ''انسان بچہ کی صورت میں آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر بوڑھا، اللہ تعالیٰ تو قادر تھا بوڑھا ہی کیوں نہ پیدا فرمایا؟ پھر فرمایا ''انسان کھیتی کرتا ہے، پہلے پودا نکلتا ہے پھر کچھ عرصہ بعد اس میں بالی آتی ہے اس کے بعد دانہ برآمد ہوتا ہے، وہ تو قادر تھا کہ ایک دم غلہ کیوں نہ پیدا فرمایا۔'' اس کے بعد ستیارتھ پرکاش آ گئی جس میں حسبِ ذیل عبارتیں موجود تھیں۔

باب تیسرا (تعلیم) پندرھواں ہیڈنگ ''اگنی ہوتر (یعنی پوجا) صبح شام دو ہی وقت کرے''

باب چوتھا (خانہ داری) ۶۳ ہیڈنگ ''سندھیا (ہندوؤں کی صبح وشام کی

عبادت) دو ہی وقت کرنا چاہئے ‘‘

ان عبارات کو سن کر اس آریہ کے لئے قائل ہونے کے سوا چارہ ہی کیا تھا؟ لہذا ! اعتراف کرتے ہوئے معراج شریف والے سوال کا جواب چاہا۔اس کی نسبت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا ’’ اسے یوں سمجھو کہ ایک بادشاہ اپنے مملکت کے انتظام کے لئے ایک نائب مقرر کرتا ہے، وہ صوبہ دار یا نائب ‘ بادشاہ کے حسبِ منشاء خدمات انجام دیتا ہے، بادشاہ اس کی کارگزاریوں سے خوش ہو کر اپنے پاس بلاتا ہے اور انعام وخلعتِ فاخرہ عطا فرماتا ہے نہ یہ کہ اسے بلا کر معطل کر دیتا ہے اور اپنے پاس روک لیتا ہے۔‘‘ یہ سن کر اس نے کہا کہ ’’آپ نے میری پوری تشفی فرمادی اور میری سمجھ میں خوب آ گیا، میں ابھی جا کر بیوی اور بچوں کو لاتا ہوں اور خود مسلمان ہوتا ہوں، ان کو بھی مسلمان کراتا ہوں۔‘‘ ﴿حیات اعلیٰ حضرت ،ص۲۸۷﴾

﴿74﴾ غربت وافلاس کے شاکی پرانفرادی کوشش

امام اہلِ سنت مجددِ دین وملت الشاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’سادات کرام میں سے ایک صاحب میرے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور اپنی غربت وافلاس کا رونا روتے رہتے ۔ایک مرتبہ بڑی پریشانی کی حالت میں آئے تو میں نے ان سے پوچھا، ’’جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو کیا وہ بیٹے کے لئے حلال ہوسکتی ہے؟‘‘ انہوں نے فرمایا ’’نہیں۔‘‘ میں نے کہا، ’’امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ،جن کی آپ اولاد ہیں، تنہائی میں اپنے چہرۂ مبارکہ پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا، ’’اے دنیا! کسی اور کو دھوکا دے ، میں نے تجھے طلاق دی جس میں کبھی رجعت

نہیں۔'' کیا اس قول کے ہوتے ہوئے سادات کرام کا افلاس میں مبتلاء ہونا تعجب کی بات ہے؟'' وہ کہنے لگے،''واللہ عَزَّوَجَلَّ! میری تسکین ہوگئی۔'' اس کے بعد کبھی اپنی غربت کا شکوہ نہ کیا۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت،ص۹۳)

بانئ دعوتِ اسلامی امیر اہلِ سنت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی کی انفرادی کوشش کے واقعات

﴿1﴾ ایک دہریہ پر انفرادی کوشش

۱۴۰۶ھ میں امیر اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری مدظلہ العالی پنجاب کے مدنی دورے پر تھے کہ ساہیوال میں آپ کی مڈبھیڑ ایک دہریہ سے ہو گئی۔ وہ اپنے عقائد ونظریات میں بہت پختہ دکھائی دیتا تھا لہذا! بحث مباحثہ کی بجائے آپ نے اس امید پر اسے کافی محبت وشفقت سے نوازا کہ ہوسکتا ہے کہ حسنِ اخلاق سے متاثر ہوکر وہ عقائد باطلہ سے تائب ہوجائے۔ آپ کو پاکپتن شریف میں منعقد ہونے والے اجتماعِ ذکر ونعت میں بیان کرنا تھا، لہذا وہ بھی آپ کے ہمراہ چلنے پر تیار ہوگیا۔ بذریعہ بس پاکپتن شریف پہنچنے کے بعد آپ نے حضرت سیدنا بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دی۔ وہ دہریہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ تھا۔ رات کے وقت اجتماعِ ذکر ونعت میں آپ نے اپنے مخصوص انداز میں رقت انگیز دعا کروائی۔ حاضرین پھوٹ پھوٹ کر رورہے تھے۔ دورانِ دعا آپ نے رورو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی، ''یا اللہ عزوجل! راہِ حق کا ایک متلاشی ہمارے ساتھ چل پڑا ہے اور اس نے تیری بارگاہ میں ہاتھ بھی اٹھا دیئے ہیں، اب تُو اس کا دل پھیر دے اور اس کو نورِ ہدایت نصیب کر کے روشنی کا مینار بنادے۔''

جب دعا ختم ہوئی تو اس دہریہ نے آپ سے بڑی عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عرض کی، ''دورانِ دعا ایک انجانے خوف کے سبب میرے تورونگٹے کھڑے ہو گئے، اب میں نے توبہ کر لی ہے۔'' پھر اس نے آپ کے دست مبارک پر دہریت سے باقاعدہ توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور آپ کے ذریعے حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹا بھی اپنے گلے میں ڈال لیا۔

﴿2﴾ بُرا بھلا کہنے والے پر انفرادی کوشش

دعوتِ اسلامی کے اوائل میں امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کو ایک اسلامی بھائی کے بارے میں پتا چلا کہ وہ آپ کو برا بھلا کہتا ہے اور اس نے آپ کی امامت میں نماز پڑھنا بھی چھوڑ دی ہے۔ ایک دن وہ آپ کو اپنے دوست کے ساتھ سرِ راہ مل گیا۔ آپ نے اسے سلام کیا تو اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ لیکن آپ نے اس کی بے رخی کا کوئی اثر نہ لیا اور اس کے سامنے ہو کر مسکراتے ہوئے کہا'' بہت ناراض ہو بھائی؟......'' اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور گرم جوشی سے معانقہ کیا۔ اس کے دوست کا کہنا ہے کہ وہ آپ کے جانے کے بعد کہنے لگا، ''عجیب آدمی ہے، میرے منہ پھیر لینے کے باوجود اس نے مجھے گلے لگا لیا، جب اس نے مجھے گلے لگایا تو یوں محسوس ہوا کہ دل کی ساری نفرت محبت میں بدل گئی، لہذا! میں مرید بنوں گا تو انہی کا بنوں گا۔'' پھر وہ اسلامی بھائی اپنے کہنے کے مطابق آپ کا مرید بھی بنے اور داڑھی شریف بھی چہرے پر سجالی۔

﴿3﴾ مدنی ماحول سے دور ہو جانے والے پر انفرادی کوشش

باب المدینہ کراچی کے علاقہ لائنز ایریا میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی مدنی

ماحول سے وابستہ تھے لیکن چند نادان عناصر کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہوکر دعوتِ اسلامی سے بدظن ہوکر مدنی ماحول سے دور ہوگئے اور اپنے دن رات محض دنیا کمانے میں بسر کرنے لگے۔ ایک اسلامی بھائی انہیں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں لے گئے۔ جب امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کو ان کے بارے میں الگ سے بتایا گیا تو آپ نے بھرپور شفقت فرماتے ہوئے انفرادی کوشش فرمائی اور اپنے ساتھ کھانا کھلایا پھر چائے بھی پلائی۔ ملاقات کے اختتام پر اس اسلامی بھائی کے جذبات کچھ یوں تھے کہ اب میں اس مدنی ماحول کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا، آپ استقامت کی دعا کر دیجئے۔'' الحمدللہ عزوجل! آج وہ اسلامی بھائی باب المدینہ کی ایک مجلس کے رکن اور اپنے حلقہ کے قافلہ ذمہ دار ہیں۔

﴿4﴾ عیسائی پادری پر انفرادی کوشش

۲۶ شوال المکرّم ۱۴۲۰ھ بروز جمعرات دوپہر کے وقت ایک عیسائی پادری اپنی اہلیہ کے ہمراہ شیخِ طریقت، امیرِ اہل سنت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے درِ دولت پر حاضر ہوا۔ اس پادری کا کہنا تھا،

''مجھے خواب میں چار مرتبہ سبز عمامے والے بزرگ عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) اور ایک مرتبہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی، ان دونوں نے مجھ سے ایک ہی بات ارشاد فرمائی کہ ''**تم عطار کے پاس جاؤ**'' چنانچہ میں تلاشِ بسیار کے بعد آپ تک پہنچنے میں کامیاب ہوا ہوں۔''

پھر اس نے امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی سے کچھ سوالات کئے اور اپنی تسلی چاہی۔ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اس کے سوالات کے تسلی

بخش جوابات عطا فرمائے۔ لیکن اس کا کہنا تھا کہ ''ابھی میرا دل 100 فی صد مطمئن نہیں ہوا، لہذا! آپ بھی دعا کریں، میں بھی دعا کرتا ہوں۔'' امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے اس کی درخواست پر رقت انگیز دعا کی جسے سن کر اس پر گریہ طاری ہوگیا اور وہ اپنی اہلیہ سمیت مسلمان ہوگیا۔ پھر اس نے اپنی دوسری بیوی اور تین بچوں کو مسلمان کرنے کے لئے کسی کو اپنے ہمراہ بھیجنے کی درخواست کی تو امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے اپنے بڑے شہزادے حاجی احمد عبید رضا عطاری سلمہ الباری کو اس نو مسلم اسلامی بھائی کے ہمراہ بھیج دیا جن کے ہاتھ پر اس کے بقیہ اہلِ خانہ نے اسلام قبول کرلیا۔

﴿5﴾ مدنی کام چھوڑ دینے والے پر انفرادی کوشش

اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں 1984ء میں دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد ایک عرصہ تک بطور حلقہ نگران مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا رہا لیکن کچھ وساوس کا شکار ہوکر بددل ہوگیا اور مدنی کاموں سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ پھر 6 سال کے بعد ایک مرتبہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے پیچھے نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا اور آپ کی نگاہ مجھ پر پڑی تو آپ نے شفقت بھری مسکراہٹ سے نوازا جس سے دل کی کیفیات بدلنا شروع ہوگئیں۔ اس کے بعد چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ آپ کے درِ دولت پر سحری کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اپنے پاس بٹھالیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دیتے رہے۔ الحمدللہ عزوجل! آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے نہ صرف وساوس سے چھٹکارا ملا بلکہ پھر سے مدنی کاموں کے لئے فعال ہوگیا اور آج عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں مدنی تربیت گاہ میں ذمہ

داری سرانجام دے رہا ہوں۔

﴿6﴾ ناراض ہمسائے پر انفرادی کوشش

پہلے پہل امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی موسیٰ لین باب المدینہ (کراچی) میں ایک فلیٹ میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ پڑوس میں رہنے والی خاتون کی آپ کے گھر والوں سے کچھ بدمزگی ہوگئی۔ اس خاتون نے اسی وقت گھر میں موجود اپنے بچوں کے ابو کو سارا قصہ اپنے انداز میں جا سنایا۔ وہ اس کی بات سن کر بھڑک اٹھا اور خطرناک تیور لئے آپ کے گھر پہنچا اور آپ سے ملنے کا تقاضا کیا لیکن آپ اس وقت راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلے میں سفر اختیار کئے ہوئے تھے۔ یہاں سے ناکام ہونے کے بعد وہ اس مسجد میں جا پہنچا جہاں آپ امامت فرماتے تھے اور آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے خلاف واویلا مچانا شروع کر دیا اور مختلف قسم کی دھمکیاں دے ڈالیں۔

جب آپ قافلے سے واپسی پر مسجد میں پہنچے تو آپ کو اس کے بارے میں بتایا گیا۔ آپ نے تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی انتقامی کاروائی نہ کی بلکہ اس کو منانے کی فکر میں لگ گئے۔ چند دن بعد مسجد سے گھر کی طرف جاتے ہوئے وہی شخص اپنے گھر کے باہر کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوا مل گیا۔ آپ اسے دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھ گئے اور سلام کیا۔ آپ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمودار ہوئے لیکن آپ نے اس کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہایت نرمی اور شفقت سے کہا، ''بھائی! آپ تو بہت ناراض دکھائی دیتے ہیں؟......'' آپ کا پیار بھرا انداز دیکھ کر اس کا دل پسیج گیا اور اس کی ناراضگی دور ہوگئی۔ یہاں تک کہ وہ باصرار آپ کو اپنے گھر لے گیا اور ٹھنڈے مشروب سے آپ کی خاطر تواضع کی۔

﴾7﴿ اپنے مدنی مُنّے پر انفرادی کوشش

دعوتِ اسلامی کے اوائل کی بات ہے کہ ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتھم العالیہ مدنی کاموں میں مصروفیت کی بناء پر رات گئے کچھ اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کتاب گھر (یعنی اپنی لائبریری) میں پہنچے تو وہاں آپ کے بڑے شہزادے حاجی احمد عبید رضا عطاری سلمہ الباری سوئے ہوئے تھے جو اس وقت بہت کم سن تھے۔ آپ نے فرمایا، ''اِنہیں تہجد پڑھوانی چاہیئے۔'' اور مدنی منے کو بیدار کرنا چاہا لیکن ان پر نیند کا بے حد غلبہ تھا لہذا! پوری طرح بیدار نہ ہو پائے۔ لیکن امیر اہل سنت مدظلہ العالی انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی منے کو گود میں اٹھا کر کھلے آسمان تلے لے گئے اور انہیں چاند دکھا کر پوچھا، ''یہ کیا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا، ''چاند۔'' پھر آپ نے پوچھا، ''یہ کیا کر رہا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا، ''گنبدِ خضریٰ کو چوم رہا ہے۔'' اس گفتگو کے دوران مدنی منّا پوری طرح بیدار ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے اسے وضو کر کے تہجد پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

﴾8﴿ شدید تھکن کے باوجود انفرادی کوشش

۱۹۹۱ء میں راہِ خدا عزوجل میں سفر کرتے ہوئے جب شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ ھند کے شہر دہلی میں پہنچے تو وہاں جامع مسجد نورُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں قیام کیا۔ طویل سفر کی تھکن کی وجہ سے اکثر شرکائے قافلہ عشاء کے بعد بہت جلد نیند کی آغوش میں پہنچ گئے لیکن آپ شدید تھکاوٹ کے باوجود آدھی رات تک وہاں پر ملاقات کی غرض سے آنے والے اسلامی بھائیوں پر

انفرادی کوشش فرماتے رہے۔

﴿9﴾ گونگے بہرے اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش

الحمدللہ عزوجل! قوتِ گویائی سے محروم یعنی گونگے اسلامی بھائی بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ جن کی تربیت اشاروں کی زبان میں کی جاتی ہے۔ اور تربیت کرنے والے اسلامی بھائی حقیقتاً گونگے نہیں ہوتے لیکن وہ اشاروں کی زبان میں گفتگو کرنا جانتے ہیں۔ ایک مرتبہ بہت سے گونگے اسلامی بھائی امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ ان میں ایک گونگا ایسا تھا جو بدمذہبوں کے عقائد کی طرف مائل تھا۔ کسی نے امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کو اس کے بارے میں بتایا تو آپ نے ان کی تربیت کرنے والے اسلامی بھائی کے ذریعے اس سے گفتگو کی۔ الحمدللہ عزوجل! آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے وہ گونگا اپنے برے عقائد سے تائب ہوگیا۔

﴿10﴾ کلمۂ کفر بولنے والے پر انفرادی کوشش

بہت عرصہ قبل یعقوب ٹیرس سولجر بازار کے رہائشی اسلامی بھائی امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوئے تو کسی وجہ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ انتہائی مایوسی کے عالم میں ان کے منہ سے کلمۂ کفر نکل گیا۔ جب آپ کو ان کی زبان سے نکلنے والے کلمات کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے (کچھ اس طرح) فرمایا ''یہ تو کلمۂ کفر ہے۔'' اس کے بعد اس اسلامی بھائی کی شدومد سے تلاش شروع کردی گئی۔ تقریباً دو گھنٹے کی تلاش کے بعد بالآخر امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی اس اسلامی بھائی کے گھر جا پہنچے اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے اسے کلمۂ کفر کے بارے میں بتایا اور توبہ کی ترغیب

دلائی۔ الحمدللہ عزوجل! اس اسلامی بھائی نے آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے توبہ کر کے تجدید ایمان کرلیا۔

﴿11﴾ عذابِ جہنم سے ڈرانے کے لئے انفرادی کوشش

شہزادۂ امیرِ اہلِ سنت حاجی محمد بلال رضا عطاری سلّمہ الباری فرماتے ہیں کہ

''بچپن میں ایک مرتبہ میں نے کسی کنوئیں میں جھانک کر دیکھا تو اس کی گہرائی دیکھ کر میرے دل پر خوف طاری ہوگیا۔ جب میں نے اپنے باپا جان امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی خدمت میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا، ''دنیاوی کنوئیں کی گہرائی دیکھ کر ہی آپ کا دل خوف زدہ ہوگیا تو غور کیجئے کہ جہنم کی گہرائی کس قدر ہولناک ہوگی۔''

﴿12﴾ سنت سکھانے کے لئے انفرادی کوشش

شہزادۂ امیرِ اہلِ سنت حاجی محمد بلال رضا عطاری مدظلہ العالی کا ہی بیان ہے کہ

''بچپن میں ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اپنے گھر (واقع پیر کالونی باب المدینہ کراچی) سے فیضان مدینہ (واقع محلّہ سوداگران) کی طرف آرہا تھا۔ اسی دوران راستے میں ایک پُول (کھمبا) ہمارے درمیان حائل ہوگیا۔ جب وہاں سے گزرنے کے بعد میں دوبارہ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے قریب ہوا تو آپ نے سلام ارشاد فرمایا۔ میں جواب دے چکا تو فرمایا، ''راستے میں چلتے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل ہوجائے تو دوبارہ ملاقات پر سلام کرنا سنت ہے۔'' الحمدللہ عزوجل! اس کے بعد سے ہمیشہ میری یہ کوشش رہی کہ جب بھی ایسا موقع آئے تو میں ہی سلام میں

پہل کروں۔

﴿13﴾ ائیر پورٹ پر انفرادی کوشش

قومی ائیر لائن میں ملازمت کرنے والے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ۱۹۹۵ء میں جب امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی سفرِ حج کے لئے ائیر پورٹ پہنچے اور میرے کاؤنٹر سے بورڈنگ پاس (Boarding PASS) لیا پھر امیگریشن کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔ میں نے آپ کے بعد بورڈنگ پاس لینے والے اسلامی بھائی سے دریافت کیا کہ ''کیا بات ہے، آج آپ لوگوں (یعنی سبز عمامے والوں) کا بہت رش ہے؟ کیا کوئی جا رہا ہے؟'' اس اسلامی بھائی نے بتایا کہ ''آج امیرِ اہلِ سنت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی حج کے لئے جا رہے ہیں۔'' میں نے کہا، ''مجھے بھی بتائیے امیرِ اہلِ سنت کون سے ہیں؟ (کیونکہ میں امیرِ اہل سنت مدظلہ کو پہچانتا نہ تھا)۔'' اس اسلامی بھائی نے بتایا کہ ''جو ابھی کاؤنٹر سے بورڈنگ پاس لے کر گئے ہیں وہ ہی تو امیرِ اہلِ سنت ہیں۔'' یہ سنتے ہی میں فوراً امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی سے ملاقات کے لئے بڑھا، آگے جا کر دیکھا تو امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کو امیگریشن کاونٹر کے قریب قطار میں کھڑے پایا۔ قریب جا کر سلام عرض کیا اور درخواست کی، ''حضور! بہت لمبی لائن ہے، لائیے میں آپ کی امیگریشن کروا دیتا ہوں۔'' لیکن امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے حقوق العباد تلف ہونے کے خوف سے منع فرما دیا۔ یہ دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا کہ ''میں نے بڑی بڑی شخصیات کو دیکھا لیکن کوئی اس طرح قطار میں کھڑا نہیں ہوتا۔'' چنانچہ میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے انتظار میں وہیں رُکا رہا۔ جب امیر اہل سنت امیگریشن Clear کروا کر آگے بڑھے تو میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

امیر اہل سنت مدظلہ العالی نے چند قدم ساتھ چلنے کے دوران اتنی محبت دی کہ میں آپ کے حسنِ اخلاق کا گرویدہ ہوگیا اور عرض کی، ''میں آپ کے ساتھ کچھ دیر بیٹھنا چاہتا ہوں۔'' امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے کرم فرماتے ہوئے مجھے وقت عطا کیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے اجتماع کی دعوت بھی پیش کی۔ میں نے اجتماع میں شرکت کی حامی بھرلی اور آپ کی خدمت میں درخواست کی، ''مجھے اپنا مرید بنالیجئے۔'' جسے آپ نے قبول فرمالیا۔ اس طرح میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی انفرادی کوشش کی برکت سے مدنی ماحول سے بھی وابستہ ہوگیا اور آپ کے ذریعے مجھے حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کا دامن تھامنا بھی نصیب ہوگیا۔

﴿14﴾ قادیانی پروفیسر پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں ایک مکتوب پہنچا جس میں کسی پروفیسر نے کچھ اس طرح سے لکھا تھا کہ میں قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں اور ایک بڑے عہدے پر فائز ہوں، میں اب تک 70 مسلمانوں کو گمراہ کر کے قادیانی بنا چکا ہوں۔ سردار آباد (فیصل آباد) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں تنقیدی ذہن لے کر شریک ہوا لیکن آپ کا بیان سن کر دل کی دنیا زیر وزبر ہوگئی پھر کسی مبلغ نے آپ کے بیانات کی کیسٹیں تحفے میں دیں۔ دل کی کیفیات تو ایک بیان سن کر ہی بدل چکی تھیں مگر جب دیگر کیسٹیں سنیں تو لرز اٹھا اور ساری رات روتا رہا، اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟''

بانیٔ دعوتِ اسلامی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بلاتاخیر مکتوب روانہ فرمایا کہ فوراً توبہ کر کے اسلام قبول کر لیجئے اور جتنے مسلمانوں کو (معاذ اللہ عزوجل) مرتد کیا ہے

انہیں مسلمان بنانے کی کوئی صورت نکالئے۔''

الحمدللہ عزوجل! جب یہ مکتوب اس پروفیسر تک پہنچا تو آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے اس نے فوراً توبہ کی اور مسلمان ہوگیا۔ اس پروفیسر اسلامی بھائی کے باپ اور خاندان والوں نے اس پر بہت سختیاں کیں لیکن وہ ثابت قدم رہے اور بیوی بچوں سمیت باب المدینہ (کراچی) میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنے اسلام کا اظہار بھی کیا۔ امیر اہل سنت کے بیان سننے کی برکت سے آخرِ کار اس کے پورے خاندان کو قادیانی مذہب سے نجات حاصل ہوئی اور وہ دامنِ اسلام سے وابستہ ہوگئے۔

﴿15﴾ کسی کا نام بگاڑنے والے پر انفرادی کوشش

کچھ عرصہ قبل کسی نے آپ کے سامنے وساوس کا شکار ہوکر دعوتِ اسلامی کی مخالفت پر اتر آنے والے گروہ کے سربراہ کا نام برے لقب کے ساتھ لے ڈالا تو آپ نے فوری طور پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا، ''ایسا نہ بولیں کہ کسی مسلمان کا نام بگاڑنے والے کو قرآنِ عظیم میں ''فاسق'' کہا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

''**وَلَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ج وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ 0** ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہوکر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔'' (پ۲۶، سورۃ الحجرات:۱۱)

﴿16﴾ مرتد ہوجانے والے پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ کوئی مبلغ ایک ایسے شخص کو امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار مدظلہ العالی کی بارگاہ میں لے کر آیا جو انتہائی سنگین نوعیت کے جرائم میں ملوث تھا حتی کہ تین قتل بھی کر چکا تھا اور جیل میں سزا بھی کاٹ چکا تھا۔ اس نے امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتھم العالیہ کی خدمت میں اپنی داستان عرض کی اور کہنے لگا کہ ''میں اپنی بقیہ زندگی عیسائی بن کر گزارنا چاہتا ہوں لیکن آپ کا یہ اسلامی بھائی بہت اصرار کر کے مجھے آپ کے پاس لے آیا ہے۔ لہذا! اگر آپ مجھے مطمئن کر دیں تو ٹھیک، وگرنہ (معاذ اللہ) میں صبح گرجا گھر جا کر باقاعدہ عیسائی مذہب اختیار کرلوں گا اور پھر سے جرائم کی دنیا میں مصروف ہو جاؤں گا۔''

بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی نے بڑی توجہ کے ساتھ اس کی باتیں سننے کے بعد بڑے پیار اور شفقت بھرے لہجے میں اس کو سمجھانا شروع کیا۔ مدنی مٹھاس سے لبریز کلمات گویا تاثیر کا تیر بن کر اس کے جگر میں پیوست ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ شخص امیرِ اہلِ سنت کی دست بوسی کرتا ہوا نظر آیا۔ الحمد للہ عزوجل! وہ عیسائی بننے کے ارادے سے بھی باز آ گیا ،مگر چونکہ وہ عیسائی بننے کا ارادہ کر چکا تھا، اس لئے شرعی حکم کے مطابق وہ مرتد ہو چکا تھا، لہذا! آپ نے اسے توبہ کروائی اور از سرِ نو مسلمان کیا۔ پھر اس نے آپ کے دست مبارک پر بیعت ہو کر شہنشاہِ بغداد حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا۔

﴿17﴾ آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے کے لئے انفرادی کوشش

شہزادۂ عطار حاجی احمد عبید رضا عطاری مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ

''عَرَب اَمارات کے قیام کے دوران ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ دبئی سے

کراچی ٹیلی فونک بیان کر کے امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ جب اپنی قیام گاہ کی طرف جارہے تھے اس وقت میں (عبید رضا ابن عطار) بھی ہمراہ تھا۔راستے میں ہماری گاڑی سمندر کے قریب سے ہوتی ہوئی ''جسر المکتوم'' (Al Maktoom Bridge) کے قریب سے گزری تو ایک اسلامی بھائی نے جسر المکتوم کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ'' سمندر پر بنے ہوئے اس پل پر گاڑیوں کی آمدورفت رہتی ہے،ضرورتاً ٹریفک روک کر اس کو اوپر اٹھا دیا جاتا ہے اور اسکے نیچے سے سفینے گزرتے ہیں۔'' یہ سن کر گاڑی پر سوار اسلامی بھائی انتہائی تجسس کے ساتھ اس پُل کی طرف متوجہ ہوئے اور امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعالیہ کی بھی توجہ دیکھنے کی طرف مبذول کروانا چاہی۔اس پر آپ نے فرمایا،''اس پل کو دیکھ کر کیا لینا ہے؟'' پھر یہ شعر پڑھا۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے   قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

اس پر اُس اسلامی بھائی نے تعجب کے ساتھ عرض کی،'' کیا سیر وتفریح کرنا شرعاً منع ہے؟ یعنی اس طرح کے پُل وغیرہ تفریحاً نہیں دیکھ سکتے؟'' تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالِیہ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ'' اگر مُنْہِیّاتِ شرعی نہ ہوں تو اس طرح کے نظارے اگرچہ شرعاً مباح ہیں مگر بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، آنکھوں کو مباح یعنی جائز خوشنما نظاروں کے دیکھنے سے بھی بچاؤ اور ان کو قید میں رکھو اگر ان کو آزاد چھوڑ دو گے تو پھر یہ حرام کی طرف دیکھنے کا بھی مطالبہ کریں گی۔امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں،

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں   دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

﴿18﴾ خود کو جنتی سمجھنے والے پر انفرادی کوشش

دعوتِ اسلامی کے اوائل میں شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے ہاتھوں بیعت ہوکرمدنی ماحول سے وابستہ ہونے والےنواب شاہ (سندھ) سے تعلق رکھنے والے مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بتایا کہ،''میں پہلے پہل عورتوں اور مردوں کے مشترکہ ورائٹی پروگرامز میں رنگین روشنیوں کے بیچ ناچ گانا کرکےلوگوں کوتفریح مہیا کرتا تھا۔لیکن الحمدللہ عزوجل! شیخ طریقت امیراہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کا مرید بننے اور دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول کواپنا لینے کی برکت سے میری زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا۔ مجھے گناہوں سےتوبہ کرنے اورنیکیوں کی طرف مائل ہونے کی توفیق ملی۔ میں فرائض و واجبات تو کیا،مستحبات ونوافل پر بھی عمل پیرا رہنے لگا نیز راہِ خدا عزوجل میں سفرکرنے والے عاشقانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مَدَنی قافلوں میں سفرکرکےنیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت بھی حاصل ہونے لگی۔گناہوں سے دوری اورنیکیوں کی سعادت ملنے کی بناء پرمجھ پرسُرور کی ایک عجیب کیفیت طاری رہنےلگی۔

اسی کیفیت میں ایک مرتبہ امیرِ اہل سنت دامت برکاتھم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری ہوئی اورمیں آپ کی ہمراہی میں باب المدینہ (کراچی) شہیدمسجد کھارادر سے آپ کے آستانے شریف واقعِ موسیٰ لین (باب المدینہ) کی طرف جارہا تھا کہ سُرور کی اسی کیفیت میں اچانک میں نے پیرومرشد کی بارگاہ میں عرض کی''!حضور مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں جنتی ہوں۔'' آپ یہ بات سن کرچونکےاورفوراً پوچھا''یہ آپ کیونکر کہہ رہے ہیں؟''میں نے عرض کی'' حضور!دعوت اسلامی جیسے مَدَنی ماحول سے وابستگی، اسکی بَرَکت سے گناہوں سے بچتے ہوئےنیکیوں پراستقامت کاحصول اورپھرآپ جیسے ولی کامل سے مرید ہونے کی سعادت......اسلئے مجھےلگتا ہے میں جنتی ہوں۔''

آپ نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''حضرت سیدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟'' میں نے عرض کی ''حضور! وہ تو **''قطعی جنتی''** ہیں۔'' یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا، ''قطعی جنتی ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت یہ تھی کہ آپ خوف خدا عزّوجلّ میں اس قدر رویا کرتے تھے کہ آپ کے مبارک اور روشن رخسارِ نور بار پر کثرت گریہ کے سبب لکیریں بن گئی تھیں، کیا یہی حالت آپ کی بھی ہے؟''

آپ کی بات سن کر میں نے فوراً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کی۔ آپ نے انفرادی کوشش جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا،

''ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ عزّوجلّ کے فضل سے کتنی بھی نیکیاں کرنے کی سعادت ملے اور گناہوں سے بچنے کا کتنا ہی سامان ہو، اسی کی بارگاہ میں رجوع رکھیں، اس سے ڈرتے رہیں، اور بہتری کی کوشش میں لگے رہیں اور یہ کوشش کبھی ترک نہیں ہونی چاہیے کہ اصل کامیابی دنیا سے ایمان سلامت لے کر جانے میں ہے۔''

﴿19﴾ صحیح سجدہ نہ کرنے والے پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے درِ دولت پر ایک اسلامی بھائی کسی نماز کی سنتیں ادا کر رہے تھے۔ وہ سجدے کی حالت میں تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ان کے پاؤں کی انگلیاں ٹھیک سے زمین پر نہیں لگی ہوئیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے عملی طور پر اشارہ کر کے بتایا کہ، ''سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کا پیٹ زمین پر اس طرح زمین پر لگنا چاہیے۔''

﴿20﴾ کفریہ کلمہ بولنے والے پر انفرادی کوشش

بانئ دعوتِ اسلامی ،امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتھم العالیہ اپنے رسالے ''میٹھے بول''میں کچھ اس طرح فرماتے ہیں کہ،

''ایک بار کسی محفل میں کسی اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ''ہمارے نانا جان آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق رکھتے ہیں ۔'' پھر اشارہ کر کے بتانے لگے کہ وہ سامنے تشریف فرما ہیں۔ میں نے ان کے نانا جان کا بڑا نام سنا تھالہذا شوقِ دیدار میں وہاں جا پہنچا۔ وہ مذہبی وضع قطع کے ایک ضعیف العمر بزرگ تھے جو معتقدین کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے۔ میں سلام ومصافحہ کے بعد ان کے قریب بیٹھ گیا۔ بے چارے باتونی بہت تھے، مسلسل بولتے ہی چلے جارہے تھے۔ ذرا رکے تو کسی نے پوچھ لیا، ''حضرت ! آپ کی عمر شریف کتنی ہے؟'' زبان سے فوراً الفاظ پھسل پڑے، ''اجی ! عمر کیا پوچھتے ہو، دراصل بات یہ ہے کہ حضرتِ ملک الموت علیہ السلام مجھے بھول گئے ہیں ۔'' حاضرین قہقہہ مار کر ہنسے لیکن مجھے کاٹو تو لہو نہیں، چنانچہ میں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے ذرا بلند آواز سے کہا، ''آپ توبہ کر لیجئے کہ آپ نے ملک الموت علیہ السلام کی توہین کر دی اور یہ کلمہ کفر ہے، جتنے لوگ یہ جملہ سمجھنے کے باوجود ہنسے وہ بھی سن لیں کہ کفر پر خوش ہونا بھی کفر ہے، لہذا وہ بھی توبہ کریں۔'' میری بات سن کر مجمع پر سناٹا طاری ہو گیا اور وہ بزرگ چونکہ ''بڑی نسبتوں'' والے تھے، میری بات سن کر آبدیدہ ہو گئے اور سب کو گواہ بنا کر توبہ کر لی۔

﴿21﴾ راہِ خدا عزوجل میں سفر کے لئے انفرادی کوشش

مرکزی مجلس شوریٰ کے ایک رُکن مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ

''میرے چھوٹے بھائی جو کہ درسِ نظامی درجہ خامسہ کے طالب علم رہ چکے ہیں، اور میرے پھوپھازاد بھائی لاہور سے کچھ سامان چھوڑنے کے لئے دو دن کے لئے کراچی تشریف لائے ۔ جب وہ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی خدمتِ اقدس میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو آپ مدظلہ العالی نے انتہائی شفقت کے ساتھ ان پر انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی تو وہ دونوں گھر کے لئے روانہ ہونے کی بجائے ہاتھوں ہاتھ راہ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے کے مسافر بن گئے ۔'' جب امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

﴿22﴾ بذریعہ ای میل (E.Mail) انفرادی کوشش

ایک مرتبہ عرب امارات سے باب المدینہ (کراچی) تشریف لانے سے قبل امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے نگاہ کی حفاظت سے متعلق انفرادی کوشش پر مشتمل ایک E.Mail اپنے شہزادے حاجی احمد عبید رضا مدظلہ العالی کو بھیجی، جس کا کچھ حصہ پیشِ خدمت ہے۔

''ان شاء اللہ عزوجل جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب P.I.A کے ذریعے رات تقریباً ۱۲ بجے روانگی ہے اور ان شاء اللہ عزوجل رات کے تین بجے باب المدینہ مطار (یعنی ائیر پورٹ) پر اتر جائیں گے۔ چونکہ مطار (یعنی ائیر پورٹ) پر بے پردہ عورتوں سے بھرا پُراگندا سا ماحول ہوتا ہے، اس لئے ذہن یہ بن رہا ہے کہ میں کسی کو بھی مطار (ائیر پورٹ) آنے کا نہ کہوں کہ کہیں میرے کہنے کے سبب وہ آئیں اور بدنگاہیوں سے نہ بچ پائیں اور آخرت میں مجھے بھی اسکا کہیں حساب نہ دینا پڑ جائے کہ ''تُو جب

حالات سے واقف تھا کہ جب ہر ایک آنکھوں کا قفلِ مدینہ نہیں لگا پا رہا تھا تو اپنے نفس کو خوش کرنے کیلئے لوگوں کو مطار (ائیر پورٹ) پر کیوں جمع کرتا رہا؟'' آہ! حساب کے سامنے کی تاب نہیں، میں نے سارے گناہوں سے بار بار توبہ کی ہے، آپ کو گواہ رکھ کر بھی توبہ کرتا ہوں۔ استقامت کی دعا فرما دیجئے۔ آہ! آہ! آہ!

موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول
آ برس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا

(لیکن) حارسین کی آمد ہماری مجبوری ہے، زہے نصیب! کہ صرف گاڑیوں کے ڈرائیور اور حارسین تشریف لائیں اور وہ بھی کار پارکنگ کی جگہ تشریف رکھیں۔ ہاں! جن کو اپنی آنکھوں کے قفلِ مدینہ پر اعتماد ہو وہ بے شک تشریف لائیں۔ میں نے یہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب لکھا ہے۔ آپ مجھے جلدی مشورہ میل فرما دیجئے۔ اور جن جن کو چاہیں ان کو اس میل کی پرنٹ آؤٹ پڑھا دیجئے، ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے بحث میں نہیں پڑیں گے۔''

﴿23﴾ مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران پر انفرادی کوشش

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی محمد مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوتِ اسلامی سے وابستگی بھی انفرادی کوشش کا ہی نتیجہ ہے۔ چنانچہ جب آپ پہلی مرتبہ اجتماع میں تشریف لائے اور اجتماع ختم ہونے کے بعد گھر جانے لگے تو کسی مبلغ نے آگے بڑھ کر پیار بھرے انداز میں آپ پر انفرادی کوشش کی۔ اس مبلغ کا والہانہ پن دیکھ کر آپ بہت متأثر ہوئے اور اگلی جمعرات پھر اجتماع میں حاضری دی۔ پھر آپ کی ملاقات امیرِ اہلِ سنت سے کروائی گئی جنہوں نے اپنے شفقت بھرے انداز

میں آپ پر انفرادی کوشش کی۔اس کے بعد آپ اس مدنی ماحول سے ایسے وابستہ ہوئے اور دعوتِ اسلامی کی ترقی کے لئے بھر پور کوششیں کیں کہ آج آپ کے مزار پر پھولوں کے انبار دکھائی دیتے ہیں اور ایک بھینی بھینی خوشبو مہکتی رہتی ہے۔

‹24› ملاقات کے لئے آنے والے پر انفرادی کوشش

ایک صاحب اپنے منّے کو گود میں اٹھائے فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ ''اس بچے کی بینائی چلی گئی ہے۔'' اور دم کرنے کی درخواست کی۔امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے (دم کرنے کے بعد) ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا، ''آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کریں اور دورانِ سفر دعا مانگئے، ان شاء اللہ عزوجل کرم ہوگا۔'' کچھ عرصے بعد وہ صاحب پھر اپنے منّے کو لے کر فیضانِ مدینہ تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلے میں سفر کیا اور دعا مانگی، الحمدللہ عزوجل! اب میرے منّے کی بینائی واپس آچکی ہے۔

‹25› خط کے ذریعے انفرادی کوشش

الحمدللہ عزوجل! امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی بذریعہ تحریر بھی انفرادی کوشش فرماتے رہتے ہیں، ذیل میں انفرادی کوشش پر مشتمل آپ کا ایک منتخب مکتوب پیش کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

......محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے بندۂ خدا عزوجل، امتیِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم، غلامِ صحابہ رضی اللہ عنہم واہلِ بیتِ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں طائف میں زخمی ہونے والے عظیم مبلغ محمدِ مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے خون مقدس سے بھری ہوئیں نعلین مبارکین کو چومتا ہوا بیقرار سلام،

السلام علیکم ورحمة الله وبر کاته ومغفرته

الحمد لله رب العٰلمین علی کل حال۔

اللہ عزوجل آپ کو دونوں جہاں کی بہتریاں اور شادکامیاں نصیب فرمائے، اپنی رحمت و مغفرت سے نوازے، بار بار حج نصیب فرمائے اور بار بار میٹھا مدینہ دکھائے۔ اللہ عزوجل آپ کو اسلام کی سربلندی کیلئے تن من اور دھن کی قربانی پیش کرنے کا جذبہ بلکہ سعادت نصیب کرے۔ اللہ پاک جل جلالہ آپ کو مدینہ منورہ میں ایمان وعافیت کے ساتھ موت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس عطا فرمائے۔ مدینے کی دُھول کے صدقے میں یہ تمام دعائیں مجھ............ کے حق میں قبول فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحبہ وبارک وسلم۔

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں　　　نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے ﷺ

آج سے تقریباً ۱۴۰۰ سال پہلے جب اس مادرِ گیتی میں ہر طرف کفر وضَلالت، جَہالت وسَفاہت کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ فاران کی چوٹی سے رُشد وہدایت کا ماہتاب چمکا جس کے انوار سے اَکوانِ عالم منوَّر ہو گئے۔ ہمارے میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ۲۳ سال کے قلیل عرصے میں بنی نَوع انسان کو ترقی کی اس معراج پر پہنچا دیا کہ دنیا کی تاریخ اِس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ غُلامانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دامنِ کرم تھامے ترقی کی منازل طے کرتے رہے۔ وہ علم وعمل کے پیکر ہوتے تھے۔ اُن مسلمانوں کا ہر عمل اپنے پیارے آقا صلی

اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہوتا تھا۔ وہ ''دنیا'' کیلئے نہیں خدا و مصطفےٰ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زندگی گزارتے تھے۔اور......اور......اب؟ آہ! آج کے مسلمانوں کا طرزِ عمل اس کے بالکل برعکس ہے۔لہذا مسلمان اب ترقی کے بجائے تیزی سے تنزّل کی گھاٹی میں گرتا چلا جارہا ہے۔کیوں کہ علم دین کی جگہ علم دنیا نے لے لی۔سنت کی جگہ انگریزی فیشن کی نُحُوست چھا گئی۔اب جینے کا مقصد صرف اور صرف دنیا اور بس دنیا کا حُصول بن کررہ گیا ہے۔

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعاء ہے　　امّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

آہ! اب ذلّت وخواری مسلمانوں کا مقدَّر بن چکی ہے۔نہ طاقت وقوت ہے نہ شان وشوکت، نہ آپس میں محبت والفت ہے نہ حسن اخلاق واچھی عادت بلکہ ہر برائی اب مسلمانوں میں موجود ہے۔یہ سب زندگی کا مقصد بھلا دینے کے سبب ہے۔اللہ کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی ارشاد فرما چکے ہیں،

''جب میری امت دنیا کو قابلِ عظمت سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت ان کے دلوں سے نکل جائیگی اور نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہوجائیگی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ تبارک وتعالی کی نظر سے گر جائیگی۔'' (ترمذی)

حدیث بالا پر غور فرمایئے! واقعی اب ہر شخص دنیا ہی کا متوالا نظر آتا ہے۔اسی دنیا کو سنوارنے کی ہر ایک کو دھن ہے۔اسی دنیا کے ہنر وفن سیکھنے میں ہر ایک مگن ہے۔ عُلُومِ دُنیوی کی بڑی بڑی ڈگریاں سب کو عزیز ہیں مگر نماز، وضو وغسل کے احکام سیکھنے کی کسی کو نہیں پڑی۔دنیا کے مشکل ترین معاملات کی تھِیُوری اگرچہ معلوم ہے مگر نماز جنازہ

نہیں آتی ۔ انگریزی لباس میں ملبوس ، پینٹ اور شرٹ میں کسا کسا یا اَپ ٹُو ڈیٹ نوجوان پٹاخ پٹاخ بوٹ پچھاڑتا گزرے تو سب کو بھلا لگے مگر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ سنتوں بھرے سفید لباس میں ملبوس ، بارِیش و باعمامہ سنت کے مطابق زلفیں لہراتا ، نگاہیں نیچی کیئے خوشبوئیں مہکاتا گزرے تو ایک آنکھ نہ بھائے ۔ آہ !

وہ دور آیا کہ دیوانۂ نبی کیلئے
ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

نہ جانے مسلمان کب غفلت کی نیند سے بیدار ہوگا ! یہ سینما گھروں اور بری صحبتوں سے نکل کر مسجد کی طرف کب پلٹے گا ؟ خود برائی سے باز رہ کر دوسروں کو برائیوں سے باز رکھنا کب سیکھے گا ؟ وہ مسلمان کس قدر بدنصیب ہے جو دنیا کی ذلیل دولت کی خاطر تو اپنا گھر بار ، ماں باپ ، وطنِ عزیز سب کچھ چھوڑ کر دُور دراز کے ملکوں کا سفر اختیار کر سکتا ہے مگر اللہ عزوجل کے دین کی سربلندی کی خاطر وہ اپنے گھر سے چند روز کیلئے بھی نکلنے کے لئے تیار نہیں ۔ وہ ماں باپ بھی کتنے عجیب ہیں کہ اپنی اولاد کو علمِ دنیا کی خاطر دُور دراز کے ممالک میں کفّار تک کے سپرد کرتے ہوئے نہیں ہچکچاتے مگر سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں چند روز بھی سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتے ۔ پہلے کے مسلمان ماں باپ اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت کرتے تھے اور اپنے جگر پاروں کو دین سیکھنے کیلئے کس فراخ دلی کے ساتھ راہِ خدا عزوجل میں وقف کرتے تھے ، اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے ۔

"ایک بزرگ سے ان کے اکلوتے صاحبزادے نے علمِ دین سیکھنے کیلئے سفر کی اجازت چاہی ۔ پہلے کے دور میں سفر بے حد دشوار گزار ہوتے تھے انہوں نے بخوشی اپنے بیٹے کو راہ خدا عزوجل میں وقف کر دیا ۔ تقریباً دس سال کے بعد بیٹا اپنے والدین کی

زیارت کی غرض سے سفر کر کے ایک تاریک رات موسلا دھار بارش میں بھیگتا ہوا گھر تک پہنچتا ہے اور دروازے پر دستک دیتا ہے۔ اندر سے بوڑھے باپ کی آواز آتی ہے کون؟ جواب دیتا ہے، آپ کا بیٹا ''احمد''۔ اندر سے آواز آتی ہے، ''ہمارا ایک ہی بیٹا تھا جسے ہم نے راہ خدا عزوجل میں وقف کر دیا ہے، ہم راہ خدا عزوجل میں دے کر واپس نہیں لیتے۔ جواب سن کر بیٹا ایک بار پھر علمِ دین کا جذبہ لیکر وہیں سے پلٹ جاتا ہے۔(رسالہ قشیریہ)

کاش! مسلمان اپنی ذمّہ داری سمجھیں اور ایک بار پھر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے گلی گلی، قریہ قریہ، شہر شہر، ملک ملک پھیل جائیں۔ تمام افرادِ خانہ کو سلام۔ مجھ ......کو دعائے مدینہ سے نوازتے رہیں، دعوت اسلامی کے مدنی قافلے میں ہر ماہ کم از کم تین دن سفر کی مدنی التجا ہے۔ دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرمایا کریں۔ والسلام مع الاکرام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں بھی چاہئیے کہ اپنے اکابرین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکی کی دعوت کو ساری دنیا میں عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی مقدس عادت کو اپنالیں اور اپنی آخرت کی بہتری کے لئے نیکیوں کا خزانہ جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں۔

انفرادی کوشش کی راہ میں حائل ہونے والی رکاوٹیں اور انھیں دور کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

انفرادی کوشش کی تمام تر اہمیت اور فوائد کے باوجود اسلامی بھائیوں کی بہت بڑی تعداد اس اہم مدنی کام کو اپنے لئے بہت مشکل تصور کرتی ہے۔ چنانچہ! ایسے اسلامی بھائی بار بار کی ترغیب کے باوجود اس مدنی کام کے لئے کما حقہ فعال نہیں ہو پاتے۔ ایسے اسلامی بھائیوں کی طرف سے عموماً جن رکاوٹوں کا اظہار کیا جاتا ہے، وہ رکاوٹیں اور ان کو دور کرنے کا طریقہ پیشِ خدمت ہے۔

{1} شرم و جھجک:

ہم بھرپور انفرادی کوشش کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں شرم آتی ہے اور جھجک محسوس ہوتی ہے۔

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسی صورت میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ جو بھی کام پہلی مرتبہ کیا جائے اس میں جھجک محسوس ہوتی ہی ہے۔ اس جھجک کو دور کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جیسے بھی بن پڑے ہمت کر کے انفرادی کوشش کا آغاز کر دیا جائے۔ پہلے پہل جھجک محسوس ہو گی لیکن بعد میں اس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے گا۔ جس طرح تیراکی سیکھنے کی خواہش رکھنے والے کو پانی سے کتنا ہی خوف محسوس کیوں نہ ہو اسے دریا میں اترنا ہی پڑتا ہے، اسی طرح انفرادی کوشش سیکھنے

کے لئے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کرنا ہی پڑے گی۔اس سلسلے میں اس حکایت پر غور کیجئے،

''ایک چھوٹا سا بگلہ جو اونچی چٹان پر ہی پیدا ہوا تھا۔ پہلے پہل اس کے بہن بھائی اور ماں اسے مچھلیاں لا کر کھلاتے رہے۔ جب وہ تھوڑا سے بڑا ہو گیا تو انہوں نے اس سے خود شکار کر کے کھانے کا مطالبہ کیا لیکن وہ اڑنے سے ڈرتا رہا۔آخر ایک دن ایسا آیا کہ کوئی بھی اس کے پاس مچھلی وغیرہ نہ لایا۔ جب وہ بھوک سے نڈھال ہو گیا اور اس نے چٹان سے نیچے جھانکا تو اسے نیچے بہت بڑا سمندر دکھائی دیا جہاں سے اسے خوراک مل سکتی تھی۔اسے اڑنے سے بے حد ڈر لگا لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا چنانچہ اس نے ہمت کر کے چٹان سے چھلانگ لگا دی۔وہ نیچے گرنا شروع ہو گیا لیکن اچانک اس نے محسوس کیا کہ اس کے پر پھڑ پھڑا رہے ہیں اور وہ اڑ رہا ہے۔ وہ آرام سے ساحلِ سمندر پر اتر آیا۔اب وہ خود اپنی خوراک کا انتظام کرنے کے لائق ہو چکا تھا۔''

اسی طرح شدید سردی میں ٹھنڈے پانی کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن اگر کبھی فجر کے وقت اس سے وضو کرنا پڑ جائے تو پہلی مرتبہ ہاتھ میں لینے پر اس کی ٹھنڈک برداشت کرنا بے حد مشکل لیکن بعد میں بے حد آسان ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح انفرادی کوشش کرنے میں جھجک کا شکار ہونے والے کو چاہیے کہ وہ احساسِ کمتری میں مبتلاء ہونے کی بجائے موقع ملتے ہی ہمت کر کے انفرادی کوشش کا آغاز کر دیا کرے اور اپنی نظر اسباب پر نہیں خالقِ اسباب عزوجل پر رکھے۔ مسلسل انفرادی کوشش جاری رکھنے کی برکت سے ایک وقت ایسا آئے گا کہ اسے بلا کی خود اعتمادی حاصل ہو جائے گی اور وہ اپنی ابتدائی کیفیات کو یاد کر کے مسکرائے بغیر نہ رہ سکے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے بعد مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ''دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی اجتماع'' ہے جو ہر سال مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہوتا ہے۔ ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی جب اس اجتماع میں بیان فرماتے ہیں تو سننے والوں کی توجہ کا عالم دیدنی ہوتا ہے۔ آج لاکھوں کے اجتماع میں بیان کرنے، ذکر اللہ عزوجل اور دعا کروانے والے بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی اپنے ابتدائی بیان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

''دعوتِ اسلامی کے بننے سے قبل میں نے اپنی زندگی میں پہلا بیان ''فضول خرچی'' کے موضوع پر کیا تھا۔ مجھ سے پہلے جس مقرر نے بیان کیا، وہ بیان کے دوران گاہے بگاہے نگاہ اٹھا کر سر گھما کر حاضرین کو بھی دیکھتے تھے۔ جب میں بیان کے لئے کھڑا ہوا تو نگاہیں نیچی کئے بیان شروع کر دیا۔ دورانِ بیان میں نے سوچا کہ مجھ سے پہلے بیان کرنے والے نگاہ اٹھا کر حاضرین کو بھی دیکھتے تھے، کیوں نہ میں بھی اسی طرح کروں۔ لیکن جب میں نے نگاہ اٹھائی تو نفسیاتی طور پر شدید گھبراہٹ طاری ہوگئی اور اس وقت میرے دل کی جو حالت تھی وہ میں ہی جانتا ہوں اور مجھے کیا یاد رہا اور کیا نہیں؟ یہ میں ہی جانتا ہوں۔''

{2} طریقہ نہیں آتا:

بعض اسلامی بھائی یہ سوچ کر انفرادی کوشش کرنے کی سعادت سے محروم رہتے ہیں کہ ہم کیسے انفرادی کوشش کریں ہمیں تو اس کا طریقہ ہی نہیں آتا؟

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

اس سلسلے میں عرض ہے کہ پہلی فرصت میں ''مدنی قافلہ کورس'' کر لیجئے

جس میں آپ کو انفرادی کوشش کا طریقہ عملی طور پر سکھایا جائے گا نیز اس کتاب کے مطالعہ کی برکت سے بھی یہ رکاوٹ ایک حد تک دور ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ عزوجل

(3) کثرتِ مصروفیات:

ہماری مصروفیات بہت زیادہ ہیں جن کی بناء پر ہمیں انفرادی کوشش کے لئے وقت نہیں مل پاتا۔

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مدنی التجاء ہے کہ غور کریں کہ ہماری یہ مصروفیات ہمارے دیگر دنیاوی معاملات مثلاً شادی بیاہ میں شرکت کرنے، کسی عزیز کی فوتگی پر جانے، دور رہنے والے رشتے داروں سے ملاقات کے لئے جانے وغیرہ میں بھی رکاوٹ بنتی ہیں یا نہیں؟ اگر جواب نہ میں ہو تو لمحۂ فکر ہے کہ ان مصروفیات کو اخروی سعادتوں کے حصول میں رکاوٹ بنا کر کہیں ہم شیطان کے ہاتھوں کھلونا تو نہیں بن رہے؟ اس لئے دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کے لئے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر انفرادی کوشش شروع کر دیجئے۔

(4) سُستی:

ہم انفرادی کوشش کرنا چاہتے ہیں لیکن سُستی ہو جاتی ہے۔

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

ظاہر ہے یہ سستی نفس وشیطان کی طرف سے ہے۔ غور کیجئے کہ ایسا مدنی کام جو ہمارے لئے عظیم ثوابِ جاریہ کا سبب بن سکتا ہو اور اس میں تنظیمی ترقی کا

راز پوشیدہ ہو، اور سب سے بڑھ کر جس کے ذریعے رب تعالیٰ اور اس کے حبیب، بیمار دلوں کے طبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضا حاصل ہوسکتی ہو تو اس کام کے کرنے میں سستی کا مظاہرہ نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا دنیا کی دولت کمانے کے لئے سستی کو بالائے طاق نہیں رکھا جاتا تو پھر اُخروی دولت کے حصول کے وقت یہ سستی پہاڑ کی شکل کیوں اختیار کرلیتی ہے؟

(5) مایوسی:

ہم نے کئی بار انفرادی کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا، کیونکہ نہ تو ہم کسی کو اجتماع میں شرکت کرواسکے، اور نہ ہی مدنی انعامات کا عامل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنا پائے۔ لہذا! ہم نے تھک ہار کر انفرادی کوشش کرنا چھوڑ دیا۔

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ آپ سے کس نے کہہ دیا کہ آپ کا منصب کرکے دکھانا ہے؟ یاد رکھئے! ہمارا کام فقط دوسرے اسلامی بھائیوں تک احسن انداز میں انفرادی کوشش کرکے نیکی کی دعوت پہنچا دینا ہے، ان کو عمل کی توفیق دینے والی ذات تو ربِ کائنات کی ہے۔ لہذا! اپنی کوشش کا کوئی نتیجہ نہ نکلنے پر ہرگز دل چھوٹا نہ کریں بلکہ اسے اپنے اخلاص کی کمی تصور کرتے ہوئے رضائے الٰہی عزوجل کے لئے انفرادی کوشش کا سلسلہ جاری رکھئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ ''اے اللہ عزوجل! میری زبان میں تاثیر عطا فرما اور میری انفرادی کوشش میں پائی جانے والی خامیاں دور فرما دے۔'' اس کے ساتھ ساتھ غور کیجئے کہ مایوسی کا شکار ہو کر کہیں ہم شیطان کے وار کو کامیاب تو نہیں بنا رہے ہیں؟ نیز کیا کبھی دنیاوی فوائد کے حصول کے لئے کی جانے والی

کوشش کے ناکام ہونے پر ہم نے اسے بھی مکمل طور پر ترک کیا؟ اگر جواب نفی میں ہو تو خود کو سنبھالئے اور مایوسی سے دامن چھڑا کر انفرادی کوشش کا سلسلہ پھر سے شروع کر دیجئے۔

(6) استقامت نہیں ملتی:

ہم انفرادی کوشش تو کرتے ہیں مگر اس میں استقامت نہیں ملتی۔

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا استقامت نہ ملنے کی یہ شکایت دنیاوی کاروبار، ملازمت اور دنیاوی تعلیم کے بارے میں بھی ہے یا نہیں؟ غور کیجئے کہ اگر واقعی آپ میں وصفِ استقامت مکمل طور پر مفقود ہوتا تو پھر آپ بلاناغہ مقررہ وقت پر اپنے دفتر، دکان یا اسکول وکالج کیسے پہنچتے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ عدمِ استقامت کی یہ رکاوٹ محض مدنی کاموں کی راہ میں ہی حائل ہوتی ہو؟ آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ انفرادی کوشش میں استقامت پانے کے لئے ان فوائد پر نگاہ رکھئے جن کا ذکر پچھلے صفحات میں کیا جا چکا ہے۔

اِنفرادی کوشش کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ باقاعدہ طور پر جاننے سے پہلے ہمیں چاہئیے کہ اپنی انفرادی کوشش کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کے لئے سب سے پہلے اپنی ذات کو ذیل میں دیئے گئے اوصاف سے متصف کرنے کی کوشش کریں۔لیکن یاد رکھئے کہ ان تمام اوصاف کا تعلق اسباب سے ہے اور ہمیں چاہئے کہ اپنی نگاہ اسباب پر نہیں' خالقِ اسباب عزوجل پر رکھیں۔اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ اگر مذکورہ اوصاف میں سے کچھ اوصاف آپ کی ذات میں نہ بھی ہوں تو بھی آپ کو انفرادی کوشش کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی کیونکہ ایسے ایسے اسلامی بھائیوں کو کامیاب انفرادی کوشش کرتے دیکھا گیا جن میں بظاہر کوئی خوبی دکھائی نہیں دیتی۔''

جبکہ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کبھی اس قسم کے شکووں میں مبتلاء نہیں ہوں گے کہ میں نے اتنے اچھے انداز سے فلاں پر انفرادی کوشش کی لیکن وہ تو (معاذ اللہ) ایسا ڈھیٹ ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتا..یا..فلاں پر مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقے کے مطابق اتنی طویل انفرادی کوشش کی لیکن نتیجہ صفر رہا..یا..فلاں پر زندگی کی سب سے بہترین انفرادی کوشش کی لیکن لگتا ہے اس کا دل پتھر ہو چکا ہے، وغیرہ وغیرہ......اور اس کا تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ ان اوصاف کی موجودگی میں خود پسندی کا شکار نہیں ہوں گے کہ میرا اندازِ گفتگو بہت اچھا ہے، میں تو مٹی کو بھی ہاتھ لگاتا ہوں تو سونا بن جاتی ہے، فلاں پر کئی منجھے ہوئے اسلامی بھائیوں نے انفرادی کوشش کی لیکن کامیابی مجھے ہی ملی، وغیرہ وغیرہ......

انفرادی کوشش کرنے والے کے اوصاف

(1) خوش اخلاقی:

جو مبلغ جتنا زیادہ خوش اخلاق ہوگا یعنی سلام میں پہل کرنے والا ہوگا، پرتپاک انداز سے مصافحہ یا معانقہ کرنے کا عادی ہوگا، خندہ پیشانی سے مسکرا کر ملنے والا ہوگا، اپنی ذات کے لئے غصہ کرنے والا نہ ہوگا، جو اس پر ظلم کرے اسے معاف کرنے والا ہوگا، احترامِ مسلم کا خوگر ہوگا اور مسلمانوں کی غم خواری کرنے والا ہوگا تو لوگ اتنی ہی آسانی سے اس کی طرف مائل ہوں گے اور اسے کسی پر انفرادی کوشش کرنے میں دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ خوش اخلاقی اپنانے کے لئے ہمیں چاہیئے کہ اس کے فضائل پر غور وفکر کریں مثلاً

﴿۱﴾ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بندہ اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے رات کو عبادت کرنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔''

﴿شعب الایمان، ج۶،ص۲۳۷، رقم:۷۹۹۸﴾

﴿۲﴾ حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے کے تاجور رسولوں کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''میزانِ عمل میں حسن اخلاق سے وزنی کوئی اور عمل نہیں۔''

(الادب المفرد، باب حسن الخلق،ص۹۱، رقم۲۷۳)

﴿۳﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، '' بروز محشر تم میں سے میرے سب سے زیادہ محبوب اور میری مجلس میں سب سے زیادہ

قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے ہیں، نرم خُو ہیں، جو لوگوں سے الفت رکھتے ہیں اور لوگ ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور تم میں میرے لیے سب سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن میری مجلس میں مجھ سے سب سے زیادہ دُور منہ بھر کر باتیں کرنے والے، باتیں بنا کر لوگوں کو مرغوب کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہونگے۔'' ﴿سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، ج۳، ص۴۱۰، رقم ۲۰۲۵﴾

﴿۴﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''حسن اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔''

﴿شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ج۶، ص۲۴۸، رقم:۸۰۳۶﴾

﴿۵﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کر سکتی ہیں۔''

﴿شعب الایمان، ج۶، ص۲۴۵، رقم ۸۰۵۴﴾

﴿۶﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟'' فرمایا، ''جو ان میں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہو۔'' ﴿ابو داؤد کتاب الادب ج۴، ص ۴۴۹، رقم:۵۱۹۷﴾

﴿۷﴾ حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہارا لوگوں کو گرم جوشی سے سلام کرنا بھی صدقہ ہے۔''

﴿جامع العلوم والحکم ج۱ ص ۲۳۵﴾

﴿۸﴾ حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب دومسلمان ملاقات کرتے ہیں پھران میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ انکی دعا قبول فرمائے اور انکے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت فرمادے۔''

﴿مسند احمد بن حنبل، ج٤، ص ٢٨٦، رقم: ١٢٤٥٤﴾

﴿۹﴾ حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب دومسلمان مرد ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے ساتھی کوسلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے نوے رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کے لئے اور دس مصافحہ میں پہل کرنے والے کے لئے ہیں۔''

﴿مسند البزار، ج١ ص ٤٣٧﴾

﴿۱۰﴾ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب دومسلمان ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ کرتے اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عزوجل انکے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے نوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔''

﴿طبرانی اوسط باب الف، ج٥، ص ٣٨٠، رقم: ٧٦٧٢﴾

﴿۱۱﴾ حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہر نیکی صدقہ ہے اور تمہارا کسی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے۔''

(المسند احمد بن حنبل، ج۵، ص ۱۱۲، رقم ۱۴۷۱۵)

﴿۱۲﴾ حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''کسی نیک کام کو ہرگز حقیر نہ جانو اگرچہ وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔''

﴿مسلم کتاب البر والصلۃ باب فی صنائع المعروف ص ۱۴۱۳، رقم: ۲۶۲۶﴾

﴿۱۳﴾ حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مرفوعًا روایت فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، '' اپنے ڈول (برتن) سے دوسرے بھائی کا ڈول (برتن) بھرنا تیرا صدقہ ہے، تیرا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، تیرا مسلمان بھائی کے لیے مسکرانا صدقہ ہے اور تیرا کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ ﴿سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، ج۳، ص۳۸۴، رقم: ۱۹۲۳﴾

(2) خوش لباسی:

انفرادی کوشش کرنے والے کو چاہئے کہ وہ سنت کے مطابق سادہ اور صاف ستھرا لباس پہننے کا عادی ہو۔ کیونکہ اگر اس کے کپڑے میلے کچیلے نظر آئیں گے تو لوگ اس سے ملنے سے کترائیں گے۔ خوش لباسی سے ہمیں تنظیمی فوائد کے ساتھ ساتھ درجِ ذیل برکتیں بھی نصیب ہوں گی ان شاءاللہ عزوجل

☆ سرکار ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے''۔

﴿سنن ترمذی رقم الحدیث ۲۸۰۸ ج٤ ص٣٦٥﴾

☆ مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا'' الطھور شطر الایمان یعنی پاکیزگی نصف ایمان ہے۔''

﴿صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۲۳ ص ۱٤۰﴾

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا ''جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اِکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے۔''

﴿سنن ابو داؤد رقم الحدیث ٤١٦٣ ج٤ ص١٠٣﴾

لیکن یہ بھی نہ ہو کہ ہر وقت کنگھا لے کر سر کے بالوں کے پیچھے پڑے رہیں اور نہ ہی اتنی لاپرواہی سے کام لیں کہ بال الجھے اور بکھرے ہوئے رہیں۔ بہرحال ہمارا حلیہ سنتوں کے سانچے میں ڈھل کر ایسا ستھرا اور نکھرا ہونا چاہیے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر ہم سے گھن نہ کریں بلکہ ہماری طرف مائل ہوں۔

میری ہر ہر ادا سے یا نبی ﷺ سنت تیری جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا ﷺ خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

(3) معاملہ فہمی:

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت علامہ ابو بلال محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ ''جس کو یہ گُر مل گیا کہ کہاں کیا بولنا ہے تو وہ کامیاب ہو گیا۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مبلغ کو معاملہ فہم ہونا چاہیئے کہ وہ جانتا ہو کہ کس وقت، کس سے، کیا بات کرنی ہے؟ مثلاً آپ کی ملاقات کسی نئے اسلامی بھائی سے ہوئی اور اس نے بتایا کہ ''میری ماں کو کینسر ہوگیا ہے۔'' اور آپ نے اس کی قلبی کیفیات کا لحاظ کیئے بغیر اسے موت کے تصور سے ڈرانا شروع کر دیا کہ عنقریب موت آنے والی ہے، اورتمہاری ماں تو بالکل قبر کے کنارے پہنچ چکی ہے، وغیرہ وغیرہ ۔......اس قسم کی گفتگو کے بعد آپ کے بارے میں اس کے کیا تأثرات ہوں گے؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں بلکہ ہوسکتا ہے وہ زبان سے اظہار بھی کرڈالے۔ اس لئے ایسے موقع پر غم خواری کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کریں اور کچھ اس طرح سے اس کی غم خواری کریں، ''اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ کو جلد از جلد شفاء عطا فرمائے انہیں ہر آفت، دکھ اور پریشانی سے بچائے،...... میں اجتماع میں بھی دعا کروں گا، ان شاء اللہ عزوجل...... بلکہ ہو سکے تو آپ بھی میرے ساتھ چلیئے، دونوں بھائی مل کر دعا کریں گے، اس کے علاوہ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والوں کی دعائیں جلد قبول ہونے کی بشارت بھی دی گئی ہے، لہٰذا! آپ بھی کوشش کر کے مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے اور ڈھیروں ثواب کے حصول کے ساتھ ساتھ اپنی والدہ کی جلد صحت یابی کے لئے دعا بھی کریں۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ اگر ہم نے موقع محل کے مطابق گفتگو نہ کی تو ممکن ہے کہ کسی بے موقع بات کی وجہ سے وہ اسلامی بھائی ہم سے دور ہو جائے جیسا کہ ایک مبلغ نے بتایا کہ ''ایک ماڈرن کلین شیو نوجوان سے میری ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ ابتدائی ایک دو ملاقاتوں کے بعد ہی ایک دن میں نے ان سے کہہ دیا کہ ''پیارے اسلامی بھائی! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ بھی داڑھی رکھنے کی سنت پر عمل کرلیں۔'' وہ

اسلامی بھائی یہ بات سن کر جھینپ گئے اور اس دن کے بعد مجھ سے ملنا چھوڑ دیا۔افسوس! مجھ سے غلطی ہوگئی ، گویا ابھی توا گرم نہیں ہُوا تھا کہ میں نے ٹھنڈے توے پر ہی روٹی ڈال دی یعنی نیکی کی دعوت دینے میں جلد بازی سے کام لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس اسلامی بھائی نے ملنا ہی چھوڑ دیا اگر وہ ملتے رہتے تو کم ازکم میں انہیں نیکی کی دعوت تو پیش کرتا رہتا ، اس طرح آہستہ آہستہ ان کا ذہن بن جاتا اور وہ بھی ایک دن اپنے چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی سجا لیتے۔''

یہ بھی یاد رکھئے کہ ہمیں جن اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنی ہے ان کا تعلق زندگی کے مختلف شعبوں سے ہوسکتا ہے مثلاً طالب علم ، استاذ ، وکیل ، ڈاکٹر ، فوجی افسر ، کاروباری شخص ، ملازمت پیشہ وغیرہ ، ......پھر ان میں کوئی جوان ہوگا تو کوئی بوڑھا ، ......اور اسی بناء پر ان میں سے ہر ایک کی گفتگو ، لباس ، رہن سہن اور سوچ کا انداز جداگانہ ہوتا ہے ، لہٰذا ! ہمیں چاہیے کہ ہر ایک پر اس کی نفسیات کے مطابق انفرادی کوشش کریں اور یہ گُر سیکھنے کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ، امیرِ اہل سنت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے مدنی مذاکروں کو سننا اور جتنا ممکن ہو سکے آپ مدظلہ العالی کی صحبت میں بیٹھنا بے حد مفید اور ضروری ہے۔

(4) قدرتِ کلام (بولنے کا فن) :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کسی کو اپنا مقصد کلام کے ذریعے سمجھا سکتے ہیں ، مثلاً کسی غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دینا ، کسی اسلامی بھائی کو مدنی قافلے میں سفر یا مدنی انعامات کی ترغیب دلانا ، نیکی کی دعوت یا نماز کی ادائیگی کے لئے ذہن بنانا گفتگو کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ انفرادی کوشش کرنے والا مبلغ قلیل اور پر دلیل کلام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔اس کے لئے مسلسل مدنی قافلوں میں سفر کرنا بے حد مفید ہے۔اس کے علاوہ انفرادی کوشش کرنے والے کو چاہئے کہ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرتا رہے تاکہ اس کے ذہن میں زیادہ سے زیادہ الفاظ کا ذخیرہ جمع ہو سکے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم غور کریں کہ اس وقت دنیا میں جتنی بھی بڑی بڑی کمپنیاں ہیں ان کی تیار کردہ مصنوعات کی کامیابی کا دارومدار ان کے سیلز مین (Salesman) پر ہوتا ہے کیونکہ اس کا کام بولنے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو سیلز مین (Salesman) جتنے اچھے انداز میں اپنی کمپنی کا تعارف پیش کرے گا اتنی ہی اس کمپنی کی شہرت مارکیٹ میں ہوگی۔

اسی طرح ہر دعوتِ اسلامی والے کو چاہیئے کہ دعوتِ اسلامی کا تعارف اور اس کی برکتیں بہترین انداز میں دوسروں تک پہنچائے۔ چنانچہ ہم جتنے اچھے انداز میں انفرادی کوشش کریں گے، اتنی آسانی سے ہماری تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کا پیغام لوگوں کے دلوں میں اترتا چلا جائے گا۔

(5) مختلف زبانوں پر عبور:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو ہمیں اردو زبان میں ہی انفرادی کوشش کرنی چاہیئے لیکن جس قدر ممکن ہو کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ علاقائی اور بین الاقوامی زبانوں مثلاً اردو، عربی، انگلش، سندھی، پنجابی، سرائیکی، پشتو، بنگالی، میمنی وغیرہ پر عبور حاصل کرنا چاہیئے تاکہ سامنے والے کے اردو نہ جاننے کی صورت میں اس پر کسی بھی

زبان میں انفرادی کوشش کی جاسکے۔ کیونکہ ہمارا مدنی مقصد یہ ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کےلوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عزوجل" اورساری دنیا کے لوگوں میں مختلف قسم کی زبانیں رائج ہیں۔ چنانچہ جب ہم کسی سے اس کی مادری یا مقامی زبان میں گفتگوکریں گےتو وہ بہت جلد ہم سے مانوس ہوجائے گا جس کی وجہ سے اس پر انفرادی کوشش کرنا بےحد آسان ہوجائے گا۔

(6) مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ:

انفرادی کوشش کے لئے مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ دل میں ہونا بہت ضروری ہے۔سرکارِمدینۃ المنورۃ سلطانِ مکۃ المکرّمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے، "دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے۔" صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے لیے؟" ارشاد فرمایا، "اللہ کیلئے اسکی کتاب کیلئے، اس کے رسول کیلئے، مسلمانوں کے اماموں کے لیےاوران کی عوام کیلئے۔"

﴿مسلم ،کتاب الایمان ، باب بیان الدین النصیحۃ ، رقم ۵۵، ص۴۷﴾

جب ہم کسی کا مخلص خیر خواہ بن کرانفرادی کوشش کریں گےتو اخلاص کی نورانیت سامنے والے کا دل موہ لے گی اور یہ انفرادی کوشش ضرور کامیاب ہوگی۔ان شاءاللہ عزوجل

(7) سنجیدہ مزاجی:

انفرادی کوشش کرنے والے کی ذات میں سنجیدگی کا وصف ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ اگرکوئی ابے تبے سے دوسروں کومخاطب کرنے والا ، مسخرے پن کی عادت کا شکار ہونے والا ہوگا تواس کی کسی بات کوسنجیدگی سے نہیں لیا جائے گا۔چنانچہ وہ جب بھی انفرادی کوشش کرے گا تو اسے مذاق ہی مذاق میں ٹال دیا جائے گا۔اس لئے

مبلغ کو چاہیے کہ وہ محض انفرادی کوشش کے وقت نہیں بلکہ ہر وقت، ہر جگہ مبلغ بن کر رہے یعنی پورے جسم کا قفلِ مدینہ لگانے کی کوشش کرے اور سنجیدہ اور باوقار انداز سے زندگی گزارے۔......

(8) معاملات میں صفائی پسند واقع ہونا:

مبلغ کو چاہئے کہ اپنے دنیاوی معاملات مثلاً کاروباری لین دین، ملازمت، قرض اور گھریلو معاملات میں بھی شریعت کا دامن تھام کر رکھے۔ کیونکہ مذکورہ معاملات درست نہ ہونے کی صورت میں اس کی شخصیت پر ایسے منفی اثرات مرتب ہوں گے جو اس کی انفرادی کوشش کی کامیابی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

(9) بقدرِ ضرورت علمِ دین کا حامل ہونا:

''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے سلسلے میں علم دین بنیادی ضرورت ہے۔ لہٰذا! مبلغ کو چاہیے کہ مختلف ذرائع مثلاً امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسائل و بیانات اور مدنی مذاکرات کے کیسیٹ اور علمائے دین کی تصانیف اور مدنی قافلوں میں سفر کی مدد سے علم دین سیکھنے کی کوشش مسلسل جاری رکھے۔

(10) باعمل ہونا:

اگر انفرادی کوشش کرنے والا اپنے کہے پر عمل کرنے والا ہوگا تو اس کی زبان سے نکلنے والے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر سامنے والے کے دل میں پیوست ہو جائیں گے، ان شاء اللہ عزوجل۔ جبکہ اس کے برعکس اگر اس کے قول و فعل میں تضاد نظر آئے گا تو سامنے والے پر کوئی اچھا اثر قائم نہیں ہوگا۔

انفرادی کوشش کے لئے کی جانے والی ملاقات میں نیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب بھی کسی سے ملاقات کریں تو ہمیں چاہئے کہ ''ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا حصول'' پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس مدنی مقصد کے ساتھ ملاقات کریں کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ'' اوراس مقصد کے حصول کے لئے مجھے خود بھی مدنی انعامات کا عامل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننا ہےاور اپنے اس ملاقاتی اسلامی بھائی کوبھی اس کی ترغیب دینی ہے۔

انفرادی کوشش کے لئے کی جانے والی ملاقات سے پہلے غور طلب امور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب بھی ہم کسی سے ملاقات کے لئے جائیں تو ہمیں چاہئیے کہ ملاقات سے پہلے ربِ کائنات کی بارگاہ میں (دل ہی میں سہی) اپنی انفرادی کوشش کی کامیابی کے لئے دعا ضرور کریں کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔اس کے علاوہ اپنے ظاہری حلیہ کا بھی ضرور جائزہ لے لیں مثلاً لباس صاف ستھرا ہونا چاہئے،عمامہ دُھلا ہوا ہواس پر تیل وغیرہ کے دھبے نہ لگے ہوئے ہوں، زُلفیں بے ترتیب نہ ہوں، ہوسکے تو ان میں تیل لگا کر کنگھی کر لیجئے، ہاتھ پاؤں کے ناخن بڑھے ہوئے نہ ہوں اور اگر اچھی قسم کے جوتے موجود ہوں تو

وہ پہن لئے جائیں، وغیرہ...... بلکہ ہمیں ہر وقت ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہئیے کہ کسی بھی وقت کسی بھی مقام پر ہمیں انفرادی کوشش کے لئے ملاقات کرنا پڑ سکتی ہے۔اس کے علاوہ مدنی تحائف مثلاً عطر کی شیشی، رسائلِ امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی، آپ کے بیانات کی کیسٹیں، مدنی انعامات کے کارڈ اور تسبیح وغیرہ بھی اپنے پاس ضرور رکھیں۔

ملاقات کی ابتداء کس طرح کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب کسی سے ملاقات ہو تو مسکراتے ہوئے سلام کرکے اس کا نام (اگر پہلے سے معلوم ہو تو) پکار کر اس سے گرمجوشی سے مصافحہ کریں اور مصافحہ کے دوران اگر انگوٹھے کے پاس ایک رگ کو دبایا جائے تو آپس میں محبت بڑھتی ہے۔یاد رہے دورانِ مصافحہ توجہ سامنے والے کی طرف ہونی چاہئیے ایسا نہ ہو کہ آپ کا چہرہ کسی اور جانب ہو جبکہ ہاتھ کسی دوسرے کی طرف بڑھ رہے ہوں۔ ہاں! اگر سامنے والے کی توجہ کسی اور طرف ہو تو مصافحہ کرتے وقت اس کے ہاتھ کو خفیف سا جھٹکا دیں (جس سے اسے تکلیف نہ پہنچے) ان شاءاللہ عزوجل وہ آپ کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔اگر موقع ہو تو معانقہ بھی کریں (بشرطیکہ وہ امرد نہ ہو) اور اس کے بعد گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے مناسب الفاظ میں اس کی خیریت دریافت کریں۔ پھر (اگر معلوم نہ ہو تو) اس کا نام پوچھ لیجئے اور اگر نام شریعت کے مطابق ہے تو اس کے نام کی تعریف بھی کر دیجئے کہ بڑا پیارا نام ہے۔ پھر اسے اپنا نام اور کام بھی بتا دیجئے، اس کے بعد نپے تلے الفاظ میں اس کا کام بھی دریافت کرلیں مثلاً ''شعیب بھائی! آپ پڑھتے ہیں یا کوئی کام وغیرہ کرتے ہیں؟'' پھر اس پر مدنی ماحول کی اہمیت

آشکار کرتے ہوئے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت دیجئے اور مدنی انعامات کا تعارف کرواتے ہوئے ان کا عامل اور مدنی قافلوں کی برکتیں بتاتے ہوئے راہِ خدا عزوجل کا مسافر بننے کی ترغیب دیں۔ (عملی مشق کے لئے کتاب کے آخر میں دی گئی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔)

ملاقات کا دورانیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کسی اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کی غرض سے کی جانے والی ہماری ملاقات مختلف مقامات پر ہو سکتی ہے مثلاً ہفتہ وار اجتماع میں، اجتماعِ ذکر و نعت میں، سالانہ اجتماع میں، مسجد میں، بازار میں، دکان پر، بس اسٹاپ پر، کسی اسپتال میں، اسکول و کالج میں، کسی مختصر یا طویل سفر کے دوران، ...... پھر یہ ملاقات اچانک ہو گی یا طے شدہ۔ ...... لہذا! موقع کی مناسبت سے ملاقات کا دورانیہ (جو بہت زیادہ طویل نہ ہو) اپنے ذہن میں طے کر لیں اور اس کی بھی تقسیم کر لیں کہ اتنے منٹ میں میں اسے نیکی کی دعوت پیش کروں گا، اتنے منٹ دعوتِ اسلامی کے ماحول کا تعارف کرواتے ہوئے اس کے دل میں دعوتِ اسلامی کی اہمیت اجاگر کروں گا، اتنے منٹ اسے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کروں گا، اتنے منٹ میں مدنی انعامات اور مدنی قافلوں کا تعارف کرواتے ہوئے اسے مدنی انعامات کا کارڈ بھر کر جمع کروانے اور مدنی قافلوں کا مسافر بننے کے لئے تیار کرنے کی کوشش کروں گا۔ وقت کی اس تقسیم کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہم اپنی مختصر ملاقات میں بھی بھرپور انفرادی کوشش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اگر ہم نے وقت تقسیم نہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ ہماری ملاقات محض حال احوال دریافت کرنے تک محدود رہے اور وہ ہم سے اجازت لے کر رخصت ہو جائے۔

دورانِ ملاقات پیشِ نظر رکھے جانے والے امور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں چاہئے کہ ملاقات کے دوران درجِ ذیل امور کا بالخصوص خیال رکھیں ۔ (اس کی عملی مشق کے لئے بھی کتاب کے آخری صفحات میں دی گئی ملاقات کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں ۔)

{1} نشاط قائم رکھیں:

پوری ملاقات کے دوران اپنی اور سامنے والے بالخصوص نئے اسلامی بھائی کی دلچسپی فوت نہ ہونے دیں ۔ بار بار ایک ہی سوال مثلاً طبیعت یا کاروبار کے بارے میں ہی پوچھتے رہنے سے بھی سامنے والا بوریت کا شکار ہوجاتا ہے،لہذا ! اس سے اجتناب کیا جائے۔ واقعات میں دل چسپی انسان کا فطری تقاضا ہے،اس لئے ہو سکے تو ملاقات کے دوران دعوتِ اسلامی کی برکتوں پر مشتمل کوئی مختصر واقعہ بھی سنادیں ۔

{2} ٹھہر ٹھہر کر سوچ سمجھ کر گفتگو کریں:

جو بھی گفتگو کریں بہت سوچ سمجھ کر کریں اور الفاظ کی ادائیگی کی رفتار متوسط ہو۔ ایسا قلیل اور پر دلیل کلام کریں جو سامنے والے کی سمجھ میں بھی آجائے۔ یہ گُر سیکھنے کے لئے مدنی قافلوں میں استقامت سے سفر اختیار کرتے رہیے۔

{3} جھوٹ میں مبتلاء کروادینے والے سوالات کرنے سے بچیں:

دورانِ ملاقات ایسے سوالات نہ کریں جن کا جواب

دیتے ہوئے مسلمان کے جھوٹ میں مبتلاء ہونے کا غالب امکان ہو، مثلاً سفر کیسا گزرا؟ آپ کو میری بات بری تو نہیں لگی؟ آپ نے اجتماع میں شرکت کیوں نہیں کی؟ آپ بور تو نہیں ہو رہے؟ وغیرہ وغیرہ......

{4} بات نہ کاٹیں:

حتی الامکان سامنے والے کی بات کاٹنے سے بچیں کہ کوئی بھی اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں! اگر سامنے والا بے تکان بولتا چلا جائے یا گفتگو کا رخ ایسی جانب موڑ دے جہاں آپ کو اپنا مقصدِ ملاقات فوت ہوتا نظر آئے وہاں حکمت عملی سے رسمی الفاظ بول کر ترکیب بنا لیجئے۔

{5} سامنے والے کی نفسیات کے مطابق گفتگو کریں:

دورانِ گفتگو سامنے والے کی نفسیات کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ لہٰذا! وہ جس شعبۂ زندگی سے تعلق رکھتا ہو اُس سے اِس شعبے کے بارے میں مختصر طور پر چند جملوں میں معلومات ضرور پوچھیں اور اپنی انفرادی کوشش کے دوران ہو سکے تو اس کے شعبے کی مثالیں دے کر اسے سمجھائیں۔ اس سے ملاقات میں اُس کی دلچسپی قائم رکھنے میں بہت مدد ملے گی۔

{6} بھرپور خوداعتمادی سے ملاقات کریں:

انفرادی کوشش کے لئے بالخصوص شخصیات سے ملاقات کرنے والے مبلغ کو چاہئیے کہ اس کے سامنے موجود شخصیت کتنے ہی بڑے عہدے پر کیوں نہ ہو وہ قلبی طور پر ہرگز ہرگز اس کے عہدے یا منصب سے مرعوب نہ ہو اور نہ ہی کسی قسم کی

احساسِ کمتری کا شکار ہو بلکہ بھرپور خود اعتمادی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انفرادی کوشش کرے۔ مگر یاد رہے کہ انفرادی کوشش کرچکنے کے بعد خُود پسندی میں مبتلا ہونے کی بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے کہ اس نے مجھے انفرادی کوشش کی توفیق عطا فرمائی۔

(7) آپ جناب سے بات کریں:

دورانِ گفتگو تُو تکار، ابے تبے سے بچیں خواہ وہ آپ کا پرانا جاننے والا ہو، بلکہ آپ جناب سے بات کریں۔ اس سے آپ کو اپنا مقصد پورا کرنے میں معاونت ملے گی۔

(8) نگاہیں نیچی رکھیں:

ملاقات کے دوران سامنے والے کے چہرے پر نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو کریں بلکہ سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور وقتاً فوقتاً کن انکھیوں سے اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ بھی لیتے رہیں۔

(9) اصطلاحات کا استعمال:

گفتگو کے دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات کا استعمال ہرگز ترک نہ کریں۔ ہاں! اگر ایسی اصطلاح ہو جس سے سامنے والا بالکل ناواقف ہو اور تشویش میں مبتلاء ہو جائے تو اس کی مختصر طور پر وضاحت بھی کر دیجئے مثلاً ''مکتب'' کا لفظ بولیں تو اسے بتا دیں کہ ''دفتر'' کو ہمارے ہاں مکتب کہا جاتا ہے۔

(10) درمیانی آواز سے گفتگو کریں:

دورانِ گفتگو درمیانی آواز سے بات چیت کریں، نہ تو اتنی

دھیمی آواز ہو جو سامنے والے کے پردۂ سماعت سے ٹکرانے کی ''سعادت'' سے محروم رہے اور نہ اتنی بلند کہ آس پاس کے لوگ تشویش میں مبتلاء ہو جائیں۔

(11) اظہار مسرت اور غم خواری:

سامنے والا اگر کوئی خوشی کی بات بتائے کہ میں امتحان میں پاس ہو گیا ہوں یا میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے تو اس کی خوشی میں اس طرح شریک ہو جائیں کہ وہ خوشی اسے نہیں آپ کو ملی ہے۔ اسے مبارک باد دیتے ہوئے ملاقات کے اختتام پر اس کے بچے کے لئے کوئی تحفہ دے دیجئے۔ اور اگر اس کا کوئی چھوٹا بچہ ساتھ ہو (جو حدِ شہوت کو نہ پہنچا ہو) تو اسے شفقت سے چوم لیجئے، اس سے سامنے والے کے دل میں آپ کی محبت بڑھے گی۔

اور اگر وہ کوئی غم کی بات بتائے مثلاً میں امتحان میں فیل ہو گیا یا میرے پیسے کھو گئے یا مجھے کاروبار میں نقصان ہو گیا تو اظہار افسوس کرتے ہوئے اس کی غم خواری کیجئے، اس کی ڈھارس بندھانے کے لئے موقع محل کے مطابق مصائب کے فضائل میں سے کوئی فضیلت بھی سنادیں۔ مصائب کے چند فضائل ملاحظہ ہوں،......

(۱) حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔'' جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''مسلمان کو تھکاوٹ، مرض رنج اور غم میں سے جو مصیبت پہنچی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ عزوجل اسے اسکے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔''

﴿مجمع الزوائد کتاب الزھد رقم ۱۷۸۷۲ ج ۱۰ ص ۲۵۶﴾

(۲) حضرتِ اَنَس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اسکے جتنے پتے گرانا چاہے اتنے پتے گر گئے پھر فرمایا کہ ''مصیبتیں اور تکلیفیں میرے اس درخت کے پتوں کو گرانے سے بھی تیزی سے آدمی کے گناہوں کو گرادیتی ہیں۔''

﴿مجمع الزوائد ج۲ ص ۳۰۱﴾

(۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قِیامَت کے دن جب اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو دنیا میں عافیت کے ساتھ رہنے والے تمنا کریں گے کہ کاش! ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔'' ﴿ترمذی، کتاب الزھد، رقم: ۲۴۱۰، ج۴، ص ۱۸۰﴾

(۴) حضرتِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''مومن کے جسم میں جو ایذاء دینے والی چیز پہنچتی ہے اللہ عزوجل اس کے سبب اس بندے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

﴿الترغیب والترھیب رقم ۵۲۷۳ ج۶ ص ۱۶۶﴾

{12} اس کے ذاتی حلئے وغیرہ پر اعتراض نہ کریں:

اگر سامنے والے نے خلافِ سنت لباس پہنا ہوا ہو یا وہ کسی اعلانیہ فسق (مثلاً داڑھی منڈانے کے گناہ) میں مبتلاء ہو تو اس پر تنقید نہ کریں کہ فائدہ کی بجائے نقصان ہوسکتا ہے۔

{13} اختلافی وسیاسی بحث میں نہ الجھیں:

اگر دورانِ گفتگو سامنے والا کسی قسم کی اختلافی بحث چھیڑنے کی

کوشش کرے تو اپنے ''محققِ اعظم'' ہونے کا ثبوت دینے کی بجائے اس سے گزارش کریں کہ'' آپ کے ان سوالات کا جواب تو ہمارے علمائے کرام ہی بہتر طور پر دے سکتے ہیں، لہٰذا! اگر آپ چاہیں تو کسی وقت فلاں عالمِ دین کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں۔'' یا پھر اسے اس موضوع پر لکھی گئی مستند کتاب پڑھنے کا مشورہ دیتے ہوئے بات آگے بڑھا دیں۔

اور اگر آپ کی ملاقات سیاسی بحث کا شوق رکھنے والے سے ہو جائے تو اس بحث میں مبتلاء ہونے کی بجائے اپنی گفتگو کا رخ اپنے مقصد کی جانب اس طرح پھیریں کہ اسے محسوس نہ ہونے پائے، کیونکہ ایسی بحث کی صورت میں غیبت ہو جانے کا اغلب امکان ہوتا ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(14) محاسب نہیں خیر خواہ بنیں:

دورانِ گفتگو اگر سامنے والا کوئی غلط بات کہہ دے تو نہایت شفقت کے ساتھ اس کی خیر خواہی کرتے ہوئے نرمی سے سمجھایئے نہ کہ محاسب کے انداز میں پوچھ گچھ اور ڈانٹ ڈپٹ شروع کر دیں۔ جیسا کہ......

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اُسے زینت عطا کرتی ہے۔''

﴿مسند احمد بن حنبل، ج۱۰، رقم ۲۵۷۶۷، ص۴۰۷﴾

حضرت سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، '' جب تم اپنے کسی بھائی کو گناہوں میں مبتلا دیکھو تو اُس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ کہ تم کہتے ہو اللہ

اسے رسوا کرے، اللہ اِس کا برا کرے بلکہ یوں کہو اللہ اِسکی توبہ قبول فرمائے اِسکی مغفرت فرمائے۔''

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، باب فضیلۃ الصبر، رقم ۶۵۲۱، ج۳، ص۱۱۲ بتغیر قلیل)

(15) سب کے سامنے نہ سمجھائیں:

اگر وہ کوئی غلطی کردے تو اسے سب کے سامنے ہرگز نہ ٹوکیں کہ اس کی دل آزاری ہوجانے کا قوی امکان ہے جس کی وجہ سے آپ کی بات بے اثر ہوجائے گی، لہٰذا موقع پا کر تنہائی میں سمجھائیں۔

حضرت سیدنا ابودردا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کردیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مزین (آراستہ) کردیا۔'' (تنبیہ الغافلین ص۹۴)

(16) اعتراض یا تنقید کا جواب:

اگر ملاقات کے دوران سامنے والا آپ کی ذات یا تنظیم پر خوامخواہ کا اعتراض یا بے جا تنقید کرے تو بھڑک اٹھنے کی بجائے زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اسے نرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے کا سلسلہ جاری رکھئے۔ اور اگر ایسی صورت حال ہو کہ اس کا جواب دینا ضروری ہوجائے تو انتہائی حکمتِ عملی سے جواب دیجئے کہ سننے والا کوئی بھی شخص بدظن نہ ہو۔

(17) اس کی کوئی بات بری لگے تو؟

اگر آپ کو اس کی کوئی بات بری لگے تو اس پر ظاہر نہ ہونے دیں بلکہ

برداشت کر کے صبر کرنے کا ثواب لُوٹیں ،مثلاً اس کے منہ سے بدبو آرہی ہو یا اس کے جسم سے پسینے کی بو آرہی ہو جس کی وجہ سے اس کے پاس کھڑا ہونا دشوار محسوس ہو رہا ہو تو اسے ہرگز اس بات کا احساس نہ ہونے دیں کہ آپ اس کی وجہ سے کسی آزمائش میں مبتلاء ہیں۔

{18} فضول گوئی سے بچتے رہیں:

دورانِ گفتگو فضول گوئی (یعنی بے کار باتوں) سے بالعموم اور حرام کلام مثلاً غیبت ،چغلی وغیرہ سے بالخصوص مکمل طور پر بچئے۔صرف اور صرف اپنے مدنی مقصد پر نگاہ رکھئے۔

{19} نرم لہجہ اپنائیں:

لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے،لہذا! ہمارا لہجہ خصوصاً ملاقات کے وقت ایک شفیق اور مہربان باپ کے لہجے کی طرح ہونا چاہیے ۔اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہمارے لہجے کی مٹھاس اس کے کانوں میں رس گھولتی ہوئی دل میں اتر جائے گی ۔ان شاء اللہ عزوجل

{20} سنجیدگی کا دامن تھامے رکھیں:

ملاقات کے دوران سنجیدگی کا دامن مضبوطی سے تھامے رہئے اور مذاق مسخری کی محفل گرم کرنے سے پرہیز کریں ۔لیکن یاد رکھئے کہ سنجیدگی ''منہ پر بارہ بجانے'' کا نام نہیں اور نہ ہی بقدرِ ضرورت گفتگو کرنا اور مسکرانا سنجیدگی کے منافی ہے۔اس لئے سنجیدہ بننے کے لئے ان چیزوں کو ترک نہ کریں بلکہ حسبِ ضرورت مزاح بھی کرلیں ،اور مزاح ایسا ہونا چاہیے جس میں نہ تو کسی کی دل آزاری و تذلیل ہو اور نہ ہی

کوئی اس کی وجہ سے تشویش میں مبتلاء ہو۔

{21} وہ کلمہ کفر کہہ دے تو؟

گفتگو کے دوران اگر سامنے والا (معاذ اللہ عزوجل) کوئی ایسا کلمہ کہہ ڈالے جسے علمائے کرام نے کفر قرار دیا ہو (کلمات کفر کی پہچان کے لئے امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسالے ''اٹھائیس کلمات کفر'' کا مطالعہ کریں) تو اس کے الفاظ کی تائید نہ کریں، لیکن اُس پر فوری طور پر ''کفر کا فتویٰ'' لگانے سے بھی پرہیز کریں کہ اسی میں عافیت ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ آپ کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہو اور وہ کلمہ کفر نہ ہو یا پھر وہ کلمہ تو کفر ہو لیکن اس کے کہنے والے کو کافر نہیں کہا جاتا (اس کی تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ''ایمان کی حفاظت'' کا مطالعہ فرمائیں) بہر صورت اسے حکمت عملی سے سمجھائیں کہ '' پیارے بھائی میری معلومات کے مطابق علمائے کرام نے اس بات کو کفر قرار دیا ہے لہذا! آپ احتیاطاً تجدید ایمان کے لئے کلمہ پڑھ لیجئے اور کسی مستند عالم سے اس بارے میں ضرور پوچھ لیجئے گا۔'' پھر ایمان کی حفاظت کے بارے میں اس کا ذہن بنا کر ''اٹھائیس کلمات کفر'' نامی رسالہ تحفے میں دے دیں اور اپنی گفتگو کا سلسلہ وہیں سے جوڑ لیں جہاں سے ٹوٹا تھا۔

{22} مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کی دعوت ضرور دیں:

مدنی انعامات اور مدنی قافلوں کے بارے میں اس کا ذہن بنانے کے بعد (جس کا مواد مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ''نصاب مدنی قافلہ''، اس کتاب کے آخر میں دی گئی ملاقات کی مثالوں اور رسالہ ''مدنی تحفہ'' سے لیا جاسکتا ہے۔) اس کے ہاتھ میں مدنی انعامات کا کارڈ تھماتے ہوئے اسے پر کر کے ہر مدنی ماہ کی دس تاریخ سے پہلے پہلے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے اور ہر ماہ میں تین دن کے لئے مدنی قافلے میں سفر کی

بھرپور ترغیب دلایئے اور نیت کرنے کے فوائد بتانے کے بعد نیت کروا کے نام بھی لکھ لیجئے۔ یاد رہے یہ ترغیب صرف پہلی ملاقات تک محدود نہ رہے بلکہ وقتاً فوقتاً ترغیب دلاتے رہیں۔

(23) آئندہ رابطہ کے لئے ایڈریس ضرور لے لیں:

ملاقات کے اختتام سے پہلے اس سے آئندہ رابطے کا ذریعہ ضرور معلوم کریں اور اسے تحریرا محفوظ کرلیں تاکہ اس پر مسلسل انفرادی کوشش کرنا ممکن ہو۔

(24) ملاقات کے اختتام پر تحفہ دیں:

اس کی حیثیت کے مطابق اسے کوئی مدنی تحفہ مثلاً کوئی رسالہ یا کیسیٹ وغیرہ ضرور دیں کہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ مشہور حدیث ہے، "**تھادوا تحابوا**۔ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔"

(مؤطا امام مالک، ج۲،ص۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱)

(25) ملاقات کے دورانئے کا خیال رکھیں:

ملاقات کے دورانئے کا ضرور خیال رکھئے۔ ایسا نہ ہو کہ سامنے والے کی کیفیات کا اندازہ کئے بغیر ملاقات کو اتنا طول دے دیا جائے کہ آئندہ وہ آپ کو دیکھتے ہی راستہ بدل لے۔ چنانچہ اگر وہ آپ سے ملاقات میں بوریت محسوس کر رہا ہو مثلاً بار بار گھڑی دیکھے یا آپ کی بات توجہ سے سننے کی بجائے اِدھر اُدھر دیکھنے میں مصروف ہو تو اس کے سر پر زبردستی سوار رہنے کی بجائے آئندہ ملاقات کرنے کا عزم ظاہر کر کے الوداعی مصافحہ کر لیجئے۔

بعدِ ملاقات کئے جانے والے کام

(1) اس سے رابطہ رکھیں:

کسی اسلامی بھائی سے پہلی مرتبہ ملاقات ہونے کے بعد اس سے دوبارہ رابطہ کرنا بے حد ضروری ہے تا کہ اس پر مسلسل انفرادی کوشش کر کے اسے بھی سنّتوں کا مبلغ بنایا جاسکے۔ عدمِ رابطہ کی صورت میں کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری ملاقات کے نتیجے میں ملنے والے دینی جذبے کی تسکین کے لئے وہ ایسے لوگوں کے ہتھے چڑھ جائے جو دین کی تبلیغ کے نام پر لوگوں کا ایمان لُوٹنے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ چنانچہ ملاقات کے بعد مناسب وقفے سے اس کے دیئے ہوئے پتے پر بالمشافہ رابطہ ضرور کریں۔ ان کی رہائش کسی دوسرے شہر میں واقع ہونے کی صورت میں یہ رابطہ بذریعہ خط اور فون بھی ہوسکتا ہے۔

(2) احسان نہ لیں:

اس سے کسی قسم کا احسان بالخصوص مسلسل رابطے کی صورت میں نہ لیں کیونکہ احسان لینے کی صورت میں آپ اپنے مدنی مقصد کو پورا کرنے میں ناکام ہوسکتے ہیں۔ مشہور عربی مقولہ ہے، ''**الاحسان یقطع اللسان** ، احسان زبان کو روک دیتا ہے۔'' لہذا! جب آپ اس سے احسان لے چکے ہوں گے تو کسی غلطی پر اس کی اصلاح کرنے میں جھجک کا سامنا ہوگا۔

(3) ذاتی معاملات میں دخل نہ دیں:

سامنے والے کے ذاتی یا گھریلو معاملات میں بالکل دخل نہ

دیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ وہ مروتاً خاموش رہے لیکن اسے آپ کی دخل اندازی شدید ناگوار گزرے جس کے نتیجے میں وہ آپ سے دور ہونا شروع ہو جائے۔ ہاں اگر وہ خود آپ سے کوئی مشورہ طلب کرے تو محتاط مشورہ دینے میں حرج نہیں۔

(4) دعوتیں نہ اڑائیں:

اگر وہ آپ کے اندازِ ملاقات سے متاثر ہو کر آپ کی دعوت کرنا چاہے اور آپ کو اس میں دینی فائدہ نظر آئے تو مدنی فیس کے ساتھ قبول فرمالیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ روابط بڑھ جانے پر آپ خود اس سے مطالبہ کر کے دعوتیں اڑانا شروع کر دیں اور اپنے مدنی مقصد کو فراموش کر بیٹھیں۔

(5) غمخواری کا سلسلہ جاری رکھیں:

اگر وہ خود یا ان کے والد صاحب وغیرہ بیمار پڑ جائیں تو عیادت کرنے ضرور جائیں کہ اس سے محبت میں اضافہ ہوگا اور ہمیں اپنا مدنی مقصد پورا کرنے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح اگر اس کے گھر والوں میں سے کوئی فوت ہو جائے تو جنازے میں ضرور شرکت کریں اور اس سے بطورِ خاص تعزیت بھی کریں۔ یاد رکھئے کہ اس موقع پر سستی ہونے کی صورت میں ناقابلِ تلافی نقصان ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ اس قسم کے مواقع پر مذہبی لوگوں کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے اگر وہ آپ کو اپنے اردگرد نہ پائے گا تو ہوسکتا ہے کہ یہ سوچ کر اس کا دل ٹوٹ جائے کہ ویسے تو حضرت میرے آس پاس منڈلاتے رہتے تھے لیکن میرے اس عزیز کے انتقال پر ان کی صورت بھی دکھائی نہیں دی اور وہ آپ سے، اس مدنی ماحول سے دور ہو جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کسی کی غم خواری کرنے سے جہاں ہمیں تنظیمی طور پر فائدہ حاصل ہوگا وہیں اُخروی فضائل بھی ملیں گے۔

﴿i﴾ حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ عزَّ وَجَلَّ اسے تقوی کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عزَّ وَجَلَّ اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے عطا کرے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔''

﴿المعجم الاوسط طبرانی ج٦ ص ٤٢٩ رقم ٩٢٩٢﴾

﴿i﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک جنت کے پھل چننے میں رہا۔'' ﴿بخاری رقم الحدیث ٢٥٦٨ ص ١٣٨٩﴾

﴿ii﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔''

﴿سنن الترمذی، رقم الحدیث ٩٧١ ج٢ ص ٢٩٠﴾

﴿iii﴾ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو کسی مسلمان کے جنازے میں

ایمان اوراجروثواب کی نیت سے شریک ہوا اورنماز جنازہ ادا کرنے اور تدفین تک جنازے کے ساتھ رہاتو دو قیراط ثواب لے کرلوٹے گا ان میں سے ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جونماز پڑھ کر تدفین سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔'' (مسلم، کتاب الجنائز، باب فضل الصلوۃ علی الجنازۃ،ص۴۷۱،رقم:۹۴۵)

(6) اس کے دل میں دعوت اسلامی کی محبت پیدا کریں:

انفرادی کوشش کرنے والے کو چاہئے کہ سامنے والے کی چاہت کوفقط اپنی ذات تک ہی محدود نہ کرے بلکہ اسے دعوتِ اسلامی کی محبت گویا گھول کر پلا دے اورتاحیات اس مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے مدنی کام کرنے کا ذہن دے۔اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کے اُس علاقے یا دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی وہ اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کی محبت کی وجہ سے اس کے دامن کومضبوطی سے تھامے رکھے گا۔

(7) اس سے زیادہ بے تکلف نہ ہوں:

زیادہ بے تکلفی کا اظہار انسان کی عزت میں کمی کا سبب بھی بن جاتا ہے، نتیجتاً اس کی بات بے اثر ہوکر رہ جاتی ہے۔اس لئے انفرادی کوشش کے دوران سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ہاں! شرعی اجازت کے ساتھ کبھی کبھار مزاح کر لینے میں حرج نہیں۔

(8) بیانات کی کیسیٹ اور رسائل دیں:

ایسے اسلامی بھائیوں کوامیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے بیانات اور مدنی مذاکرات کی کیسٹیں سننے کے لئے دیں اورمناسب محسوس کریں تو کیسیٹ

دیتے وقت گور ہٹالیں کہ بعض اوقات موضوع دیکھ کر اسلامی بھائی اس کیسیٹ کو سننے سے کتراتے ہیں ۔اس کے علاوہ رسائلِ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی بھی پڑھنے کو دیجئے مثلاً احترامِ مسلم، میں سدھرنا چاہتا ہوں، باحیاء نوجوان، مردے کے صدمے، پل صراط کی دہشت، ویران محل، وضو اور سائنس، انمول ہیرے، ظلم کا انجام، خودکشی کا علاج......

(9) اجتماع میں اپنے ساتھ شرکت کروائیں :

مذکورہ اسلامی بھائی کو بھرپور ترغیب دلا کر اپنے ساتھ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروائیں ۔ دورانِ اجتماع انہیں تنہا چھوڑنے کی بجائے اپنے ساتھ ساتھ رکھیں ۔اجتماع میں لگنے والے حلقوں میں شرکت کروائیں ۔اجتماع کے بعد ساری رات وہیں اعتکاف کی ترغیب دے کر رکنے کی ترکیب بنائیں ۔

(10) قافلے میں سفر کروائیں :

اپنی گفتگو میں باربار مدنی انعامات کی برکات اور مدنی قافلوں کی بہاروں کا تذکرہ کریں ۔اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس اسلامی بھائی کا بھی یہ ذہن بن جائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی انعامات کا عامل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننا ہے ۔

انفرادی کوشش کب تک جاری رکھی جائے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب آپ سے ملنے والے نئے اسلامی بھائی انفرادی کوشش کی برکت سے اپنی زندگی کو سنتوں کے سانچے میں ڈھال کر مکمل طور پر نہ صرف خود مدنی ماحول سے وابستہ

ہوجائیں بلکہ دوسرے پر انفرادی کوشش کر کے انہیں اجتماع ، مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دینے والے بن جائیں تو ان سے ''ذاتی دوستی'' نبھانے کی بجائے بقدر ضرورت رابطہ رکھیں (لیکن مکمل طور پر ختم بھی نہ کریں) اور مزید نئے اسلامی بھائیوں کی طرف بڑھ جائیں ۔ کیونکہ اگر آپ انہی اسلامی بھائیوں کے جھرمٹ میں گِھرے رہیں گے تو نئے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کے لئے وقت نہیں نکال پائیں گے۔

غیر مسلم پر انفرادی کوشش کس طرح کی جائے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کسی غیر مسلم پر انفرادی کوشش کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے مذہب کے تفصیلی عقائد مع دلائل جاننے کے ساتھ ساتھ سامنے والے کے مذہبی عقائد اور ان کو رد کا طریقہ بھی جانتا ہو نیز اس مذہب کی طرف سے جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں وہ اعتراضات اور ان کے جوابات اسے مستحضر ہوں ۔ لہذا! جو اسلامی بھائی اوصاف مذکورہ سے متصف نہ ہو اسے اس بارے میں محتاط رہنا چاہئے کہ کہیں سامنے والے کے اعتراضات کا جواب نہ دے سکنے کی بناء پر اس کا اپنا ایمان خطرے میں نہ پڑ جائے ۔ ہاں ! اگر ملاقات یا علاقائی نیکی کی دعوت کے دوران سامنے والے کے غیر مسلم ہونے کا انکشاف ہو تو مسکرا کر اسے مسلمان ہو جانے کی دعوت پیش کریں اگر وہ قبول کر لے تو فبہا وگرنہ اس سے بحث میں مت الجھیں جس کی وجہ عرض کی جا چکی ہے (لیکن دل میں اس کے کفر کو برا ضرور جانئے)۔

ملاقات کی مثالیں

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے یہ مثالیں محض انفرادی کوشش کا طریقہ سمجھانے کی غرض سے لکھی گئیں ہیں امید ہے کہ سمجھدار اسلامی بھائی کسی سے ملاقات کے دوران ان مثالوں میں دیئے گئے جملے بعینہ بولنے کی غلطی نہیں کریں گے، ہاں! معمولی سے ردوبدل کے بعد ان جملوں کو انفرادی کوشش کرتے ہوئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ الفاظ کی ادائیگی کے وقت لہجے کی بہت زیادہ اہمیت ہے جسے کما حقہ تحریر میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔

مسجد میں درس کے بعد ملاقات......

مبلغ دعوتِ اسلامی:

السلام علیکم! (کہنے کے بعد پرتپاک انداز سے مصافحہ کرے)......

ملاقاتی اسلامی بھائی:

وعلیکم السلام!......

مبلغ دعوتِ اسلامی:

پیارے بھائی! آپ مجھے کچھ وقت دیں گے؟......

ملاقاتی اسلامی بھائی:

کیوں نہیں جناب!......

مبلغ دعوتِ اسلامی:

پیارے بھائی! تشریف رکھئے۔(اس کے بیٹھ جانے کے بعد پوچھے) آپ کا نام کیا ہے؟......

ملاقاتی اسلامی بھائی:

محمد قاسم......

مبلغِ دعوتِ اسلامی:

ماشاء اللہ ! بڑا پیارا نام ہے ۔ ہمارے پیارے آقا ﷺ کے ایک شہزادے کا نام بھی قاسم تھا۔میرا نام محمد عمران عطاری ہے۔میں جامعۃ المدینہ میں پڑھتا ہوں۔محمد قاسم بھائی! آپ کیا کام کرتے ہیں؟......

محمد قاسم:

مسجد کے قریب ہی میری کریانے کی دکان ہے۔......

محمد عمران عطاری:

اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے ،آپ کو درس میں نہایت توجہ سے بیٹھے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ، میں نے سوچا کہ آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرلیا جائے،......

محمد قاسم:

جناب ! آپ باتیں بڑی اچھی بتاتے ہیں،اس لئے میں شوق سے یہاں بیٹھ جاتا ہوں۔......

محمد عمران عطاری:

اللہ تعالیٰ آپ کے شوق کو سلامت رکھے اور اس میں مزید اضافہ فرمائے، محمد قاسم بھائی! یہ سب تبلیغ قران وسنت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی بہاریں ہیں ورنہ ہم اس قابل کہاں تھے؟ الحمد للہ عزوجل! جیسا کہ آپ نے درس کے آخر میں سنا کہ دعوت اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع ہر جمعرات کو بعدِ نمازِ مغرب فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں شروع ہوجاتا ہے اور صبح اشراق وچاشت تک جاری رہتا ہے۔ الحمد للہ عزوجل اس اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں مثلاً علم دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جو شخص علم سیکھنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مقام پر مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو علم دین سیکھنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اس کے قدموں تلے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔'' اس کے علاوہ رورو کر کی جانے والی اجتماعی دعا میں شرکت کا موقع بھی ملتا ہے، میری آپ سے گزارش ہے کہ اس جمعرات آپ بھی ہمارے ساتھ اجتماع میں شرکت فرمائیں......

محمد قاسم:

جناب! کیا کریں ہم تو دنیا کے دھندے میں پھنس کر رہ گئے ہیں پیچھے دکان سنبھالنے والا کوئی نہیں، میرے لئے اجتماع میں جانا بہت مشکل ہے۔......

محمد عمران عطاری:

قاسم بھائی ! مشکل ہے ناممکن تو نہیں ، دیکھئے ! اگر ہمیں کہیں شادی یا کسی او رتقریب یا خدانخواستہ کسی فوتگی میں جانا پڑے تو ہم اپنی دکان وغیرہ کا کوئی نہ کوئی بندوبست کرہی لیتے ہیں یا متبادل نہ ملنے کی صورت میں دکان بند بھی کردیتے ہیں، اگر آپ تھوڑی سی کوشش کریں تو دکان کی کوئی ترکیب بنا کر اجتماع میں شرکت ممکن ہوسکتی ہے،......

محمد قاسم:

واقعی ! آپ کی بات سمجھ میں تو آتی ہے، میں جمعرات کو ضرور آپ کے ساتھ اجتماع میں جاؤں گا چاہے مجھے دکان جلدی بند کرنی پڑے۔......

محمد عمران عطاری:

سبحان اللہ عزوجل ! مجھے آپ سے یہی امید تھی ، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ ان شاء اللہ عزوجل دوبارہ پھر یہیں ملاقات ہوگی ۔ السلام علیکم !(کہنے کے بعد الوداعی مصافحہ کرے اور معانقہ بھی کرے پھر کوئی مدنی تحفہ بھی دے دے)......

محمد قاسم: وعلیکم السلام۔......

﴿ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بعد ملاقات﴾

مبلغ دعوتِ اسلامی: (اجتماع میں شریک ہونے والے نئے اسلامی بھائی کی طرف بڑھتے ہوئے) السلام علیکم! (پھر گرم جوشی سے مصافحہ کرے اور یہ کہے) پیارے بھائی آپ کا نام کیا ہے؟

اسلامی بھائی: میرا نام فیاض ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: ماشاء اللہ عزوجل بہت اچھا نام ہے، اس کا معنی ہے بہت زیادہ سخاوت کرنے والا۔ میرا نام بلال عطاری ہے۔ آپ کس علاقے سے تشریف لائے ہیں؟

فیاض بھائی: میں لسبیلہ چوک (کراچی) سے آیا ہوں۔

بلال عطاری: آپ پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں یا اس سے پہلے بھی تشریف لاتے رہتے ہیں؟

فیاض بھائی: جی میں پہلی مرتبہ آیا ہوں۔

بلال عطاری: آپ کو ہمارا اجتماع کیسا لگا؟

فیاض بھائی: بہت اچھا لگا۔

بلال عطاری: انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ جو کام اچھا لگے اسے بار بار کرتا ہے، تو کیا میں امید رکھوں کہ آپ آئندہ بھی اسی طرح ذوق وشوق کے ساتھ سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتے رہیں گے؟

فیاض بھائی: کیوں نہیں؟ بالکل شرکت کروں گا۔

بلال عطاری: فیاض بھائی! آپ کس شعبے سے وابستہ ہیں؟

فیاض بھائی: میں کپڑے کا کاروبار کرتا ہوں۔

بلال عطاری: اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے۔(پھر چند مختصر اور محتاط سوالات اس کے کاروبار میں کرے، پھر یوں گویا ہو) پیارے بھائی دیکھئے! ہم کاروبار اس لئے کرتے ہیں کہ ہماری ضروریاتِ زندگی پوری ہوجائیں اور ہم آسائشیں حاصل کر سکیں،......ہمارا یہ مقصد اسی وقت پورا ہوسکتا ہے جب ہم اپنے کاروبار سے خاطر خواہ نفع کمانے میں کامیاب ہوجائیں،......اور آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اس کے لئے اپنے کاروبار کا ہر پہلو سے خیال رکھنا پڑتا ہے، اس کا حساب کتاب رکھنا، لاگت اور آمدنی کا حساب کرکے نفع کی رقم الگ کرنا اور اس میں سے اپنی ضرورت کے بقدر رقم رکھنے کے بعد بقیہ دوبارہ کاروبار میں لگا دینا،......کسی گاہک کو بدظن نہ ہونے دینا، وقت پر دکان کھولنا اور بند کرنا، مارکیٹ کے حالات کا جائزہ لیتے رہنا، تجربہ کار لوگوں سے مشاورت کرتے رہنا وغیرہ......

لیکن ذرا غور کیجئے کہ یہ دنیوی کاروبار تو یہیں رہ جائے گا کیونکہ اس کی منزل تو محض دنیاوی ضروریات کو پورا کرنا اور سہولیاتِ زندگی حاصل کرلینا ہے،......اس لئے بطورِ مسلمان ہمیں اپنی دنیا کی ہی نہیں بلکہ بہتر آخرت کی بھی فکر ہونی چاہئے،......اور بہتر آخرت کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں اپنے کاروبارِ آخرت پر اس سے کہیں زیادہ توجہ دینی چاہئے جتنی توجہ ہم اس دنیاوی کاروبار پر دیتے ہیں،......لہذا! ہمیں چاہیے کہ اپنا محاسبہ کریں، جو عمل نقصانِ آخرت کا سبب بنے اسے چھوڑ دیں اور جو عمل آخرت کے لئے نفع بخش ثابت ہو اسے اپنائے رکھیں......اس مقصد میں کامیابی کے لئے راہِ خدا

عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ ان مدنی قافلوں کی برکت سے پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین کے لئے سفر کا ثواب الگ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرتِ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ، ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالبُ العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں بیشک انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱ص ۱۴۵، رقم الحدیث: ۲۲۳)

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے تین دن بارہ دن تیس دن اور بارہ ماہ کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے کی نیت فرما لیں۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ اگر آپ ابھی سے نیت کر لیں گے تو ثواب بھی ابھی سے ملنا شروع ہو جائے گا۔

فیاض بھائی: آپ بجا فرما رہے ہیں واقعی ہمیں اپنی قبر و آخرت کی بہتری کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ میں ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

بلال عطاری: مشہور ہے کہ نیک کام میں دیر کس بات کی؟ کیا ایسا ممکن نہیں کہ آپ صبح

اجتماع کے اختتام پر یہاں فیضانِ مدینہ سے روانہ ہونے والے مدنی قافلے میں ہاتھوں ہاتھ سفر اختیار کرلیں؟

فیاض بھائی: ہاں ممکن تو ہے، (کچھ دیر سوچنے کے بعد) چلئے ٹھیک ہے میں صبح ہی مدنی قافلے میں سفر کروں گا......

بلال عطاری: (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) سبحان اللہ! آپ نے تو میرا دل خوش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین) (مدنی انعامات کا کارڈ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے) یہ دیکھئے یہ مدنی انعامات کا کارڈ ہے۔ (پھر اسے تھوڑا مطالعہ کرنے کا وقفہ دے اور یوں گویا ہو) یہ دراصل امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات ہیں۔ یہ دراصل خود احتسابی کا ایک جامع اور خودکار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اور اس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ ان انعامات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ اس کارڈ کو پر کیجئے (یہ بھی ایک مدنی انعام ہے) اور ہر مدنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے علاقے کے ذمہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

فیاض بھائی: ان شاء اللہ عزوجل! میں ایسا کرنے کی کوشش کروں گا۔

بلال عطاری: اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیاب کرے۔ آپ دوبارہ رابطے کے لئے اپنا ایڈریس لکھا دیں تو کرم نوازی ہوگی،......

فیاض بھائی: کیوں نہیں، لکھئے،......

بلال عطاری: (ایڈریس لکھنے کے بعد) آیئے میں آپ کی ملاقات قافلہ مکتب کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے کروادوں تا کہ صبح آپ کے سفر کی ترکیب بنائی جاسکے۔

فیاض بھائی: چلئے،......

(مبلغ کو چاہئیے کہ قافلہ ذمہ دار سے ملاقات کروانے اور قافلے میں سفر کے لئے نام لکھوانے کے بعد اس اسلامی بھائی کو اپنے ساتھ ساتھ رکھے اور مسلسل انفرادی کوشش کرتا رہے، پھر ہوسکے تو صبح خود بھی اس کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرے۔ یا کم از کم اسے ضرور سفر کروادے۔)

دورانِ سفر بس میں ملاقات

مبلغ دعوتِ اسلامی: (ساتھ بیٹھے ہوئے اسلامی بھائی کی طرف مسکرا کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے) السلام علیکم!

اسلامی بھائی: وعلیکم السلام! کیا حال ہے اسلامی بھائی؟

مبلغ دعوتِ اسلامی: الحمدللہ علی کل حال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟

اسلامی بھائی: جناب میں بالکل ٹھیک ہوں۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: پیارے بھائی! آپ کا نام کیا ہے؟

اسلامی بھائی: میرا نام یاسر ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: ماشاءاللہ! بڑا پیارا نام ہے، ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام بھی یاسر تھا۔ میرا نام محمد شاہد رضا عطاری ہے، آپ کہاں تشریف لے جائیں گے؟

یاسر بھائی: میں حیدرآباد جارہا ہوں۔ آپ کہاں جارہے ہیں؟

شاہد رضا عطاری: یاسر بھائی! مجھے نواب شاہ جانا ہے۔ آپ حیدرآباد میں کام کرتے ہیں؟

یاسر بھائی: نہیں میں کراچی کی ایک فرم میں ملازمت کرتا ہوں۔

شاہد رضا عطاری: اچھا اچھا! اللہ تعالیٰ آپ کی روزی میں برکت دے۔ میری اپنی کتابوں کی دکان ہے۔ آپ کراچی میں کون سے علاقے میں رہتے ہیں؟

یاسر بھائی: میں لیاقت آباد میں رہتا ہوں۔

شاہد رضا عطاری: (تھوڑی سی حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے) واقعی! ہمارا مدنی مرکز فیضان مدینہ بھی تو لیاقت آباد کے قریب ہی ہے جہاں ہر جمعرات کو نمازِ مغرب کے بعد سنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے، میرا حسنِ ظن ہے کہ آپ اس اجتماع میں شرکت ضرور فرماتے ہوں گے۔

یاسر بھائی: ہاں! بہت پہلے چند ایک بار گیا تھا، اس کے بعد جانے کا وقت ہی نہیں ملتا۔

شاہد رضا عطاری: پیارے بھائی! کوئی بھی کام ہو اسے کرنے کے لئے وقت نکالنا ہی پڑتا ہے، مثلاً کتنی ہی مصروفیت ہو ہم دفتر یا دکان میں وقت پر پہنچ جاتے ہیں تو جہاں ہم دنیاوی فوائد کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ کوشش ہمیں اخروی فوائد کے حصول کے لئے کرنی چاہیئے۔ اس بات کو آپ بھی تسلیم کریں گے کہ اجتماع میں شرکت سے ہمیں علم سیکھنے کے لئے چل کر جانے کا ثواب، علم کی محفل میں شرکت کا ثواب، اپنی آخرت کے بارے میں غور و تفکر اور دعا مانگنے کا موقع میسر آتا ہے تو ہمیں چاہئے کہ بھرپور کوشش کر کے اس سنتوں بھرے اجتماع میں ضرور شریک ہوا کریں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی سستی ہمیں فوائد سے محروم کروا دے۔

یاسر بھائی: ہاں واقعی! آپ درست فرما رہے ہیں، اب میں ہر جمعرات فیضان مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شریک ہوا کروں گا۔ ان شاءاللہ عزوجل

شاہد رضا عطاری: (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) ماشاء اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک ارادے میں کامیابی عطا فرمائے۔ (آمین)

یاسر بھائی: بس جناب آپ میرے حق میں دعا کرتے رہا کریں۔

شاہد رضا عطاری: ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! (کچھ توقف کرنے کے بعد اسے مخاطب کرتے ہوئے یوں کہے) اس حقیقت سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہوسکتا کہ مختصر سی زندگی کے ایام گزارنے کے بعد ہر ایک کو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام اعمال کا حساب دینا ہے۔ ہر ایک کی حاضری کا انداز مختلف ہوگا، کوئی گرمی کی وجہ سے اپنے پسینے میں ڈبکیاں کھا رہا ہوگا اور کسی کو اپنی ذلت ورسوائی کا خوف اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہوگا، کسی کی کمر بھوک کی وجہ سے جھک چکی ہوگی تو کوئی پیاس کے مارے بلبلا رہا ہوگا، کسی کا رنگ جہنم کو دیکھ کر زرد پڑ گیا ہوگا تو کوئی جنت سے محرومی کی بناء پر اشکِ ندامت بہا رہا ہوگا لیکن اس کے برعکس کچھ خوش نصیب ایسے بھی ہوں گے جنہیں اس دن نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم، وہ عرش کے سائے میں ہوں گے، انہیں سیدھے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا، حوضِ کوثر سے چھلکتے ہوئے جام پینے کو ملیں گے، پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزر جائیں گے اور انہیں جنت میں داخلہ نصیب ہوگا۔ یقیناً پہلا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں بسر کی ہوگی، جبکہ دوسرا گروہ ان بندوں کا ہوگا جن کی زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت میں گزری ہوگی۔

پیارے بھائی! اگر ہم میدانِ محشر کی پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی مختصر سی زندگی اس طرح سے گزارنی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہوجائے۔ اس مقصد کو پانے کے لئے علمِ دین کی حاجت ہے اور علمِ دین کے حصول کے لئے بہترین ذریعہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے

ہیں۔ان مدنی قافلوں کی برکت سے پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا ﷺ کی سنتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین کے لئے سفر کا ثواب الگ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرتِ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ، ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کے عمل سے خوش ہوکر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین وآسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں بیشک انبیاء علیہم السلام درہم ودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱ص۱۴۵، رقم الحدیث:۲۲۳)

اس کے علاوہ جب ہم اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کر کے اپنے گھر والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر ان قافلوں میں سفر کریں گے تو ان قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور وفکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔

ان قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان سے درودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول ﷺ کی عادی بن جائے گی، دنیا کی محبت سے ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین

ہو جائے گا، اغیار کی وضع قطع پر اِترانے والا جسم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا آئینہ دار بن جائے گا، غیروں کے طریقوں کو چھوڑ کر اسلافِ کرام رحمہم اللہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی تڑپ نصیب ہوگی، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کی خواہش دم توڑ دے گی اور مکۃ المکرّمہ و مدینۃ المنورہ کے مقدس سفر کی دیوانگی نصیب ہوگی، وقت کی دولت کو محض دنیا کمانے کے لئے صرف کرنے کی بجائے اپنی آخرت کے بہتری کے لئے خدمتِ دین میں صرف کرنے کا شعور نصیب ہوگا۔ اِن شاءَ اللہ عزوجل

یاسر بھائی! میری آپ سے التجاء ہے کہ آپ بھی راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنی قافلے میں سفر کریں۔

یاسر بھائی: یہ تو میرے لئے بہت مشکل ہے۔

شاہد رضا عطاری: پیارے بھائی مشکل ہے ناممکن تو نہیں، ذرا سی کوشش کر کے اس مشکل کو بھی آسان کیا جاسکتا ہے، اسی ہفتہ کو سرکاری چھٹی ہے اور اتوار کے دن پہلے ہی تعطیل ہوتی ہے آپ کو صرف ایک دن یعنی جمعہ کی چھٹی کرنا پڑے گی اور آپ اسی ہفتے تین دن راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یاسر بھائی: آپ کی بات سمجھ میں تو آتی ہے۔

شاہد رضا عطاری: یاسر بھائی! پھر دیر کس بات کی ہے؟ آپ ابھی سے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لیجئے۔

یاسر بھائی: نہ بابا نہ! میں کم از کم ابھی نیت نہیں کروں گا کیا معلوم میں کسی وجہ سے نہ جا سکوں؟ اور گناہ گار ہو جاؤں۔

شاہد رضا عطاری: پیارے بھائی! گھبرانے کی ضرورت نہیں، نیت کا مطلب ہے دل میں کسی کام کا پختہ ارادہ کرنا، اگر ہم کسی کام کا ارادہ کریں اور پھر کسی مجبوری کی بناء پر نہ کرسکیں تو ہم گناہ گار نہیں ہوں گے۔ بلکہ ابھی سے نیت کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کو ابھی سے راہِ خدا عزوجل میں سفر کا ثواب ملنا شروع ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

یاسر بھائی: (حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے) کیا واقعی! پھر تو میں ابھی نیت کرتا ہوں۔

شاہد رضا عطاری: (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) سبحان اللہ! آپ نے تو میرا دل خوش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین) (مدنی انعامات کا کارڈ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے) یہ دیکھئے یہ مدنی انعامات کا کارڈ ہے۔ (پھر اسے تھوڑا مطالعہ کرنے کا وقفہ دے اور یوں گویا ہو) یہ دراصل امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات ہیں۔ یہ درحقیقت خود احتسابی کا ایک جامع اور خودکار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتدریج دور ہو جاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ اس پر عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی وقت مقرر کر کے روزانہ اسے پُر کیا جائے۔ (پھر اسے پُر کرنے کا تفصیلی طریقہ سمجھائے)

یاسر بھائی: یہ تو بہت اچھی چیز ہے میں آج سے ہی اسے پر کرنا شروع کر دوں گا۔

شاہد رضا عطاری: (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) ماشاء اللہ عزوجل! اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے۔ یہ کارڈ میری طرف سے آپ کو تحفہ ہے، اس کے علاوہ یہ چند رسائل ہیں جنہیں امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا

ہے۔ یہ بہت دل چسپ اور سہل انداز میں لکھے گئے ہیں آپ کو ان کے مطالعے سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ ان رسائل کو نہ صرف خود پڑھیں بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

یاسر بھائی: ان شاء اللہ عزوجل!......

شاہد رضا عطاری: پیارے بھائی ذرا اپنا ایڈریس لکھوایئے گا تا کہ آپ سے دوبارہ ملاقات ممکن ہو سکے۔

یاسر بھائی: کیوں نہیں جناب! لکھئے۔

شاہد رضا عطاری: (ایڈریس لکھنے کے بعد کچھ وقفہ کرے اور تھوڑی دیر بعد اس پر انفرادی کوشش جاری رکھے۔)

﴾طالب علم Student سے ملاقات﴿

مبلغ دعوتِ اسلامی: (کسی اسکول، کالج یا یونیورسٹی میں پڑھنے والے اسلامی بھائی کو بیٹھا ہوا دیکھ کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے) السلام علیکم! (پھر گرم جوشی سے مصافحہ کرے اور یہ کہے) پیارے بھائی آپ کا نام کیا ہے؟

اسلامی بھائی: میرا نام حَسن ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: ماشاء اللہ عزوجل بہت اچھا نام ہے، ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے کا نام بھی حسن (رضی اللہ عنہ) تھا۔ میرا نام محمد رضوان عطاری ہے۔ آپ کس کلاس میں پڑھتے ہیں؟

حسن بھائی: میں سیکنڈ ائیر میں پڑھتا ہوں۔ آپ کس کلاس میں پڑھتے ہیں؟

رضوان عطاری: میں ایم اے اسلامیات کر رہا ہوں۔ (پھر اس کے قریب بیٹھ کر تعلیم سے متعلق کچھ گفتگو کرے اور تھوڑا توقف کرنے کے بعد یوں کہے) پیارے بھائی! میں نے اس بات پر غور کیا کہ آج ہم دنیاوی عُلوم کے حصول کے لئے کس قدر کوشش کرتے ہیں۔ اس کے لئے اپنا وقت، دولت اور اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کر ڈالتے ہیں، یہاں تک کہ اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسرے شہر بلکہ دوسرے ملک کا رخ کرنے کو بھی تیار ہو جاتے ہیں، ...... جب امتحان کا وقت قریب آتا ہے تو اپنے ہر طرح کے ''غیر نصابی مشاغل (Non Educational Hobbies)'' مثلاً کھیل کود، دوستوں سے گپ شپ کرنے، تفریحی مقامات کی سیر وغیرہ کو خیر آباد کہہ کر فقط پڑھائی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر رات بھر جاگ کر پڑھنے سے بھی گریز نہیں کرتے، اور اتنا کچھ کرنے کے

باوجود اگر امتحان میں فیل (Fail) ہوجائیں تو ہمت ہارے بغیر ضمنی امتحان (Supplimentry Examination) کی تیاری میں لگ جاتے ہیں،......

لیکن ذرا غور کیجئے! کہ اس امتحان میں ناکامی کی صورت میں زیادہ سے زیادہ ردعمل یہ ہوگا کہ ہمیں اگلی کلاس میں بیٹھنے سے روک دیا جائے گا لیکن ایک امتحان محشر میں بھی ہونا ہے اور میدانِ محشر تو وہ امتحان گاہ ہے جس کے بارے میں کہا گیا کہ انسان اس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک ان پانچ سوالات کے جوابات نہ دے لے (۱) تم نے زندگی کیسے بسر کی؟ (۲) جوانی کس طرح گزاری؟ (۳) مال کہاں سے کمایا؟ اور...... (۴) کہاں کہاں خرچ کیا؟ (۵) اپنے علم کے مطابق کہاں تک عمل کیا؟

﴿مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۳،ص۱۱۲، رقم:۵۱۹۷﴾

گویا ہماری عمر بھر کی کمائی کا حساب لیا جائے گا اور جوابات صحیح نہ دے سکنے کی بناء پر جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈال دیا جائے گا جس کے بارے میں مدنی آقا ﷺ نے فرمایا، ''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔''

(صحیح البخاری ،باب صفة الجنة والنار ، ص۱۱۶۵، رقم الحدیث ٦٥٦١)

پیارے بھائی! برا مت مانئے گا! ایک جانب تو یہ حال ہے کہ آج کا طالب علم دنیاوی علوم میں تو کمال کی بلندیوں کو چُھو لینا چاہتا ہے، لیکن علمِ دین کے بارے میں اس کی دل چسپی نہ ہونے کے برابر ہے،...... دینی احکام پر عمل پیرا ہونے کے لئے شریعت کے کم از کم اتنے احکام تو سیکھ لینے چاہئیں جن کا سیکھنا ایک مسلمان پر فرض ہے، مثلاً عقائدِ اسلام، عبادات یعنی نماز و روزے وغیرہ کے مسائل، معاملات یعنی خرید و فروخت کرنے،

کرایہ پر اشیاء کا لین دین کرنے ، (شادی کرنے کی صورت میں) نکاح وطلاق ، حقوق العباد وغیرہ کے مسائل اوراس کے ساتھ ساتھ گناہوں کی پہچان کا علم کہ کون سے افعال وکیفیات گناہ میں شمار ہوتی ہیں اور کونسی نہیں؟......

حسن بھائی: واقعی آپ درست ارشاد فرما رہے ہیں ، لیکن اس نفسا نفسی کے دور میں کس کو پڑی ہے کہ ہمیں دین کی باتیں سکھائے؟ کوئی سیکھنا بھی چاہے تو کیسے سیکھے؟

رضوان عطاری: پیارے بھائی! اس بارے میں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ، الحمدللہ عزّوجل! اس پرفتن دور میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' اس فریضے کو بخوبی احسن سرانجام دے رہی ہے۔ اس کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہر جمعرات بعدِ نمازِ مغرب ''فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی'' میں شروع ہوجاتا ہے۔ آپ بھی میرے ساتھ اس اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کریں ۔ وہاں پر ہونے والی تلاوتِ قرآن ، اصلاحی بیان ، اجتماعی طور پر کی جانے والی فکرِ مدینہ اور ذکرُ اللہ عزّوجل اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ کی جانے والی دعائیں ، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جانے والے درود وسلام ، پھر سنتیں سیکھنے اور دعائیں یاد کروانے کے حلقے وغیرہ ، یہ سب کچھ آپ کے دل ودماغ میں انقلاب برپا کردے گا۔ اس کے علاوہ وہاں پر آپ کو اس پرفتن دور میں بھی ہزاروں ایسے اسلامی بھائی ملیں گے جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہیں ۔ ان کی حیاء سے جھکی ہوئی نگاہیں ، سنت کے مطابق بدن پر سفید لباس اور سر پر زلفیں نیز گنبدِ خضریٰ کی یاد دلا دینے والا سبز سبز عمامہ ، چہرے پر شریعت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی ، بقدرِ ضرورت

گفتگو کا باادب انداز ،خوش اخلاقی کا نمایاں وصف اور کردار کی پاکیزگی آپ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دے گی کہ مجھے سفرِ آخرت کی کامیابی کے لئے ایسا ہی مدنی ماحول درکار ہے اور آپ بھی یہ مدنی مقصد لے کر گھر لوٹیں کہ،''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل''

حسن بھائی: (شوق کا اظہار کرتے ہوئے) آپ کی گفتگو سننے کے بعد تو اس اجتماع میں شرکت کرنا ہی پڑے گی تاکہ میں بھی اس روحانی لذت سے مستفید ہوسکوں۔

رضوان عطاری: ان شاء اللہ عزوجل ہم اکٹھے اس اجتماع میں شرکت کے لئے جائیں گے، کل جمعرات ہے لہٰذا آپ عصر کی نماز یہیں ہاسٹل کی مسجد میں ادا کیجئے گا وہیں سے فیضانِ مدینہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

(مبلغ کو چاہئے کہ طالب علم اسلامی بھائی کو اجتماع میں ساتھ لے کر آئے اور اپنے ساتھ ساتھ رکھے، جب اجتماع کی اختتامی دعا ہو چکے تو اس سے یوں کہے)

رضوان عطاری: کہئے کیسا لگا ہمارا اجتماع؟

حسن بھائی: جیسا آپ سے سنا تھا ویسا ہی پایا، اب تو میرا جی چاہتا ہے کہ انہی عمامے والوں کے ساتھ ساتھ رہوں۔

رضوان عطاری: یہ کون سی مشکل بات ہے، الحمدللہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے تین دن بارہ دن تیس دن اور بارہ ماہ کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کے کیا کہنے؟ جو خوش نصیب مدنی قافلوں کا مسافر بنتا ہے تو اسے پانچ وقت کی باجماعت نماز ادا کرنے کی سعادت ملنے کے ساتھ ساتھ وضو غسل اور دیگر مسائل بھی سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ جو

سعادت مند اسلامی بھائی علمِ دین کے حصول کی نیت سے مدنی قافلوں میں سفر کرتے ہیں ان کے لئے مغفرت کی بشارت ہے جیسا کہ طبرانی شریف میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے، موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔ (طبرانی اوسط، باب المیم، ج۴ص۲۰۴، رقم:۵۷۲۲)

آپ بھی راہِ خدا عزوجل میں سفر کر کے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور ابھی سے نیت فرمالیں کہ ثواب ملنے کا سلسلہ ابھی سے شروع ہو جائے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔

حسن بھائی: بالکل! میں ضرور سفر کروں گا، لیکن امتحان قریب آچکے ہیں لہذا! امتحان کے فوراً بعد قافلے میں سفر کروں گا۔

رضوان عطاری: امتحان کے بعد چونکہ فرصت کے ایام ہوتے ہیں لہذا! کم از کم تیس دن کا سفر تو ہونا چاہیئے۔

حسن بھائی: ان شاء اللہ عزوجل

رضوان عطاری: (اسکول و کالج کے طلباء کا مدنی انعامات کا کارڈ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے) یہ دیکھئے یہ مدنی انعامات کا کارڈ ہے۔ (پھر اسے تھوڑا مطالعہ کرنے کا وقفہ دے اور یوں گویا ہو) یہ دراصل امیرِ اہلِ سنت، بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات ہیں۔ یہ دراصل خود احتسابی کا ایک جامع اور خودکار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل

وکرم سے بتدریج دور ہو جاتی ہیں اوراس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ان انعامات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ اس کارڈ کو پر کیجئے اور ہر مدنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے علاقے کے ذمہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

حسن بھائی: ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس پر عمل کی کوشش کروں گا۔

رضوان عطاری: آیئے کچھ اسلامی بھائیوں سے آپ کی ملاقات کراؤں۔

حسن بھائی: کیوں نہیں......

(مبلغ کو چاہئیے کہ ذمہ دار اسلامی بھائیوں سے مختصر ملاقات کروانے اور قافلے میں سفر کے لئے نام لکھوانے کے بعد اس اسلامی بھائی کو اپنے ساتھ ساتھ رکھے اور مسلسل انفرادی کوشش کرتا رہے)

﴿ٹرین میں سفر کے دوران ملاقات﴾

مبلغ دعوتِ اسلامی: (ساتھ بیٹھے ہوئے اسلامی بھائی کی طرف مسکرا کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے) السلام علیکم! کیسے مزاج ہیں پیارے بھائی؟

اسلامی بھائی: وعلیکم السلام! اللہ عزوجل کا بڑا کرم ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: آپ کہاں تشریف لے جائیں گے؟

اسلامی بھائی: جناب! میں ملتان تک جاؤں گا۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: پیارے بھائی! آپ کا نام کیا ہے؟

اسلامی بھائی: میرا نام محمد فاروق ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: ماشاء اللہ! بڑا پیارا نام ہے، ایک مشہور صحابی رضی اللہ عنہ کا نام بھی فاروق (رضی اللہ عنہ) تھا۔ میرا نام محمد حسّان رضا عطاری ہے۔

فاروق بھائی: آپ کہاں جارہے ہیں؟

حسّان رضا عطاری: فاروق بھائی! مجھے بہاولپور تک جانا ہے۔ کیا آپ ملتان میں کوئی کام کرتے ہیں؟

فاروق بھائی: نہیں! میں لاہور کی ایک فیکٹری میں ملازمت کرتا ہوں۔

حسّان عطاری: اللہ تعالیٰ آپ کے رزقِ حلال میں برکت عطا فرمائے، میں بھی لاہور ہی میں ملازمت کرتا ہوں۔ (پھر ملازمت سے متعلق چند محتاط سوالات کرنے کے بعد یوں گویا ہو) فاروق بھائی! دیکھئے ہم نے اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے لئے کسی کی

نوکری اختیار کی ہے اور ہم اپنے سیٹھ یا افسر کی ہدایات پر عمل کرنے میں کس قدر مستعد رہتے ہیں اور غلطیوں کے ارتکاب، جائے ملازمت پر پہنچنے میں تاخیر اور غیر حاضری سے محفوظ رہنے کے لئے حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ کہیں میرا سیٹھ مجھ سے ناراض ہوکر ڈانٹ نہ پِلا دے، کہیں مجھے نوکری سے نہ نکال دے، کہیں میری تنخواہ میں سے کٹوتی نہ کرلے؟......ڈیوٹی کے دوران بھی ہمیں اس کے موڈ کی فکر رہتی ہے کہ کسی وجہ سے بگڑ نہ جائے ،......اگر باوجود احتیاط کے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو اپنے بچاؤ کے لئے پوری کوشش کرتے ہیں لیکن جب اُس کی گرفت سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نظر نہ آئے تو ہتھیار ڈال کر معافی مانگ لیتے ہیں،......

فاروق بھائی! سوچنے کی بات ہے کہ آج کسی کی ملازمت کرنے والا چند روپے ہتھیلی پر رکھ دینے والے سیٹھ سے وفاداری کا دم تو بھرتا ہے اور اس کا عملی ثبوت فراہم کرنے کے لئے بھی تیار رہتا ہے، لیکن اپنے مالکِ حقیقی (عَزَّوَجَلَّ) سے اس کی وفاداری کیا ہوئی؟......جس نے اسے کروڑہا نعمتوں سے نوازا مثلاً اسے پیدا کیا،...... زندگی باقی رکھنے کے لئے سانسیں عطا فرمائیں،...... چلنے کے لئے پاؤں دیئے......، چھونے کے لئے ہاتھ دیئے......، دیکھنے کے لئے آنکھیں عطا فرمائیں......، سننے کے لئے کان دیئے......،سونگھنے کے لئے ناک دی......، بولنے کے لئے زبان عطا کی اور کروڑہا ایسی نعمتیں جن پر ہم نے آج تک غور نہیں کیا ہوگا ،......لیکن اس کے باوجود ہمارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے ہم سے کچھ طلب نہیں کیا کیونکہ وہ بے نیاز ہے،......لیکن اس نے ہماری ہی بھلائی کے لئے ،ہمیں جنت کی ابدی وسرمدی نعمتوں کے درمیان پہنچانے کے لئے ہمارے ذمے کچھ کام لگائے کہ ''اے میرے بندے! چاہے تُو سارا دن اپنے

کام میں مشغول رہ لیکن پانچ وقت میری بارگاہ میں مجھ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوجا اورنماز پڑھ،......چاہے تُو سارا سال ہر وقت میری نعمتیں کھا لیکن رمضان کے تیس دن سحری تا افطاری میری رضاء کے لئے ان سے ہاتھ روک لے اور روزہ رکھ،......چاہے تُو جتنا چاہے مال کما اور خرچ کر لیکن مخصوص مقدارِ مال پر سال گزرنے پر میرے غریب بندوں کو بھی ان کا حصہ دے اور زکوۃ ادا کر،......چاہے تُو دنیا میں جہاں چاہے بسیرا کر لیکن جب تیرے پاس میرے گھر کعبۂ مشرفہ کی زیارت کے لئے سفر کرنے کے اسباب مہیا ہوجائیں تو پوری زندگی میں صرف ایک بار عظمتِ کعبۂ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوجا اور حج کر،......اے میرے بندے! میری دی ہوئی نعمتوں کا جو چاہے استعمال کر لیکن انہیں میری نافرمانی میں استعمال نہ کرنا کہ میں نے نافرمانوں کے لئے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے،......''

پیارے بھائی! یقیناً ہمیں سب سے زیادہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا چاہیے، اس کی دی ہوئی ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیے، قصور ہوجائے تو اعتراف کرنے اور معافی مانگنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے کہ ''وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے''، نیکی ہوجانے پر اسی کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اس کی توفیق دی،......لیکن افسوس! آج کے مسلمان کا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کا ذہن ہی نہیں، اگر ایسا ہوتا تو کیا مسلمانوں کی نمازیں قضاء ہوتیں یا روزے قضاء ہوتے؟ آج اگر دُھن ہے تو اپنا کاروبار چمکانے کی، مستقبل کو روشن کرنے کی، اولاد کو ترقی دلانے کی۔ افسوس! آج قبر و آخرت کی بھلائی کی پڑی کس کو ہے؟ کاش! ہم آخرت کی اہمیت کو سمجھ پاتے اور اس کی بہتری کے لئے کوشش کرتے جیسا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں، ''انسان جتنا دنیا کے لئے کڑھتا ہے اگر اتنا آخرت

کے لئے کُڑھتا تو دونوں جہاں میں سعادت پاجاتا۔‘‘ اے کاش! ہمیں اپنی قبر روشن کرنے کی فکر لاحق ہوجائے۔

فاروق بھائی: آپ نے یقیناً بہت پاکیزہ خیالات کا اظہار فرمایا۔لیکن کیا کریں یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔انسان نیک بننا بھی چاہے تو کیا کرے؟

حسّان عطاری: فاروق بھائی! ابھی دنیا نیک لوگوں سے خالی نہیں ہوئی ہے۔ الحمدللہ عزّوجلّ! اس پرفتن دور میں امید کی ایک روشن کرن تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ’’دعوتِ اسلامی‘‘ ہے۔ جو اس وقت دنیا کے تقریباً 56 ممالک میں نیکی کی دعوت کو عام کررہی ہے۔ الحمدللہ عزّوجلّ! اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اور وہ تائب ہوکر صلوٰۃ وسنت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ جو بے نمازی تھے نمازی بن گئے، بدنگاہی کے عادی نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پر عمل کرنے والے بن گئے، زرق برق لباس پہن کر گلے میں دوپٹا لٹکا کر تفریح گاہوں کی زینت بننے والیاں بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ مدنی برقع ان کے لباس کا حصہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ انداز اختیار کرنے والے اُن کا ادب کرنے والے بن گئے، جن کی حرکتوں کی وجہ سے کبھی پورا محلّہ تنگ تھا وہ سارے علاقے کی آنکھ کا تارا بن گئے، چوری وڈاکے کے عادی دوسروں کی عزت وآبرو کی حفاظت کرنے والے بن گئے، کسی غریب کو دیکھ کر تکبر سے ناک بھوں چڑھانے والے عاجزی کے پیکر بن گئے، ہر وقت حسد کی آگ میں جلنے والے دوسروں کے علم وعمل میں ترقی کی دعائیں دینے والے بن گئے، گانے سننے کے شوقین، سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کے کیسیٹ سننے والے بن گئے، فحش کلامی کرنے والے نعتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے والے بن گئے، یورپی

ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے گنبدِ خضریٰ کی زیارت کے لئے تڑپنے والے بن گئے، مال کی محبت میں مرنے والے فکرِ آخرت میں مبتلاء رہنے والے بن گئے، شراب پینے کی عادت پالنے والے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے جام پینے والے بن گئے، اپنا وقت فضولیات میں برباد کرنے والے اپنا اکثر وقت عبادت میں گزارنے کے لئے ''مدنی انعامات'' کے عامل بن گئے، فحش رسائل وڈائجسٹ کے رسیا امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے والے بن گئے، تفریح کی خاطر ٹُور پر جانے کے عادی راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے بن گئے، ''کھاؤ، پیو اور جان بناؤ'' کے نعرے کو اپنی زندگی کا محور قرار دینے والے اس مدنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عزوجل''**

فاروق بھائی: (خوشگوار حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے) واقعی !...... پھر تو ضرور دعوتِ اسلامی والوں کی صحبت میں رہنا چاہیئے ۔

حسّان عطاری: اس کے لئے لاہور میں ''فیضانِ مدینہ'' میں جمعرات کے دن ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کریں ۔وہاں پر ہونے والی تلاوتِ قرآن، اصلاحی بیان، اجتماعی طور پر کی جانے والی فکرِ مدینہ اور ذکرُ اللہ عزوجل اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ کی جانے والی دعائیں، سرورِ عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جانے والے درود وسلام، پھر سنتیں سیکھنے اور دعائیں یاد کروانے کے حلقے وغیرہ، یہ سب کچھ آپ کے دل ودماغ میں انقلاب برپا

کر دے گا۔اس کے علاوہ وہاں پر آپ کو اس گئے گزرے دور میں بھی ہزاروں ایسے اسلامی بھائی ملیں گے جو سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ان کی حیاء سے جھکی ہوئی نگاہیں ،سنت کے مطابق بدن پر سفید لباس اور سر پر زلفیں نیز گنبدِ خضریٰ کی یاد دلا دینے والا سبز سبز عمامہ، چہرے پر شریعت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی، بقدرِ ضرورت گفتگو کا باادب انداز ،خوش اخلاقی کا نمایاں وصف اور کردار کی پاکیزگی آپ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دے گی کہ مجھے سفرِ آخرت کی کامیابی کے لئے ایسا ہی مدنی ماحول درکار ہے اور آپ بھی یہ مدنی مقصد لے کر گھر لوٹیں کہ،''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل''

فاروق بھائی: میں اسی جمعرات اجتماع میں شرکت کروں گا، ان شاءاللہ عزوجل

حسّان عطاری: اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے تین دن، بارہ دن، تیس دن اور بارہ ماہ کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کے کیا کہنے؟ جو خوش نصیب مدنی قافلوں کا مسافر بنتا ہے تو اسے پانچ وقت کی باجماعت نماز ادا کرنے کی سعادت ملنے کے ساتھ ساتھ وضو وغسل اور دیگر مسائل بھی سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔جو سعادت مند اسلامی بھائی علمِ دین کے حصول کی نیت سے مدنی قافلوں میں سفر کرتے ہیں وہ سعادتوں کی معراج کو پہنچ جاتے ہیں جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے کہ حضرتِ ابو دَرْ دَاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ،''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالبُ العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین

وآسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں بیشک انبیاء علیہم السلام درہم ودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۵، رقم الحدیث: ۲۲۳)

آپ بھی راہِ خدا عزوجل میں سفر کرکے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور ابھی سے نیت فرمالیں کہ ثواب ملنے کا سلسلہ ابھی سے شروع ہوجائے گا، ان شاءاللہ عزوجل۔

فاروق بھائی: کیوں نہیں جناب! میں ضرور مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

حسّان عطاری: اللہ تعالیٰ آپ کے اس نیک ارادے کو پورا فرمائے۔ (مدنی انعامات کا کارڈ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے) یہ دیکھئے! یہ مدنی انعامات کا کارڈ ہے۔ (پھر اسے تھوڑا مطالعہ کرنے کا وقفہ دے اور یوں گویا ہو) یہ دراصل امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات ہیں۔ یہ دراصل خود احتسابی کا ایک جامع اور خود کار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اور اس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ ان انعامات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ اس کارڈ کو پر کیجئے اور ہر مدنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر

اپنے علاقے کے ذمہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

فاروق بھائی: ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ان انعامات پر عمل کی کوشش کروں گا۔

حسّان عطاری: اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیاب کرے۔ آپ دوبارہ رابطے کے لئے اپنا پتہ لکھا دیں تو کرم نوازی ہوگی،......

فاروق بھائی: کیوں نہیں، لکھئے،......

(مبلغ کو چاہیے کہ پتہ لکھنے کے بعد ٹرین کے ڈبے میں موجود دوسرے اسلامی بھائیوں کی طرف بڑھ جائے اور انفرادی کوشش کا مدنی کام جاری رکھے۔)

﴿سنتوں بھرے اجتماع کے بعد ملاقات﴾

مبلغ دعوتِ اسلامی : (اجتماع میں شریک ہونے والے نئے اسلامی بھائی کی طرف بڑھتے ہوئے) السلام علیکم! (پھر گرم جوشی سے مصافحہ کرے اور یوں کہے) پیارے بھائی آپ کا نام کیا ہے؟

اسلامی بھائی: میرا نام نعیم ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی : ماشاءاللہ عزّوجلّ بہت اچھا نام ہے، اس کا معنی ہے نعمتیں پانے والا۔ میرا نام جنید عطاری ہے۔ آپ کس علاقے سے تشریف لائے ہیں؟

نعیم بھائی: میں بابری چوک (کراچی) سے آیا ہوں۔

جنید عطاری : آپ پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں یا اس سے پہلے بھی اجتماع میں شرکت فرماتے رہتے ہیں؟

نعیم بھائی: جی میں پہلے بھی آتا رہا ہوں۔

جنید عطاری: امید ہے آپ آئندہ بھی اسی طرح تشریف لاتے رہیں گے۔

نعیم بھائی: ان شاءاللہ عزّوجلّ۔

جنید عطاری: الحمدللہ عزّوجلّ! یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ جس اسلام کا نور ہمیں گھر بیٹھے نصیب ہوگیا اس نورِ اسلام کو پھیلانے کے لئے ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ کفّارِ بد اطوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد ستاتے، برا بھلا کہتے، آپ کی راہوں میں کانٹے بچھاتے، کبھی سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتِ اطہر پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دیتے تو کبھی آپ کے مبارک گلے میں

چادر کا پٹہ ڈال کر اس زور سے کھینچتے کہ آنکھیں اُبل آتیں۔ جب آپ ﷺ دعوتِ اسلام کے لئے طائف تشریف لے گئے تو کفّار نانہجار نے گالیاں دیں، مذاق اڑایا اور پتھراؤ تک کیا جس سے جسمِ نازنین لہولہان ہوگیا اور نعلین خون سے بھر گئیں۔ جب سرکار ﷺ بے قرار ہوکر بیٹھ جاتے تو کفّار جفاکار بازو تھام کر اٹھا دیتے۔ جب آپ ﷺ دوبارہ چلنے لگتے تو وہ پھر سے پتھر برسانے لگتے۔ مصطفٰی جانِ رحمت ﷺ نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل کوشش جاری رکھی، بالآخر یہ کوششیں رنگ لائیں اور اسلام کی روشنی چاردانگِ عالم میں پھیل گئی۔

آپ نے دیکھا کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے کس قدر کوشش اور مشقت سے اسلام کی دعوت دی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم نے بھی پیغامِ اسلام کو عام کرنے کے لئے دنیا بھر میں سفر اختیار کیا۔ انہوں نے اسلام کی خاطر راہِ خدا عزوجل میں اپنی جانیں تک قربان کیں۔ ان نفوسِ قدسیہ کی کوشش ہی کا نتیجہ ہے کہ آج شجرِ اسلام ہرا بھرا نظر آرہا ہے۔

مسلمانوں کی چودہ سوسالہ تاریخ بتاتی ہے کہ ہم عزت وعظمت اور شان وشوکت کے تنہا مالک تھے مگر اب آہ! مسلمانوں کی حالتِ زار ہمارے سامنے ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نمازی تھے اور ہماری اکثریت بے نمازی ، وہ سنت کے دیوانے تھے اور ہم فیشن کے مستانے، وہ خود بھی نیکیاں کرتے اور دوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچاتے تھے جبکہ ہم نہ صرف خود گناہ کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے اسباب مہیا کرتے ہیں، وہ اسلام کی سربلندی کی خاطر راہِ خدا عزوجل میں سفر کرتے جبکہ ہم محض مالِ دنیا کی جستجو

میں دور دراز کے سفر اختیار کرتے ہیں، انہیں نیکیاں کمانے کی جستجو جبکہ ہمیں مال کمانے کی آرزو ۔ جو اسلام ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام کی بے شمار قربانیوں کے بعد نصیب ہوا ہے، افسوس صد افسوس ! اس کی ترقی واشاعت کی ہمیں بالکل فکر نہیں ۔آج مسلمان ترکِ نماز اور دیگر گناہوں پر دلیر ہو چکا ہے، مسجدیں ویران اور گناہوں کے اڈے آباد ہیں، ہر طرف غفلت کا دور دورا ہے۔

پیارے بھائی! عنقریب ہمیں بھی مرنا ہے، اندھیری قبر میں اترنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے ۔قبر کی ہولناک تاریکی اور قیامت کا دہشت ناک منظر، یہ بھلانے والی باتیں نہیں ہیں ۔اب سرکار ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی، اب ہم غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے اور اس کا مؤثر ترین ذریعہ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے ۔اس کے لئے وقت، مال اور جان کی قربانی پیش کرنا اور تکالیف پر صبر کرنا، یہ سب عظیم سنتیں ہیں ۔مدنی قافلوں میں علمِ دین حاصل ہوتا ہے اور علمِ دین کی فضیلت کے کیا کہنے ...... حضرتِ ابودَرْدَاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ، ’’جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں بیشک انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو

صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔''
(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱،ص ۱۴۵، رقم الحدیث:۲۲۳)

پیارے بھائی! ذرا غور کیجئے کہ دنیاوی ضروریات کو پورا کرنے اور آسائشوں کے حصول کے لئے لوگ کئی کئی سال کے لئے اپنے والدین، بیوی بچوں اور دوست احباب کو چھوڑ کر اپنے وطن سے دور دوسرے ملک کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ آخرت کا معاملہ تو دنیا سے کہیں زیادہ اہم ترین ہے، میں آپ سے صرف تیس دن کی درخواست کرتا ہوں، برائے کرم تیس دن کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی نیت فرمالیں اور اپنا نام بھی لکھا دیجئے۔

نعیم بھائی: آپ کی باتیں سن کر تو جی چاہتا ہے کہ میں ساری زندگی کے لئے قافلوں میں سفر کروں لیکن افسوس! کہ ابھی میرے حالات ایسے ہیں کہ میں 30 دن کے لئے گھر سے باہر نہیں رہ سکتا۔ کیا 30 دن کے علاوہ قافلے سفر نہیں کرتے؟

جنید عطاری: (کچھ دیر توقف کے بعد) چلئے پھر آپ 12 دن کے مدنی قافلے میں سفر کرلیجئے۔

نعیم بھائی: ہاں 12 دن کے لئے ترکیب بن سکتی ہے۔

جنید عطاری: (قافلے کے لئے نام اور پتہ لکھنے کے بعد مدنی انعامات کا کارڈ دکھاتے ہوئے) یہ دیکھئے! یہ مدنی انعامات کا کارڈ ہے۔ (پھر اسے تھوڑا مطالعہ کرنے کا وقفہ دے اور یوں گویا ہو) یہ دراصل امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات ہیں۔ یہ دراصل خود احتسابی کا ایک جامع اور خودکار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل

وکرم سے بتدریج دور ہو جاتی ہیں اور اس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ ان انعامات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ اس کارڈ کو پر کیجئے اور ہر مدنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے علاقے کے ذمہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

نعیم بھائی: ان شاء اللہ عزوجل! میں ان انعامات پر عمل کی کوشش کروں گا۔

جنید عطاری: (کوئی تحفہ بھی دے دے) اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو، دعاؤں میں یاد رکھئے گا۔ السلام علیکم......

نعیم بھائی: وعلیکم السلام......

دُعا

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمت بالخیر والحمد للہ رب العلمین

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

ایمان کی حفاظت

شیطٰن لاکھ سستی دلائے ، مگر اس مختصر مضمون کو مکمل پڑھ لیں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، جس کو زندگی میں سلبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزْع کے وقت اُس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ (بحوالہ رسالہ "برے خاتمے کے اسباب ص ۱۴)

ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی "مرشدِ کامل " سے مُرید ہونا بھی ھے۔

بَیْعَت کا ثبوت اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (سورة بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۱)

(ترجمہ کنزالایمان) ''جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے''۔ نورُ العِرفان فی تفسیرُ القرآن میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنا لینا چاہیئے **شَرِیْعَت** میں **''تقلید''** کرکے، اور **طریقت** میں **''بَیْعَت''** کرکے، تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطٰن ہوگا۔ اس آیت میں (۱) **تقلید** (۲) **بَیْعَت** اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔" (تفسیر نور العرفان، ص ۴۶۷)

آج کے پرفتن دور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وسیع تر ضرور ہے، مگر کامل اور ناقص پیر کا امتیاز مشکل ہے۔ یہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کیلئے اپنے اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہ ضرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حکمت و فراست کے ذریعے لوگوں کو یہ ذہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ھے۔** (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)

مرشدِ کامل جس کی ایک مثال قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوت اسلامی** کا مَدَنی ماحول ہمارے سامنے ہے۔ جس کے امیر، بانیِ دعوت اسلامی، **امیرِ اَہلسنّت** حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه ہیں، جن کی نگاہ ولایت نے لاکھوں

مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کردیا۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ **حضور غوثِ اعظم** رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں! ''میں اپنے مریدوں کا قیامت تک کے لئے توبہ پر مرنے کا (بفضلِ خدا عزوجل) ضامن ہوں۔'' (بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۱، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مَدَنی مشورہ جو کسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت **امیر اھلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ذات مبارکہ کو غنیمت جانے اور بلا تاخیر ان کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

شیطانی رکاوٹ مگر یہ بات ذہن میں رہے! کہ چونکہ **حضور غوثِ پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔ لہٰذا شیطان آپ کو مُرید بننے سے روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔ آپ کے دل میں خیال آئے گا، میں ذرا ماں باپ سے پوچھ لوں، دوستوں کا بھی مشورہ لے لوں، ذرا نماز کا پابند بن جاؤں، ابھی جلدی کیا ہے، ذرا مُرید بننے کے قابل تو ہو جاؤں، پھر مُرید بھی بن جاؤں گا۔ میرے پیارے اسلامی بھائی! کہیں قابل بننے کے انتظار میں موت نہ آسنبھالے، لہٰذا مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

شَجَرہِ عطاریہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ایک بہت ہی پیارا ''شجرہ شریف'' بھی مرتب فرمایا ہے۔ جس میں گناہوں سے بچنے کیلئے، کام اٹک جائے تو اس وقت، اور روزی میں بَرَکت کیلئے کیا کیا پڑھنا چاہیے، جادو ٹونے سے حفاظت کیلئے کیا کرنا چاہیے، اسی طرح کے اور بھی بہت سے ''اَوراد'' لکھے ہیں۔ اس شجرے کو صرف وہ ہی پڑھ سکتے ہیں، جو **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری رضوی عطاری سلسلے میں مُرید یا طالب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی اور کو پڑھنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا اپنے گھر کے ایک ایک فرد بلکہ اگر ایک دن کا بچہ بھی ہو تو اسے بھی **سرکار غوثِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے سلسلے میں داخل کر کے مُرید کروا کر **قادری رضوی عطاری** بنوادیں۔ بلکہ امّت کی خیر خواہی کے پیش نظر، جہاں آپ خود **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہونا پسند فرمائیں وہاں انفرادی کوشش کے ذریعے اپنے عزیز واقرباء اور اہل خانہ، دوست احباب و دیگر مسلمانوں کو بھی ترغیب دلا کر مُرید یا طالب کروادیں۔ طالب ہونے کی صورت میں جو انکے پیر صاحب ہیں وہ ہی ان کے پیر صاحب رہیں گے بلکہ ان کے پیر صاحب کے فیض کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا فیض بھی ملنا شروع ہوجائے گا۔ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

مُرید بننے کا طریقہ بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں، اس بات کا اظہار کرتے رہتے ہیں! کہ ہم **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید یا طالب ہونا چاہتے ہیں۔ مگر طریقہ کار معلوم نہیں، تو اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام، ایک صفحے پر ترتیب وار بمع ولدیت و عمر لکھ کر **عالمی مرکز فیضان مدینہ محلہ سوداگرن پرانی سبزی منڈی کراچی مکتب نمبر** 3 کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل کرلیا جائے گا۔ اس کے لئے نام لکھنے کا طریقہ بھی سمجھ لیں۔ مثلاً لڑکی ہو تو **میمونہ بنت محمد بلال** عمر تقریباً چار سال اور لڑکا ہو تو **احمد رضا بن محمد بلال** عمر تقریباً چھ سال، اپنا مکمل پتا لکھنا ہرگز نہ بھولیں (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E-mail : attar@dawateislami.net

مسئلہ: اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورت کے لئے اجازتِ شوہر کی حاجت نہیں (فتاوی رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۴) عورت باری کے دنوں میں بھی مُرید ہوسکتی ہے۔

مسئلہ: اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "بذریعہ قاصد یا بذریعہ خط مُرید ہوسکتا ہے (فتاوی رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۴) معلوم ہوا کہ جب نمائندے یا خط کے ذریعے مُرید ہوسکتا ہے۔ تو ای میل، ٹیلیفون، اور لاؤڈ اسپیکر پر بدرجہ اولیٰ بیعت جائز ہوئی۔ شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند **مصطفےٰ رضا خان** علیہ الرحمۃ **بھی لوگوں کو اجتماعی طور پر مُرید فرماتے تھے۔**

مزید معلومات کے لئے رسالہ **آداب مرشد کامل** مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے حاصل فرما کر اسکا مطالعہ فرمائیں۔ اس مضمون کے ذریعے اجتماعی یا انفرادی ترغیب بھی دلا سکتے ہیں۔

ماخذ و مراجع

﴿1﴾ القرآن الحکیم مطبوعۃ دارالعلوم امجدیہ کراچی ......

﴿2﴾ صحیح بخاری مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت ......

﴿3﴾ صحیح مسلم مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ......

﴿4﴾ الاحسان بترتیب ابن حبان مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت

﴿5﴾ جامع ترمذی مطبوعۃ دارالفکر بیروت......

﴿6﴾ سنن ابی داؤد مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی بیروت......

﴿7﴾ مسند امام احمد مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت......

﴿8﴾ مؤطا امام مالک مطبوعۃ دارالمعرفۃ بیروت ......

﴿9﴾ کنزالعمال مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت ......

﴿10﴾ شعب الایمان مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت ......

﴿11﴾ مجمع الزوائد مطبوعۃ دارالفکر بیروت ......

﴿12﴾ الترغیب والترھیب مطبوعۃ دارالفکر بیروت ......

﴿13﴾ مسند بزّار مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورۃ ......

﴿14﴾ طبرانی اوسط مطبوعۃ دارالفکر بیروت ......

﴿15﴾ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت

﴿16﴾ السنن الکبری مطبوعۃدارالکتب العلمیۃ بیروت ......

﴿17﴾ مشکوۃ المصابیح مطبوعة دارالفکر بیروت ......

﴿18﴾ الادب المفرد مطبوعة دارالحدیث ملتان

﴿19﴾ الدارقطنی مطبوعة نشر السنة ملتان ......

﴿20﴾ جامع العلوم دارالفکربیروت ......

﴿21﴾ طبقات ابن سعد(الطبقات الکبری) مطبوعة داراالکتب العلمیة بیروت ......

﴿22﴾ مستطرف مطبوعة دارالفکر بیروت ......

﴿23﴾ زرقانی علی المواھب مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت ......

﴿24﴾ اسد الغابة مطبوعة داراحیاء التراث العربی بیروت......

﴿25﴾ حلیة الاولیاء مطبوعة داراحیاء التراث العربی بیروت ......

﴿26﴾ مکارم الاخلاق مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت......

﴿27﴾ احیاء العلوم مطبوعة دار صادر بیروت ......

﴿28﴾ کیمیائے سعادت مطبوعه انتشارات گنجینه تہران ......

﴿29﴾ البدایة والنہایة مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت......

﴿30﴾ مکاشفة القلوب دارالکتب العلمیة بیروت......

﴿31﴾ تنبیه الغافلین مطبوعة دارابن کثیر بیروت......

﴿32﴾ وفاء الوفاء مطبوعة داراحیا التراث العربی بیروت

﴿33﴾ روض الریاحین مطبوعة دالبشائر دمشق شام

﴿34﴾ المنبہات لیوم الاستعداد نورانی کتب خانہ پشاور

﴿35﴾ کتاب التوابین مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت......

﴿36﴾ ذم الھوٰی مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت......

﴿37﴾ تذکرۃ الاولیاء مطبوعہ انتشارات تہران ......

﴿38﴾ طبرانی کبیر مطبوعة داراحیاء التراث العربی بیروت......

﴿39﴾ الوفاء باحوال المصطفٰی مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاھور ......

﴿40﴾ تنبیہ المغترین مطبوعہ دارالبشائر دمشق شام ......

﴿41﴾ روحانی حکایات مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی ......

﴿42﴾ سیرتِ صدر الشریعہ مطبوعہ مکتبۂ اعلیٰ حضرت لاھور......

﴿43﴾ فتاوٰی مصطفویہ مطبوعہ شبیر براد ز لاھور

﴿44﴾ فتاوٰی امجدیہ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی

﴿45﴾ حیات اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ مطبوعہ مکتبة المدینہ کراچی

﴿46﴾ ملفوضات اعلیٰ حضرت مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاھور ......